

# باغِ جَنَّتِ



اِسْتَاذِ بَیْلِ کَشِیْر  
۴۱۹ - مَنیْمَحَل، جَامِعِ مَسْجِدِ دِهَلِی







۴۱۹ - ضیال حضرت مولیٰ  
از قلم بهیک صید کز

۳۱۹ - میاں محمد علی خان

[illegible]



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَدْخُلْهُ  
جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۝ (سورہ فسطح)

فہر اے اللہ تعالیٰ نے اور جو شخص اللہ و رسول کا کلمہ مانے گا تو اللہ تعالیٰ اس  
کو جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی

# بَاعِ جَنَّت

یعنی { خدائی باع }

از خاکسار علی حقانی و مصنیائے ربانی

حافظ تید، عنایت علی شاہ صاحب لدھیانوی محلہ باجڑیاں

خلیفہ حکیم الامت قطب عالم قطبِ دواں شیخ المشائخ

حضرت الحاج مولانا شاہ حافظ محمد اشرف علی تھانوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## حسرت آغاز

(الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى)

ابالعداء باغ جنت یعنی خدائی باغ۔ جہلم الامت مجدد الملت قطب و دریاں قطب  
اسلام شیخ المشائخ حضرت حافظ نادری المحدث شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہ۔ کے خلیفہ خاص  
حضرت حافظ مسید حضرت علی شاہ صاحب مظلہ العالی ہیں اور یہ کتاب زیر نظر انہی کی لازوال تصنیف ہے جس میں  
دائم الحروف کے مرشدی نے اپنے دور کے مطابق زندگی کے ہر شعبہ میں اسلامی تعلیمات کی توضیح فرمائی ہے۔  
مسلمانوں کی عملی زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے جس میں وہ اپنے دین اسلام کی اصل تعلیمات سے دور  
نہ پہنچے چلے گئے ہوں

حضرت مجدد نے اس کتاب میں عمل کی ان کونایوں کو انتہائی عمدہ و داد طور پر نشاندہ فرمایا ہے۔ اور پھر  
انہیں دور کرنے کی موثر تدابیر بھی بتائی ہیں۔ یہ کتاب درحقیقت ایک سلسلہ مضامین ہے جو بے سے پہلے  
خدائی باغ کے نام سے اجمالاً شائع ہو چکے ہیں۔ چنانچہ میرے پیر بھائی صوفی شمیم احمد ایڈمنسٹریٹر راکب گیشیز  
نیر در میرے پیر بھائی مہدوی زمان اللہ بخش صاحب جیسٹریٹ سٹریٹ میمن آباد گلشن امیر محلہ گورداناک پورہ  
کی بھی یہی آرزو تھی کہ یہ مضامین تفصیلاً شائع ہوں۔ آخر پیر و مرشد حافظ صاحب نے رائے ظاہری کی کہ اس کی طبعیت  
واشاعت کا اہتمام کیا جائے جس کی کتابت صوفی شمیم احمد ایڈمنسٹریٹر کے تعاون سے میرے ردعائی بھائی مرشد زاد  
صاحبزادہ سید جمیل الحسن مظلوم نے اپنے انجمن نوائے گجراتوالہ کے خوشنویس مسٹر رفیع اللہ سے کرائی جس کی  
اغلاطی تصحیح دوسرے صاحبزادہ مسید محمد اسحاق بیک آفیسر نے کی۔

یہ کتاب پیر و مرشد حضرت حافظ صاحب نے اپنی عمر کے آخری حصہ میں مکمل کی۔ حضرت مجدد کی عمر  
اس وقت ایک صدی کے قریب تھی اور عوام خاصہ صامدیہ اس اذکار بیان سے بہت زیادہ مانوس ہو چکے  
ہیں۔ اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ اسکو جلد شائع کرایا جائے۔ یہ کیف یہ بے مثال اور نایاب تحفہ کی صورت  
کتاب ہذا آپ کے سامنے ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کتاب کی تحریر اور ضروری مسائل نیز فقہوں کو عام اردو خواں حضرات  
پوری طرح سمجھ سکیں گے۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ  
خادم فقیر فقیر "امیر الدین"

پتہ آرڈیننس روڈ۔ راولپنڈی کینٹ



# فہرست

صفحہ	نمبر	صفحہ	نمبر	صفحہ	نمبر
۱۱	۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۲	۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۳	۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۴	۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۱۶	۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۱۷	۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۱۸	۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۹	۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۲۰	۱۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۱	۱۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۲۲	۱۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۲۳	۱۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۴	۱۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۵	۱۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۲۶	۱۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۲۷	۱۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۲۸	۱۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۲۹	۱۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۳۰	۲۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۳۱	۲۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۳۲	۲۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲
۳۳	۲۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳
۳۴	۲۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴
۳۵	۲۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵
۳۶	۲۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶
۳۷	۲۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷
۳۸	۲۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸
۳۹	۲۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹
۴۰	۳۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰
۴۱	۳۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱
۴۲	۳۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲
۴۳	۳۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳
۴۴	۳۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴
۴۵	۳۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵
۴۶	۳۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶
۴۷	۳۷	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷
۴۸	۳۸	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸
۴۹	۳۹	۴۹	۴۹	۴۹	۴۹
۵۰	۴۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰
۵۱	۴۱	۵۱	۵۱	۵۱	۵۱
۵۲	۴۲	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲
۵۳	۴۳	۵۳	۵۳	۵۳	۵۳
۵۴	۴۴	۵۴	۵۴	۵۴	۵۴
۵۵	۴۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵
۵۶	۴۶	۵۶	۵۶	۵۶	۵۶





نمبر	مضمون	نمبر	مضمون	نمبر	مضمون
۱۵۳	عکس اور نصیحت	۱۵۴	۱۹۱ نماز پڑھنے کا طریقہ سننے سے چھلایا	۲۱۹	۲۲۲ حج کرنے کا سپیان
۱۵۴	۱۹۲ حضرت ابراہیمؑ کا قرآن	۱۵۵	۱۹۲ امام کو بھی چھلکی نماز پڑھنا چاہیے	۲۲۰	۲۲۲ حج کرنے کے آداب
۱۵۵	۱۹۳ ایک ایذا دار لڑائی کا دور و بھراقت	۱۵۶	۱۹۳ حضرت آدمؑ کی پسپائش	۲۲۱	۲۲۲ حج مقبول کی نشانی
۱۵۶	۱۹۴ توبہ کرنے کی زندگی اداس کا طریقہ	۱۵۷	۱۹۴ نماز پڑھنے کا طے لیتے	۲۲۲	۲۲۲ حج مقبول کا ایک عجیب قصہ
۱۵۷	۱۹۵ ایک گناہگار آدمی کی توبہ	۱۵۸	۱۹۵ نماز میں امام کی تاخیر کا آداب	۲۲۳	۲۲۳ مدینہ شریف جانے کا آداب
۱۵۸	۱۹۶ تفریح دار کو تنگ نہ کرنے کا آداب	۱۵۹	۱۹۶ سب سے سخت سے خطنہ و تباہی	۲۲۴	۲۲۴ زم زم کے پانی کی برکت
۱۵۹	۱۹۷ اپنے کاروں میں مال خرچ کرنے کا آداب	۱۶۰	۱۹۷ تہجد کی نماز پڑھنے کا آداب	۲۲۵	۲۲۵ دعا مانگنا فرض ہے
۱۶۰	۱۹۸ قرآن پڑھنے اور پڑھانے کا آداب	۱۶۱	۱۹۸ اشراق کی نماز پڑھنے کا آداب	۲۲۶	۲۲۶ دعا قبول ہونے کے اوقات
۱۶۱	۱۹۹ قرآن کو جھٹلانے کی سزا	۱۶۲	۱۹۹ پاشت کی نماز پڑھنے کا آداب	۲۲۷	۲۲۷ دعا مانگنے کے آداب
۱۶۲	۲۰۰ اللہ کی کتاب کا پڑھنا معمولی بات نہیں ہے	۲۰۱	۲۰۰ صلوٰۃ تسبیح پڑھنے کا آداب	۲۲۸	۲۲۸ مسلمان عورت کیسے دعا مانگے گا آداب
۱۶۳	۲۰۱ آئین تم کے رنگوں کی تعظیم واجب ہے	۲۰۲	۲۰۱ استغفار پڑھنے کا آداب	۲۲۹	۲۲۹ سورج کی تائید ہے
۱۶۴	۲۰۲ مسجد بنانے کا آداب	۲۰۳	۲۰۲ حبیب سے رزق ملنے کا وظیفہ	۲۳۰	۲۳۰ ایک غلطی کا جواب
۱۶۵	۲۰۳ مسجد کو پاک صاف رکھنے کا آداب	۲۰۴	۲۰۳ کمر طیب پڑھنے کا آداب	۲۳۱	۲۳۱ دوسری غلطی کا جواب
۱۶۶	۲۰۴ مسجد کے آداب اور حقوق	۲۰۵	۲۰۴ کلمہ شہادت پڑھنے کا آداب	۲۳۲	۲۳۲ تیسری غلطی کا جواب
۱۶۷	۲۰۵ مسجد کی بددعا	۲۰۶	۲۰۵ کلمہ تہجد پڑھنے کا آداب	۲۳۳	۲۳۳ چوتھی غلطی کا جواب
۱۶۸	۲۰۶ آجکل کا دن کا امام بنانا یا تباہ	۲۰۷	۲۰۶ کلمہ توحید پڑھنے کا آداب	۲۳۴	۲۳۴ پانچویں غلطی کا جواب
۱۶۹	۲۰۷ منکر کے آداب	۲۰۸	۲۰۷ پانچویں کلمہ پڑھنے کا آداب	۲۳۵	۲۳۵ چھٹی غلطی کا جواب
۱۷۰	۲۰۸ نماز پڑھنے کا آداب	۲۰۹	۲۰۸ اللہ تعالیٰ کے نام پر پڑھنے کا آداب	۲۳۶	۲۳۶ کاروبار کرنے کا آداب
۱۷۱	۲۰۹ ایسے نمازی کا فرد کیسے تھکے ہوئے گا	۲۱۰	۲۰۹ عکس اور غم دور کرنے والا وظیفہ	۲۳۷	۲۳۷ صحت کی یاد دہانی
۱۷۲	۲۱۰ قیامت میں بے نمازیوں کے عقوبت	۲۱۱	۲۱۰ گھر میں شہادت کا دور جو عمل کرو	۲۳۸	۲۳۸ صحت کا ایک ذرا بڑے حالات کا دور
۱۷۳	۲۱۱ برادر اور برادر بننے کے خفیہ آئینہ	۲۱۲	۲۱۱ ماہ شہاد کی بندھن کی شب کی زندگی	۲۳۹	۲۳۹ حضرت نوحؑ کا جنازہ شریف
۱۷۴	۲۱۲ دینی رات میں شرف فرض کیوں مقرر ہوئے	۲۱۳	۲۱۲ آخرت میں فیروزانہ کے کوئی کام نہ آئے گا	۲۴۰	۲۴۰ اچھی صحت کی نشانی
۱۷۵	۲۱۳ مشق کے پڑھنے کا آداب	۲۱۴	۲۱۳ مردوں کی دعا	۲۴۱	۲۴۱ صحت کو یاد کرنے کا طریقہ
۱۷۶	۲۱۴ نماز صلوٰۃ الحمد میں ہے	۲۱۵	۲۱۴ روزوں کی احقران کی سفارش	۲۴۲	۲۴۲ صحت کی حالت اور قدر
۱۷۷	۲۱۵ صحت سے نماز پڑھنے کا آداب	۲۱۶	۲۱۵ روزہ کھلانے کا آداب	۲۴۳	۲۴۳ صحت کی حالت کا وقت
۱۷۸	۲۱۶ صحت نماز پڑھنے کا آداب	۲۱۷	۲۱۶ تلوٰۃ صحیح پڑھنے کا آداب	۲۴۴	۲۴۴ صحت کے وقت صحت کا آداب
۱۷۹	۲۱۷ صحت نماز پڑھنے کی سزا	۲۱۸	۲۱۷ دکانہ دینے کا سپیان	۲۴۵	۲۴۵ صحت کے وقت صحت کا دور
۱۸۰	۲۱۸ صحت نماز پڑھنے کی سزا	۲۱۹	۲۱۸ دکانہ دینے کا سپیان	۲۴۶	۲۴۶ صحت کے وقت صحت کا دور



نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۲۴۰	۱۰۰ رسول پاکؐ کے چہرے کے حالات	۲۴۰	۲۴۵	۱۰۵ عالم کی تعمیر کن اورت ہے یا نہیں	۲۴۵	۲۴۶	۱۱۰ مرنے کے بعد آوازوں کا آنا	۲۴۶
۱۲۹۳	۱۰۲ حضرت کی جوانی کے بعض حالات	۲۴۸	۲۴۸	۱۰۶ شرع کی خلاف ورسی میں کسی کا کوئی نفاذ	۲۴۸	۲۴۷	۱۱۱ عالم برونج اور قبر کا چیز ہے	۲۴۷
۱۲۹۹	۱۰۳ وحی کا آنا اور نبوت کا ظاہر ہونا	۲۴۸	۲۴۸	۱۰۷ گھر گھر کو مارے کا ثواب	۲۴۸	۲۴۸	۱۱۲ جھوٹوں کا عرصہ	۲۴۸
۱۲۹۸	۱۰۴ معراج شریف کا بیان	۲۴۹	۲۴۹	۱۰۸ نیکیت خدا کی رحمت ہے	۲۴۹	۲۴۹	۱۱۳ قبر کا احسان	۲۴۹
۳۰۹	۱۰۵ نازوں کا فرض ہونا	۲۴۹	۲۴۹	۱۰۹ لوگوں کو آرام پہنچانے کا ثواب	۲۴۹	۲۴۹	۱۱۴ قبر میں نیکو غیر فرشتوں کا آنا	۲۴۹
۳۱۰	۱۰۶ ہجرت کا بیان	۲۵۰	۲۵۰	۱۱۰ کسی کے گھر میں جہانگاہ حرام ہے	۲۵۰	۲۵۱	۱۱۵ قبر کا دہانا	۲۵۱
۲۱۳	۱۰۷ حضرت کا مدینہ میں قیام	۲۵۱	۲۵۱	۱۱۱ صبر کرنے کا بدلہ جنت ہے	۲۵۱	۲۵۲	۱۱۶ خانہ کی عیسائیت جانے کا ثواب	۲۵۲
۳۱۵	۱۰۸ چھپتے پانی کا کنواں خریدنا	۲۵۰	۲۵۰	۱۱۲ جنت ابداری سے حق ہے	۲۵۲	۲۵۲	۱۱۷ موت اللہ تعالیٰ سے ملا جی ہے	۲۵۲
۳۱۴	۱۰۹ مہربانیت کی خوشبو کا بیان	۲۵۱	۲۵۱	۱۱۳ عروج حال میں مرے گا کمال میں اٹھے گا	۲۵۲	۲۵۳	۱۱۸ حقیت حق تعالیٰ کی آنکھ پروردی	۲۵۳
۳۱۸	۱۱۰ جہاد کا فرض ہونا اور جنگی جہاد	۲۵۱	۲۵۱	۱۱۴ جنت ابداری میں جہنم کا سبب	۲۵۲	۱۵۲	۱۱۹ موت کے آنے سے تعمیر حق میں	۲۵۲
۳۲۰	۱۱۱ جنگ ابد کا بیان	۲۵۱	۲۵۱	۱۱۵ جہنم میں شرم نہیں دہانہ ہے	۲۵۳	۲۵۳	۱۲۰ جہنم کے وقت تک اہل حق کا سلام	۲۵۳
۲۲۳	۱۱۲ جنگ خندق کا بیان	۲۵۲	۲۵۲	۱۱۶ مرے جیسے ہمارے کی کمال آثار و	۲۵۳	۲۵۳	۱۲۱ مرنے کے وقت اللہ تعالیٰ کا سلام	۲۵۳
۲۲۳	۱۱۳ کافر اور منافقوں کو خدا کی طرف بلانا	۲۵۲	۲۵۲	۱۱۷ میرات کا مال میں چھوڑا کرتے	۲۵۳	۲۵۴	۱۲۲ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی رحمت	۲۵۴
۲۲۳	۱۱۴ ابو سفیان کا مسلمان ہونا	۲۵۲	۲۵۲	۱۱۸ دین میں نیک بات نکلنے کا اجر و ثواب ہے	۲۵۳	۲۵۴	۱۲۳ مرنے والے کا ثواب پہنچانا	۲۵۴
۲۲۶	۱۱۵ فتح مکہ اور حضرت کی فتنہ رحمت	۲۵۲	۲۵۲	۱۱۹ ایک نیکو کا بیان	۲۵۳	۲۵۴	۱۲۴ ایک ولی کا ثواب	۲۵۴
۳۲۰	۱۱۶ حضرت کا خیر مشرف	۲۵۳	۲۵۳	۱۲۰ ایک اور فتنہ کا بیان	۲۵۳	۲۵۵	۱۲۵ ثواب پہنچانے کا ثواب	۲۵۵
۳۳۱	۱۱۷ حضرت کی عادت شریفہ	۲۵۳	۲۵۳	۱۲۱ قرآن و حدیث کا مطالعہ کیا کر کے کام نہیں	۲۵۳	۲۵۵	۱۲۶ ثواب پہنچانے کا طریقہ	۲۵۵
۲۳۲	۱۱۸ حضرت کی سرداری	۲۵۳	۲۵۳	۱۲۲ حضرت جہاد کا بیان	۲۵۳	۲۵۶	۱۲۷ قبروں پر جانا سنت ہے	۲۵۶
۲۳۵	۱۱۹ حضرت کی سخاوت و عبادت	۲۵۳	۲۵۳	۱۲۳ جہاد کے مانگے ملے ایسی کوئی نہ	۲۵۳	۲۵۶	۱۲۸ میت کو غسل اور کفن دینے کا ثواب	۲۵۶
۲۳۸	۱۲۰ حضرت کو دنیا سے نفرت	۲۵۳	۲۵۳	۱۲۴ حکومت اور سرداری نہ مانگو	۲۵۳	۲۶۰	۱۲۹ میت کی پیشانی کو چھونا	۲۶۰
۲۳۰	۱۲۱ حضرت کی سادگی	۲۵۳	۲۵۳	۱۲۵ کوئی سے حکم اپنے نہیں	۲۵۳	۲۶۰	۱۳۰ قبر کے مذاق پہنچانے والا دیند	۲۶۰
۲۴۲	۱۲۲ حضرت کی خاص باتیں	۲۵۳	۲۵۳	۱۲۶ کشتی کرنے سے آدمی ستر جاتا ہے	۲۵۳	۲۶۰	۱۳۱ قبر میں حمل تیار کرانے کا ذوق	۲۶۰
۲۴۲	۱۲۳ حضرت کی بکرت میں خاص باتیں	۲۵۳	۲۵۳	رحمۃ دوم ۱۲ اشرف الانبیاء		۲۶۱	۱۳۲ درود شریف پڑھنے کا ثواب	۲۶۱
۲۴۲	۱۲۴ حضرت کی امت کی نیکیوں کا بیان	۲۵۳	۲۵۳	رحمۃ دوم ۱۲ اشرف الانبیاء		۲۶۱	۱۳۳ ایک مانگنے کی صرا	۲۶۱
۲۴۲	۱۲۵ حضرت کو اپنی امت سے محبت	۲۵۳	۲۵۳	رحمۃ دوم ۱۲ اشرف الانبیاء		۲۶۱	۱۳۴ کھانا کھانے کے آداب	۲۶۱
۲۴۸	۱۲۶ حضرت کے حقوق	۲۵۳	۲۵۳	رحمۃ دوم ۱۲ اشرف الانبیاء		۲۶۱	۱۳۵ آخری ناز کے مسکن کی تعریف	۲۶۱
۲۴۹	۱۲۷ حضرت کا ثواب میں دیکھنے کی زندگی	۲۵۳	۲۵۳	رحمۃ دوم ۱۲ اشرف الانبیاء		۲۶۱	۱۳۶ اللہ تعالیٰ سے قدم کی زندگی	۲۶۱
۲۵۰	۱۲۸ حضرت کے بعض معجزوں کا بیان	۲۵۳	۲۵۳	رحمۃ دوم ۱۲ اشرف الانبیاء		۲۶۱	۱۳۷ دنیا کی طرف سے کسی کی تعریف کرنا	۲۶۱



نمبر	مضمون	نمبر	مضمون
۲۰۲	۲۵۳ باغیوں کا طہنہ	۲۵۹	۲۲۹ حضور کے گھاسنے پینے اور لباس کا بیان
۲۰۳	۲۵۴ حضرت عثمان کے بچپن اور اولاد	۲۶۳	۲۳۰ حضور کے متعلقین مخصوص
۲۰۵	۲۵۵ پختہ خلیفہ حضرت علی کے حالات و کمالات	۲۶۶	۲۳۱ حضور کی وفات شریف کا بیان
۲۰۶	۲۵۶ فتح خیبر اور حضرت علی کی کرامت	۲۶۶	۲۳۲ حضور اپنے رسول خدا طہر میں زندہ ہیں
۲۰۷	۲۵۷ ایک بڑی کار آمد نصیحت	۲۷۷	۲۳۳ حضور کے خلیفوں کے حالات و کمالات
۲۰۹	۲۵۸ حضرت علی کی شہادت کا بیان	۲۷۸	۲۳۴ دین کا بندوبست کرنا
۲۱۱	۲۵۹ سید الشہداء حضرت عمرؓ کے حالات و کمالات	۲۸۰	۲۳۵ حضرت ابو بکرؓ کی حق پرستی
۲۱۲	۲۶۰ حضرت عباسؓ کے حالات و کمالات	۲۸۱	۲۳۶ تمام صحابہ کی بزرگی
۲۱۴	۲۶۱ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کا ذکر شریف	۲۸۲	۲۳۷ حضرت ابو بکرؓ کا فوجی نظام
۲۱۴	۲۶۲ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کا ذکر شریف	۲۸۲	۲۳۸ حضرت ابو بکرؓ کی وصیت
۲۱۵	۲۶۳ حضرت ابو ہریرہؓ کا ذکر شریف	۲۸۲	۲۳۹ حضرت عمرؓ کو خلیفہ بنانا
۲۱۵	۲۶۴ حضرت انس بن مالکؓ کا ذکر شریف	۲۸۵	۲۴۰ حضرت ابو بکرؓ کی وفات شریف
۲۱۶	۲۶۵ حضرت سعد بن وقاصؓ کا ذکر شریف	۲۸۷	۲۴۱ حضرت ابو بکرؓ کا خلیفہ شریف
۲۱۶	۲۶۶ حضرت خالد بن ولیدؓ کا ذکر شریف	۲۸۷	۲۴۲ خلیفہ دوم، حضرت عمرؓ کے حالات و کمالات
۲۱۸	۲۶۷ حضرت جعفرؓ کا ذکر شریف	۲۹۱	۲۴۳ حضرت عمرؓ کا مرتبہ اور خدا تعالیٰ کا قدر
۲۱۹	۲۶۸ حضرت سعد بن معاذؓ کا ذکر شریف	۲۹۳	۲۴۴ حضرت عمرؓ کی خلافت میں فتوحات
۲۱۹	۲۶۹ حضرت ابی ایوبؓ انصاریؓ کا ذکر شریف	۲۹۳	۲۴۵ حضرت عمرؓ کی شہادت کا بیان
۲۲۰	۲۷۰ حضرت بلالؓ کا ذکر شریف	۲۹۵	۲۴۶ خلیفہ مقرر کرنے کی وصیت
۲۲۲	۲۷۱ حضرت زید بن عوامؓ کا ذکر شریف	۲۹۶	۲۴۷ کفن اور دفن کی وصیت کرنا
۲۲۳	۲۷۲ حضرت طلحہؓ کا ذکر شریف	۲۹۸	۲۴۸ حضرت عمرؓ کی بچپن اور اولاد
۲۲۳	۲۷۳ حضرت عبدالرحمنؓ کا ذکر شریف	۲۹۸	۲۴۹ حضرت عمرؓ کا خلیفہ شریف
	۲۷۴ تاریخ شہادت	۲۹۹	۲۵۰ تیسرے خلیفہ حضرت عثمانؓ کے حالات و کمالات
۲۲۴	۲۷۵ شہزادہ کوئین حضرت ام سلمہؓ کا ذکر شریف	۳۰۰	۲۵۱ حضرت عثمانؓ کی خلافت میں فتوحات
۲۲۴	۲۷۶ شہادت کی زندگی	۳۰۰	۲۵۲ عبداللہ ابن سباؓ کا فساد



صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۲۵۶	حضرت علی اکبر کی شہادت	۲۲۵	شہادت کی قسمیں
۲۵۹	حضرت علی اصغر کی شہادت	۲۲۷	شہزادہ کوئین حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین کا ذکر شریف
۲۵۹	حضرت امام حسین کی وصیت	۲۲۸	حضرت امام حسین کی شہادت
۲۶۰	حضرت امام حسین کی الاداع	۲۳۲	جدہ کو مشرا کے دنیا
۲۶۳	حضرت امام حسین کی شہادت	۲۳۲	حضرت امام حسین کا ذکر شریف
۲۶۵	نائدہ مفیدہ	۲۳۳	حضرت امام حسین کا ذکر میں جانا
۲۶۶	حضرت امام حسین کی شہادت کے بعد کیا ہوا	۲۳۴	حضرت امام حسین کو گریوں کا بلانا
۲۶۷	اولاد رسول کا کوئین جانا	۲۳۷	پہنچ حضرت عیسیٰ کا کوئین
۲۶۹	اولاد رسول اور یریدہ کی پکھری	۲۳۷	خبر دنیا یریدہ کو خیرہ پر عیس کا
۲۷۰	اولاد پاک کا مدینہ میں پہنچنا	۲۳۸	حضرت عیسیٰ کے کوئین کا پھر جانا
۲۷۲	حضرت امام حسین اور یریدہ میں دشتہ داری	۲۳۹	حضرت عیسیٰ کی شہادت
۲۷۳	حرم کے مہینہ کی رسمیں	۲۴۱	حضرت امام حسین کی مگر سے روانگی
۲۷۵	حضرت امام حسین کے دشمنوں کو سزا	۲۴۲	حز کا فوج سے کر آنا
۲۷۵	کالی سسیاہ صورت کا ہو جانا	۲۴۳	اللہ تعالیٰ کی قدرت
۲۷۵	پیا س کا نہ بھجنا	۲۴۵	اولاد رسول کو پانی نہ دینا
۲۷۵	اندھا ہو جانا	۲۴۷	حضرت امام حسین کی نصیحت
۲۷۶	سور کی سی صورت ہو جانا	۲۴۹	لڑائی کا شروع ہونا
۲۷۶	خیل کو مڑ جانا	۲۴۹	حضرت امام کا صبر اور حوصلہ
۲۷۶	عالی یریدہ اور عذاب شدید	۲۴۹	حضرت امام حسین کا نعرہ
۲۷۷	ابن زیاد اور شمر و طبرہ ظالموں کی سزا	۲۵۱	اولاد رسول کی شہادت
۲۸۰	باغ جنت کے پھول	۲۹۶	تنبیہ
۵۰۳	آخردعا اور ختم کتاب		



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله على النعمان جلت أبرصان والصلوة والسلام على رسولهم  
وحبيبهم محمد بن المبرور في الانجيل والنزل عليه القرآن وعلى آله  
أصحابهم الذين سبقونا بالآيمان

موسے سے دعا ہے کہ اس خدا سے پاک کو	خود ایمان سے بخشا خاک کو
کس سے دعا ہے کہ اس کا حق ہوئے ادا	کون گن سکتا ہے انعام خدا
نام ان کا ہے دعا سے ہر بلا	احقر مرسل محمد مصطفیٰ
دم بدم ان پر درود و سلام	یہ ہوئے اس عاجز کا تحفہ بالذام
حرا خاکی کب کسی سے ہو سکے	پاک ہے وہ ذات جو چاہے کئے
اور زیبا کو کب سے طاقت اتھو	جو کہے نعمت ہی خبر البشر
کہتے تھے سب انبیاء سے قرم	کاش کہہ سکتے انبت احمر میں ہم
لشعرا علی جو کرتا ہوں بیاں	ہو مفید خلق سے رب جہاں

## ایمان لانے اور مسلمان ہونے کی خوبیاں

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔

الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَتَمَّتْ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرِضِيَّتُكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا

یعنی آج میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تمہارے دین پر اپنا  
انعام پورا کر دیا۔ اور تمہارے اسلام کو تمہارا دین (پسندیدہ) بنانے کے لئے ہمیشہ پیشہ کو پسند کر دیا۔ فتح  
اللہ تعالیٰ نے اس آیت شریفہ میں ایک بہت بڑی نعمت کا ذکر فرمایا ہے۔ اور وہ نعمت اسلام ہے  
اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس کے کامل ہونے کا خبر دیا ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ بہت بڑی نعمت ہے اور اللہ تعالیٰ  
نے اسلام کو ہمارے لئے پسند فرمایا ہے۔ اور اس کو کامل بھی کر دیا ہے۔ تو اس کا یہ اثر چھوڑ کر جس شخص کے  
پس یہ اسلام کی نعمت ہوگی اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوگا۔ دیکھو نعمتیں و قسم کا چوتھی میں۔ دنیا کی نعمتیں جیسے  
کھانا پینا، مال اولاد، عزت و آبرو، مکان زمین، جائیداد وغیرہ ان نعمتوں کا غاۃ دنیا میں ہوتا ہے۔



اور ان کے فائدہ کی حد ہے۔ ۲۔ دوسری نعمتیں آخرت کی ہیں اور ان کے فائدہ سے آخرت میں حاصل ہوں گے۔ اور ان کوئی حد نہیں اور وہ نعمتیں ہمیشہ ہمیشہ باقی رہیں گی، جیسے جنت کا مٹنا، حوروں کا مٹنا، دوزخ و غیرہ کا نہ ہونا اور غم نہ ہونا وغیرہ اپنا ہمیشہ کتنی بڑی خوشی ہو اسکے ساتھ کہ نہ کچھ تکلیف بھی ضرور ہوگی مگر آخرت میں کوئی بھی تکلیف ہوگی دیکھو دنیا کی نعمتیں دو چار دن کے بعد ختم ہو جاتی ہیں، کوئی نہ کوئی ان میں نقصان ضرور آجاتا ہے۔ مشہور ہے کہ

سوائے چاندی کی چمک بس دیکھنے کا بات ہے

چار دن کا چاند لانا پھر اندھیری رات ہے

مگر آخرت کی نعمتیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہیں جو کبھی ختم نہ ہوں گی اور دنیا کی نعمتیں ختم ہونے والی ہیں اور ان میں کوئی نہ کوئی تکلیف بھی ہوتی ہے۔ دیکھو کھانا ایک نعمت ہے مگر اس میں کتنی تکلیف اور محنت ہے کہ زمین کا ڈال، بچ ڈالو پھر اناج نکالو پھر آٹا پسواؤ، پھر گوندھو، پھر پکاؤ، پھر کھاؤ، یہ تو کھانے سے پہلے کی تکلیفیں ہیں اور کھانا کھانے میں اور اس کے بعد بھی تکلیفیں ہیں مثلاً کبھی مرچ اور نمک زیادہ ہو گیا، کبھی کھانا کئی رہ گیا، کبھی کھانے کے بعد ہیٹ میں بوجھ ہو گیا، کبھی تھیں ہو گیا کبھی ہیضہ ہو گیا یا دست آسنے لگے، یا تھ ہو گئی۔ یا کوئی مرض ہو گیا۔ حکیم ڈاکٹر کے نسخے پئے جاتے ہیں کہیں ہاضمہ کیلئے جوڑن کھایا جاتا ہے۔ دیکھو دنیا کی ایک کھانے میں کتنی تکلیفیں اٹھانی پڑیں، اسی طرح دنیا کی ہر نعمت کے ساتھ تکلیف بھی لگی ہوتی ہے اور آخرت کی نعمتیں جب ملیں گی تو کبھی ختم نہ ہوں گی اور نہ ان میں کوئی تکلیف اور محنت اٹھانی پڑے گی، جنت میں خوشی کی خوشی رہے گا وہاں جو چاہو گے وہاں ہو گا دیکھو جنت میں کوئی پھل کھانے کو توڑا تو اس میں سے ایک خوبصورت نیکل آئے گی وہ کہے گا السلام علیکم پھل اٹک کھایا اور مفت میں ایک حور بھی ہاتھ آگئی، غرض جنت میں عجیب عجیب حالت ہو گا اور جنت میں جتنا دل چاہے کھاؤ اور ہمیشہ کھاتے رہو تب بھی مٹا آئے گا۔ نہ پشاپ یا غانہ کی تکلیف نہ پیسے کا ڈر نہ بدھی کا خطرہ۔ بس ایک خوشبودار دلدل کا دار آئے گی اور سب کھانا ہضم ہو جائے گا۔ جنت میں بدبو کا نام ہی نہیں اور دنیا کی نعمتیں ایسا ہیں کہ اگر ان کو ہمیشہ کھایا جائے تو پھر مٹا نہیں آتا یا کوئی مرض ہو جائے کہ نہ کبھی کوئی نعمت لی گئی اور کبھی نہ لی اور آخرت ایک دن دنیا بھی اور دنیا کی نعمتیں بھی سب ختم ہو جائیں گی بچٹ جائیں گی۔ اب خود سمجھ لو کہ دنیا کی نعمتیں ابھی ہیں یا آخرت کی، اور جنت کی نعمتیں اسلام اور ایمان لانے کے سوا کسی



طرح بھی حاصل نہیں ہو سکتیں اور اسلام قبول کرنا ایمان لانا اور مسلمان ہونا جنت کی نعمتوں کے لئے کی جڑ ہے اور وہ نعمتیں بھی ایسی پائیدار ہیں کہ دنیا کی نعمتیں ان کے سامنے خاک ہیں نہیں، معلوم ہو گیا ہو گا کہ مسلمان ہونا کتنی بڑی نعمت ہے۔ پھر انیسویں ہی کی بات ہے کہ اتنی بڑی نعمت کو بھڑک کر ہم دنیا کی فانی نعمتوں میں ڈوب جاتیں دین اسلام کا ماننا اور مسلمان ہونا تو اتنی بڑی نعمت ہے کہ اس کی بدولت دنیا اور آخرت دونوں سنور جاتی ہیں اسلام کا لی دین ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی پوری نعمت ہے اس کا پسند فرمایا ہو اسے پس اس سے پورا نفع حاصل کرو اور اپنی حالت کو اسلام کے حکم کے موافق درست کرو، عقیدوں اور عملوں کو سنوارو۔ اگر تمہارے سے اور اسلام کے پورے اوصاف ہوں تو اس کے انوار و برکات تمہارے پھر دلوں سے ظاہر ہو جائیں گے۔ یہاں تک کہ غیر مسلم بھی تمہاری اچھا ڈالیں اور اچھے عمل دیکھ کر خود بخود اسلام قبول کر جائیں گے کیونکہ اسلام چھا دین ہے، اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اس لئے اس میں مقتضائیس کی طرح آخر ہے اس کی جو بھی ادا ہے، دل کی بھینپتی ہے، اسلام لانا تو فور ہے اور ہر قسم کی خوبیوں اور بھلائیوں سے بھرا ہوا ہے، مگر انیسویں ہے کہ آج کل ہم نے اسلام کے حکموں سے ایسا منہ موڑا ہے کہ سر سے پاؤں تک اسلام کے حکموں کے خلاف ہیں یہاں تک کہ غیر مسلم بھی ہم پر ہنستے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ہے دین اسلام اور یہ میں مسلمان، اگر دین اسلام ایسا ہے جیسا کہ مسلمانوں نے بنا رکھا ہے تو پھر ایسی بوٹ مار سے تو ہم بھی اچھے ہیں۔ یہ انجام ہوا ہماری بد عملی کا۔ مسلمان بھائیو! فوراً ہوش کرو! آخر اللہ رسول کو منہ دکھانا ہے، نعمت اسلام سے فائدہ اٹھاؤ! اپنے ایمان اور عملوں کو درست کرو۔ اللہ و رسول کے حکموں کو معلوم کرو اور ان پر مضبوطی سے چلو اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو کہ اس ظالمی پاک نے ہم کو کیسی اچھی صورت میں بنایا اور کیا کیا نعمتیں بخشی

نکالا کیا کیا کھینچ کر رنج و محن،  
ایکس دمسکین خیف و غمت جہاں  
ایک دم میں تو ہو مرنے سے بے خبر  
گرنہ ہوتا لطف الغام خدا  
کس طرح کی نعمتیں بیش از بیاں  
قوت و ذور و عظام جانفزا  
خانہ و یاد و عزیز و سیم و زر  
مال و ملک و دولت و بار و دین

خون میں ڈوبا ہوا تن اور بدن  
عاجز و خمدار و ضعیف و ناتواں  
گرنے لے اس وقت میں مادر غبر  
تو بھلا اس وقت تمنا کس کام کا  
دی خدا نے تجھ کو بہر امتحان  
عقل و فہم و حفظ اور ذہن و ذکا  
صورت و شکل و زر و جلیل گہر  
دختر و مادر پدر و فرزند و زن



سب یہ تیرے واسطے ہیں اے نبی  
عقل سے یہ بات ہے ایک لختِ گوشت  
ہے وہی ہر دم محافظ اے پسر  
مستعد ہیں آدمی کے قتلِ بر  
ازدہا و مقرب و زنجور و گار  
دم کے دم میں دیکھے تو ملکِ عدم  
اپنے اس خالق سے ہو تو بے خبر  
حکم میں اس کے کرے ہے تو عدل

یہی خدا کی تو بتا کس کام کا  
بادِ جود اسکے بھی ہو تجھ کو نفوذ  
دشمن جاں میں ہزاروں جانور  
تیرا برہمچا خیر و نفع و تسکین  
مرضِ جسمانی میں غزراں دس ہزار  
گر نہ ہو اس کی حفاظت ایک دم  
ہے غضب یک لخت ان کو بھونک  
نعمتیں جو استودار دے لے نفلوں

مسلمان بھلاؤ اپنے ایمان اور عملوں کو درست کرو اور اللہ و رسول کی نافرمانی سے باز آ جاؤ دیکھو  
آج کل ہماری حالت ایسی بگڑ گئی ہے کہ کس غیر مسلم کو ایسا نہ دیکھا ہو گا کہ اس نے صورت و شکل اور لباس وغیرہ میں کسی  
بزرگ عالم جیسا رنگ ڈھنگ بنایا ہو۔ اور مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ کوہِ کوہِ کھلم کھلا غیر مسلموں کے طریقے کو اختیار  
کرتے جاتے ہیں۔ اپنے پیارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کو چھوڑ دیتے جاتے ہیں یہ کسی رڈی اور گڈی  
مسلمانی ہے۔ توبہ کرو کفار کے طریقے کو چھوڑ دو۔ دیکھو! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں  
نے اچھے کام کئے بہت جلدی ہم ان کو ایسی جنتوں میں داخل کریں گے کہ جتنے مسلمانوں کے نیچے نہیں رہا ہوتا ہوں گی اور  
وہ ان میں پہنچے رہیں گے۔ اور ان کے لئے ان جنتوں میں یہاں ہوں گی مہافِ ستھری اور ہم ان کو نہایت ان  
سایہ میں داخل کریں گے سورۃ النساء ف۔ سبحان اللہ ایمان لانا اور مسلمان ہونا اور اللہ و رسول کے حکموں پر  
چلنا کتنی بڑی نعمت ہے کہ انسان ایمان اور اچھے کاموں کی برکت سے ہمیشہ ہمیشہ جنت میں عیش و آرام پائے گا  
مگر اے انسان ہے

دیکھو جنت استودار سستی نہیں  
چائے عیش و عشرت دستی نہیں  
فرضِ تجھ پر بندگی ہے یاد رکھ  
چند روزہ زندگیاں ہے یاد رکھ  
کرے جو کرنا ہے آخر موت ہے

ہر غفلت یہ تیری سستی نہیں  
رہنڈ و دنیا ہے یہ سستی نہیں  
تو برا ہے بندگی ہے یاد رکھ  
دور نہ پھر شرمندگی ہے یاد رکھ  
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے



## ایمان کس طرح مضبوط ہوتا ہے

معلوم ہوتا چاہئے کہ ایمان نہ درست اور مضبوط ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کو اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب باتوں میں سچا سمجھیں اور ان کی سب باتوں کو دل سے مان لیں یہ ایمان ہے اور اللہ و رسول کے حکموں پر چلتا رہنا ہے، اسلام ہے، اللہ و رسول کی کسی بات میں یا حکم میں شک کرنا یا اس کو جھوٹا ماننا اس میں عیب نکالنا یا اس کے ساتھ نہیں مذاق اڑانا ایسی باتوں سے ایمان نہیں رہتا اور قرآن و حدیث کے صاف صاف کھلے مطلب کو نہ ماننا اور پیسہ پھیر کر کے اپنا مطلب بنانا ہے دین اور بے ایمان بنانا ہے۔ اس لئے ہر مسلمان مرد اور عورت کو چاہئے کہ اپنے ایمان کی خوب حفاظت کرے۔ اسلامی حکموں پر چل کر اس کو مضبوط کرے۔ اور کوئی بات ایسی نہ کہے اور نہ کرے جس سے ایمان میں فرق آدے۔

## ایمان نہ لانے کی سزا اور عذاب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرمایا کہ بیشک جو لوگ ہماری آیتوں یعنی حکموں کے منکر ہوئے یعنی ہمارے حکموں کو نہ مانا تو ہم ان کو بہت جلد ایک سخت آگ میں یعنی دوزخ کی آگ میں داخل کر دیں گے، اور اس میں ان کی برابر یہ حالت ہے کہ جب ایک دفعہ ان کی کھال جھل چکی ہوگی تو ہم اس پہلی کھال کی جگہ دوسری تازہ کھال پیدا کر دیں گے تاکہ وہ ہمیشہ عذاب ہی بھگتتے رہیں (سورۃ النساء) اور ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے انہ من یأت ربہ بحجیر یا فانی لہ جہنم لا یموت فیہا ولا ینحیی ما ترجہ۔ بیشک جو شخص بغاوت کا برم کرے یعنی کافر ہو کر اپنے رب کے سامنے یعنی کچھری میں حاضر ہوگا تو اس کی سزا کے لئے دوزخ ہے اس میں نہ وہ مرے گا اور نہ جئے گا (فانیہ)

اللہ بچائے ایمان نہ لانا اور مسلمان نہ ہونا اپنے ایمان کو خراب کرنا کتنا بڑا سنگین جرم ہے۔ خدائی قانون میں بغاوت ہے۔ اس لئے باغی یعنی کافر ہمیشہ کیلئے دوزخ میں ڈالا جائے گا کہ اپنی بغاوت کی سزا پاتا رہے اور مسلمان چاہے کتنا ہی بڑا مجرم ہو خدائی قانون یعنی خدا کے سب حکموں کو مانتا ہے۔ باغی نہیں ہے علی خدا کے قانون کے خلاف کر کے مجرم ہے سزا کاٹ کر پھر جنت میں آجائے گا اور کافر باغی ہے اس لئے وہ ہمیشہ دوزخ میں قید رہے گا۔

دعاء

اے خدا اے مالک رب روز جزا

سے خدا اے خالق ارض و سماں



تو خدایہ نادر سے ہم کو بچا  
موسا نہ ہم بے آبرو و دوزخا  
نوسے، دوزخ میں جسے داخل کیا  
اس کو بیشک قتلے رسوا کر دیا  
ایسے ظالم کا کوئی ساتھی نہیں  
کوئی بھی کام اس کے آسکتا نہیں  
کافر و گمراہ و تافراں نہ ہوں  
میں کبھی سبے دین دبے پاؤں نہ ہوں  
سے خدا جب تک ہو میرا حکم میں  
رکھو مجھے اسلام پر ثابت قدم،

## سوال ۱۔ فرشتے کون ہوتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ کی ایسی ذات پاک ہے کہ اس کی صفات و اہمیتوں سے اس کو سب جانتے ہیں کہ زمین و آسمان چاند سورج تار سے رات دن اور کل مخلوق کی اس نے پیدا کیا اور سب مخلوق کو رزق پہنچانا ہے وہی مارتا ہے وہی جلاتا ہے وہی امیر اور فقیر کرتا ہے وہی عزت اور ذلت دیتا ہے اور وہ ایسا زبردست اور بڑی قدرت والا ہے کہ انسان کے ادا دلوں کو توڑ دیتا ہے غرض کہ اس کی طاقت اور قدرت اور کائناتوں سے سب اس کو جانتے ہیں، کوئی ہٹ دھرم اور سمجھ کا اندھا اس کی ذات پاک کا انکار کرے گا مگر فرشتوں کو ہر شخص نہیں جانتا کچھ ان کا حال بتاؤ۔

جواب ۱۔ سب سے بھائی عزیز تم نے اس خدا سے وعدہ لاشریکہ کو پہنچانا۔ بیشک وہ جب مخلوق کا خالق اور مالک ہے۔ اس نے انسان کو مٹی سے اپنی عبادت اور اطاعت کے لئے پیدا کیا، اور فرشتوں کو اس نے نور سے پیدا کر کے ان کو ہماری نظروں سے چھپا دیا ہے۔ ان کا مرد یا عورت ہونا کچھ نہیں بتلاتا ان کو فرشتے کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہر طرح کی صورت میں بن جانے کی قدرت دی ہے ہوا بن جائیں آدمی یا کسی جانور چرند پرند و طیر کی شکل میں بن جائیں۔ ان کے پر بھی ہوتے ہیں، کسی کے دو پر کسی کے تین پر کسی کے چار پر ان کی خوراک اللہ تعالیٰ کا یاد اور تابعداری کرنا ہے۔

تمام زمین و آسمان کا انتظام ان کے سپرد ہے۔  
وہ کوئی کام اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف نہیں کرتے۔  
ان میں یہ چار فرشتے بڑا رتبہ رکھتے ہیں اور بہت مشہور ہیں۔

۱۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام ۲۔ حضرت میکائیل علیہ السلام ۳۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام ۴۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام۔  
 حضرت جبرائیل اللہ تعالیٰ کے اسکام اور کتاب میں رسولوں اور نبیوں کے پاس لاتے تھے، اور بعض موقع پر اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے سے کافروں اور منافقوں پر عذاب بھی بھیجا ہے۔ حضرت میکائیل مخلوق کو روز کی پہچانے اور بادش دھیرا کے کاموں پر مقرر ہیں اور بہت سے فرشتے ان کی ماتحتی میں کام کرتے ہیں کچھ بادلوں اور ہواؤں، دیباؤں، آسمانوں اور نہروں کے کاروبار میں لگے ہوئے ہیں۔ حضرت اسرافیل صور سے کھڑے ہیں جب قیامت ہوگی وہ صور بجائیں گے۔ حضرت عزرائیل ملک الموت مخلوق کی جان نکالنے پر مقرر ہیں اور بہت سے فرشتے ان کی ماتحتی میں کام کرتے ہیں نیک اور بد لوگوں کی جان نکالنے والے فرشتے ایک ایک ہیں۔ اور فرشتے انسان کے اچھے اور بُرے عمل لکھتے دلتے ہیں ان کو کرنا مانگتے ہیں بعض فرشتے انسان کو نصیحت سے بچانے پر مقرر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے حفاظت کرتے ہیں بعض فرشتے جنت اور دوزخ کے انتظاموں پر مقرر ہیں۔ بعض فرشتے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت اور یاد میں مشغول رہتے ہیں بعض فرشتے دنیا میں کام کرنے آتے ہیں ان کی صبح و شام بدلی بھی ہوتی ہے صبح کی نماز کے بعد رات کو کام کرنے والے فرشتے آسمان پر چلے جاتے ہیں اور دن میں کام کرنے والے آسمان پر چلے جاتے ہیں اور عصر کے بعد یہ فرشتے چلے جاتے ہیں، رات میں کام کرنے والے آہستہ ہیں بعض فرشتے دیبا میں بھرتے ہیں، اور جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہو، جیسے قرون مجید پڑھا جاتا ہو، وعظ ہوتا ہو، علم دین پڑھا جاتا ہو یا دین کی کتابیں پڑھی گئی جاتی ہوں یا بزرگوں اور عاملوں کی صحبت میں دین کی باتیں کی گئی ہوں جمع ہوتے ہوں وہاں حاضر ہوتے ہیں اور ان کے شرکاء ہونے کی گواہی اللہ تعالیٰ کے سامنے دیتے ہیں اور یہ سب باتیں قرآن و حدیث میں موجود ہیں۔

### رسول اور نبی کس کو کہتے ہیں معجزہ اور معراج کیا ہے

رسول اور نبی اللہ تعالیٰ کے بڑے مقبول اور پیارے بندہ ہوتے وہ گناہوں سے پاک تھے غنسی ان کی ہمہری طرح اللہ ہی کو سزا دیتا ہے۔ رسول اور نبی میں اتنا فرق ہے کہ رسول کو نبی شریعت اور نیا قانون اور بڑی کتاب دی جاتی تھی اور نبی کو صحیفہ یعنی چھوٹی کتاب دی جاتی تھیں یا لکڑی ہوئے رسول کی شریعت یعنی قانون ہی پر قائم رکھا جاتا تھا بہت سے رسول اور نبی اللہ تعالیٰ نے بھیجے تاکہ وہ لوگوں کو دین اسلام کا صحیح سیدھا راستہ بتلائیں ان کی چھائی بتلانے کو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں سے ایسی نئی نئی امدادیں مشکل باتیں ادا ہر کرائیں جو اور لوگوں سے نہیں ہو سکتی تھیں، ایسی باتوں کو معجزہ کہتے ہیں صبیح سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام تھے اور سب کے بعد ہمارے نبی خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے ہیں ان میں بعض کا مرتبہ بعضوں سے بڑا ہے۔ سب سے بڑا مرتبہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے آپ کے بعد نہ کوئی نبی پیدا ہوا اور نہ قیامت تک پیدا ہوگا۔ قیامت تک جتنے آدمی اور جن ہوں گے آپ سب کے نبی ہیں آپ نے جو کام کئے اور جو کام بتلائے ان کو حدیث شریف کہتے ہیں۔ حدیث شریف کی یہ چھ کتابیں معتبر اور بہت مشہور ہیں، بخاری شریف، مسلم شریف، ابوداؤد



شریف ۳۔ ترمذی شریف ۵۔ نسائی شریف ۶۔ ابن ابی شریف۔ مگر ان کا مطلب عالم لوگ ہی سمجھتے ہیں ان کا ترجمہ اردو میں چھ کر دیں گی باتوں میں اس نے نہ لے عالموں سے چھ کر عمل کرے۔ ہمارے نبی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے پہلے میں حکم کے ساتھ مکہ شریف سے بیت المقدس میں اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور وہاں سے جہاں تک پہنچا جاسکے پہنچا یا اور چھ مکہ شریف میں پہنچا دیا اس کو معراج کہتے ہیں۔

ہر شے پر مکھا نام تیرا تیرے ذکر کی رفعت کیا کہنا  
سہرا ہے جس پر شفاعت کا امت ہے ہر امت کیا کہنا  
وحدت کا کیا تجھ کو غیظ اور دی ہے کثرت کیا کہنا  
سب راہِ نادہلی دل پہ کھلے یہ دعوت و شمت کیا کہنا  
اور قدس کا ہلے اللہ ہے عرش پر ولت کیا کہنا  
کیا تیری نصاحت نیازی ہے اور تیری جلافت کیا کہنا  
خجکے سے چمکتی ہیبت ہے نئے شاہ و ملت کیا کہنا  
قرآن میں آتا تم پر بھی کی خوب مذاقت کیا کہنا  
دور و کے گزاری شب ساری لے حاشی امت کیا کہنا

سطلان جہاں محبوب خدا تیری شان و شوکت کیا کہنا  
ہے سحر یہ تاج نبوت کا جوڑ ہے حق پر کرامت کا  
یٰ اَعْظَمُ نَافِثِ اَلْمُؤَثِّرِ فَرَسُ عَرْسِ حَقِّ مِی واور  
معراج ہرئی تاوش گئے حق تم سے ملا تم حق سے ملے  
مردوں نے کہا سبحان اللہ عثمان نے پیکار صلی اللہ  
قہر ان کا ہم باری ہے اور تیری زبان سے جاری ہے  
باقول سے چلتی لذت ہے آنکھوں سے ہستی جت ہے  
صدق و طہر عثمان و علی اور ان کے سوا اصحاب نبی  
آنکھوں سے دیکھا جہاں میں اور لب پہ دعائیں جاری ہیں

عالم کی بھر میں ہر دم جھوٹی خود کھائیں تو بس سوئی رہی  
وہ مشاق عطا و سخاوت کی یہ نہ دہو تیا امت کیا کہنا

## اللہ تعالیٰ کی کتابوں کا بیان

اللہ تعالیٰ نے بہت سی چھوٹی اور بڑی کتابیں آسمان سے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی حضرت بہت سے رسولوں  
اور نبیوں پر اتاریں تاکہ وہ اپنی اپنی امتوں کو دین اسلام کا راستہ بتلائیں ان میں یہ چار کتابیں بہت مشہور ہیں۔  
۱۔ قرآن مجید حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ۲۔ زبور شریف حضرت داؤد علیہ السلام پر ۳۔ انجیل شریف حضرت عیسیٰ  
علیہ السلام پر ۴۔ قرآن مجید ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے اس کے بعد نہ کوئی کتاب آسمان سے آتری اور نہ قیامت تک اترے گی  
قرآن مجید ہی کا حکم ملتا رہے گا اس سے پہلے کتابوں کو گمراہ لوگوں نے دنیا کے لالچ میں اگر بہت کچھ بدل ڈالا اور قرآن مجید  
کے سامنے اب ان کی ضرورت ہی نہ رہی اسی لئے قرآن مجید کی حفاظت کا دہ اللہ تعالیٰ نے خواہر یا ہے اس کو کوئی  
نہیں بدل سکتا اور اسی وعدے کے موافق اب تک موجود ہے اللہ قیامت تک ایک لفظ تک فرق نہ آیا۔

اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا انتظام اس طرح کیا ہے کہ صدائوں کو اس کے زبانی یاد کرنے کا شوق عطا فرمایا ہے اور اس کا پڑھنا اور یاد کرنا آسان کر دیا ہے تاکہ بڑی کتاب اور دو چار سال میں زبانی یاد ہو جاتی ہے دنیا بھر میں اس قدر حافظ قرآن موجود ہیں کہ اگر خدا نہ کرے چھپے ہوئے قرآن تمام مدرسے زمین پر نہ دیں تو اس طرح حافظوں کے ندیے سے قرآن تیار ہو جائے گا یہ وہ شان عظیم ہے کہ سوائے قرآن کے کسی اور مذہب کی کتاب کو حاصل نہیں یہ قرآنی مجزہ ہے اور یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ جس طرح قرآن کے نقشے مکہ میں شریف ہیں آیا۔ اسی طرح اس کے سنوں میں بھی فرق نہیں آیا برہمنے اور احکام اور جو مطلب ہے عالموں نے کچھ اور لکھے ہیں اسی طرح موجود ہیں ان کو نقد اور تفسیر اور حدیث کہتے ہیں اور ہر اہل متعلق عالم ان کی حفاظت میں لگے رہے اور لکھے رہتے ہیں۔ اب کوئی دنیا کے لایع میں اگر قرآن و حدیث و تفسیر کے نئے نئے اپنا مطلب بنانے کو بدلتے اور گھڑتے اور بدلے دیں اور گمراہی پر لا جائے گا۔ ۷

آج تک نقش شریعت نہ مٹا پڑا نہ مٹا ۝ لکھے آپ ہی جتنے تھے مٹانے والے

## قیامت پل صراط کو ترک کیا چیز ہے

موت کے بعد سب کو زندہ کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی کچھ بڑی چیزیں میں سب کا حساب کتاب ہو گا۔ اپنے کاموں پر ثواب اور انعام ملے گا اور بُرے کاموں پر عذاب اور سزا ملے گی اور اس زندگی کے بعد ہر کبھی موت نہیں آئے گی اس کی قیامت اور عالم آخرت کہتے ہیں جب دنیا کے ختم ہونے کا وقت آئے گا تو حضرت سرفیل علیہ السلام صور بھانگیں گے۔ یہ صور ایک بہت بڑی چیز سیلک جیسا ہے اس کی بلبل اور چٹائی زمین و آسمان کے برابر ہے اس کی آواز شروع شروع میں ہلکی اور نرم ہوگی آخر بڑھتے بڑھتے ایسی اونچی اور خوفناک ہو جائے گی کہ زمین و آسمان چٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے اور تمام مخلوق مر جائے گی اور جو مرنے چکے ہوں گے ان کی رو میں پہنچیں ہر جانیں گی مگر جس کو اللہ تعالیٰ اس معیت سے بچا چاہے گا وہ بچے رہیں گے اور ایک مدت اس طرح گزر جائے گی۔ ۷

نہ کوئی رہے گا نہ کوئی رہا ہے | خدا ہی رہے گا خدا ہی رہا ہے |  
 نہ کوئی رہے گا نہ کوئی رہا ہے | کسی کا کہاں نام باقی رہا ہے |  
 دنیا بھر کی باتیں | سب گاتو ہی اور تو ہی رہا ہے |  
 فنا ہے فنا ہے ہر اک کو فنا ہے | سوائے تیری ہی کے کچھ ہی رہا ہے |  
 ہر اقل جب اللہ تعالیٰ کو غصہ ہو گا کہ تمام مخلوق پر زندہ ہو تو پھر صور بھانجا جائے گا اس کی آواز سے تمام مخلوق چھ زندہ ہو جائے گی اور آسمان و زمین اسی طرح قائم ہو جائیں گے اور تمام لوگوں کو قیامت کے میدان میں لایا جائے گا سورج بہت قریب کر دیا جائے گا اس کی گرمی سے لوگوں کے دماغ بند یا کی طرح پختے لگیں گے اس تکلیف اور جھجک پیاس سے بھر کر سب لوگ ابسیہ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں ہماری ضمانت کیجئے اور ہم کو حساب دکن سے جلدی پھر ڈال دے سب ہی کچھ نہ کچھ کر دیں گے اور سب کے بعد ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے سفارش کریں گے



اور میزان ترازو کھڑی کی جائے گی اُس میں عمل توئے جائے گی اور فیض عشر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نہر حوض کوثر کا پانی پائیں گے جو درود سے زیادہ نسید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔

پھر سراط، دوزخ کے اوپر پہلی ہے جو مال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز سچا لکچر چلنا پڑے گا جن لوگوں نے اللہ و رسول کی تابعداری کی ہوگی وہ بھی اُس سے پار ہو کر جنت میں داخل ہو جائیں گے اور جو لوگ اللہ و رسول کے نافرمان ہوں گے وہ کٹ کر دوزخ میں گر پڑیں گے۔

پھر سراط: بسکے بائیک و طویل میٹر ہے	اس کے نیچے ایک دریا لگے ہوئے ہے	مومن ہوتے ہو کیوں بے فکر بننے پھر	ان خردوش ہے بعد نماز و پختہ
تو لے عمل اپنا ساتھ لے جاؤ گی	بچے قبر میں کون بھیجے گا سرچرہ	نیک بدلہ ملے جائیں گے میزان میں	پو حساب اللہ اللہ جس کے میدان میں

## صحابہ کون لوگ ہوتے ہیں

رسول خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جن جن مسلمانوں نے دیکھا ہے ان کو اصحاب یا صحابہ کہتے ہیں قرآن و حدیث میں ان کی بڑی بڑی بزرگیاں آئی ہیں ان سب کی تعظیم واجب ہے ان میں یہ چار اصحاب سب سے بڑا مرتبہ رکھتے ہیں اور بہت مشہور ہیں ان کی بزرگی اور بزرگائی کا انکار کرنے والا ہے دین اور گمراہ ہے۔

دو تہاں مصطفیٰ حق کے ولی	ابو بکر و عمر عثمان و علی	آسمان فیض کے تائے ہیں یہ	اور رسول اللہ کے پیشے ہیں یہ
ہوئی دین کو ان سے قوت تمام	ہو ان سب پر رحمت خدا کی تمام	ان کی بہت سے ہمیشہ تاقیام	دین احمد کو رونق ہے تمام
گر کرے صد بار بس چلا کشی	کنش پاکوان کے کب پیچے کوئی	ختم ان کی الفتون کا دل میں بڑ	تا کہ تیرا رخ ایساں سبزو
وہ ان کا آگیا ہے جن کے ہاتھ	کفر کے طوفان سے پانی ہے نجات	گر بڑے وہ ہیں تو بہتر کون ہے	کر وہ ہے راہ ہیں تو رہبر کون ہے

اسی طرح رسول خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد پاک اور ازواج مطہرات سب قابل تعظیم ہیں اولاد میں سب سے بڑا مرتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ہے اور بیویوں میں حضرت خدیجہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما کا ہے۔

فاطمہ زینب دقت لے جواں	اتم کاشوم آپ کی ہیں بیٹیاں	چار یہ دو ناظر ہر کے لعل	جگر نبی کے ان کو کترے کر خیال
جنتی ہیں ازواج ختم المرسلین	انہا ہا امونیں تری بالیقین	آن سے جو کوئی کہ ہو بداعتقاد	دین دنیا میں رہے وہ امرا و

## دین پر چلنے کا صحیح راستہ بتلاؤ

بعض گمراہ لوگوں نے دنیا کی عزت اور دولت کے لیے جس اگر اپنی اپنی جماعتیں بنائیں اور بتاتے جانتے ہیں کوئی نبی بتاتا ہے کوئی حدیث شریف کا انکار کرتا ہے کوئی کہتا ہے کہ مولوی قرآن و حدیث کا مطلب ہی نہیں سمجھتے۔ میں سمجھتا ہوں ایسی حالت میں یہ بات سمجھنے کی ہے کہ ایسے فرقہ کے لوگوں سے بچنا چاہیے اور یہ بات یاد رکھیں کہ اللہ و رسول نے دین کی سب باتیں قرآن و حدیث میں بتلا دی ہیں اب کوئی نئی بات یا نیا طریقہ دین میں داخل کرنا بدعت ہے اور بدعت کفر و شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے۔ بہت سے مسئلے دین کے ایسے تھے کہ جن کو ہر شخص سمجھ نہیں سکتا تھا وہ مثیل بڑے بڑے درجے کے پچھلے بزرگ عالموں نے اپنے علم کے زور سے قرآن و حدیث سے سمجھ کر اوروں کو بتلا دیئے ایسے اللہ کے پیارے بندوں کو مجتہد اور امام کہتے ہیں۔ دین کے رہبر اور امام بہت ہوتے مگر ان میں یہ چار بڑے اور جہت رکھتے ہیں اور بہت مشہور ہیں :-

۱۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ۲۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ۳۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ۴۔ حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ۔ ان چاروں اماموں کو اُس بہترین زمانہ کے بڑے بڑے عالموں نے پسند کر لیا تھا۔ اُس وقت سے سب مسلمان ان کے بتلے ہوئے مسئلوں پر عمل کرتے پتلے آئے ہیں بڑے بڑے بزرگ عالموں نے ان کی تقلید کی اور کہہ رہے ہیں اے ان چاروں اماموں میں سے جس امام صاحب سے زیادہ اعتقاد ہو اس کے مسئلوں پر عمل کریں ادا ان کے مسئلوں میں جو اختلاف ہے اس کو خدا کی رحمت سمجھیں کسی کی شان میں گستاخی نہ کریں۔ ہندوستان میں حضرت امام اعظم کے مسئلوں پر عمل کرنے والے لوگ زیادہ ہیں ان کو حنفی کہتے ہیں۔ اُن اماموں کے مسئلوں پر عمل کرنا قرآن و حدیث ہی پر عمل کرنا ہے دین محمدی کا صحیح اور سیدھا راستہ ہی ہے اور ان چاروں اماموں کو دین محمدی کی کونسل سمجھو۔ جو لوگ ان چاروں اماموں کے مسئلوں پر عمل کرتے ہیں ان کو اہل سنت و الجماعت کہتے ہیں۔

ایک کی کر تقلید ان چار سے	کام مت رکھ خلق کی خدمت سے	مذہب سنت جماعت خوب ہے	حق تعالیٰ کو ہی محبوب ہے
اور جو مذہب کہیں سے جدا	ہے نہیں برائی کبھی اُن سے جدا	وہ مذہب کہیں سے جدا	اور میں شیطان کی راہیں تباہ
چھ اسی مذہب کا غلبہ دیکھو	دہشتہ میں غالب ہی ہر آن رہا	اور مذہب ہو گئے ان کے تلے	لنگھ گری جگمگی میدان میں



## اماموں کا بیان

امام اثنی عشر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نیک کاموں میں تم جلدی کیا کرو اس سے پہلے کہ نقشہ پیدا ہو جائے کہ ایک نماز ایسا ہے گا کہ آدمی صبح کو مسلمان ہو گا اور فہام کو کافر اور شام کو مسلمان ہو گا اور صبح کو کافر اور اپنا دین و ایمان دنیا کے لالچ میں بیچ ڈالے گا اور ادا شدہ فرمایا ہے کہ میرے بعد جو آدمی زندہ رہے گا وہ بہت سے اختلاف دیکھے گا ایسے وقت تم کو چاہیے کہ میرے اور میرے اصحاب کے طریقے کو اس طرح پکڑ لینا کہ جس طرح کس چیز کو دانتوں سے مضبوط پکڑ لیتے ہیں اور سننے کے طریقوں سے پختہ رہنا کیونکہ دین میں نئی بات نکلنا بدعت ہے اور بدعت ایسی بُری چیز ہے کہ وہ دین سے دور کر دیتی ہے اور بدعتیوں میں پہنچا دیتی ہے (بخاری)

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے موافق ایسا ہی ہوا اور وہ آپ کے لوگوں نے طریقے اور فرقے نکالنے مسلمان بھائیو دیکھو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہم کو پہلے اچھے سے بتا دیا ہے کہ میری امت میں یعنی مسلمانوں میں تہتر فرقے ہو جائیں گے پس ایک فرقہ جنت میں جائے گا اللہ باقی سب فرقے کو دوزخ میں جاتیں گے آپ کے اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ جنت میں کونسا فرقہ جائے گا۔ آپ نے فرمایا کہ جو فرقہ میرے اور میرے اصحابوں کے طریقے پر ہو گا وہ جنت میں جائے گا۔ (ترمذی)

اب ہر فرقے کے لوگ کہتے ہیں کہ ہم ہی رسول اللہ کے طریقے پہنچتے ہیں اور ہم ہی حق پر ہیں تو ایسے فرقے کے زمانہ میں یہ بات سمجھنے کی اور عمل کرنے کی سب سے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں ہوئے تھے اس وقت آپ کے اصحابوں کو دانتوں کو جس مسئلے کی ضرورت پڑتی تھی آپ سے دریافت کر لیا کرتے تھے اور جب آپ کی وفات ہو گئی اور آپ کا زمانہ ختم ہو گیا تو دوسرا زمانہ آپ کے اصحابوں کا آیا انھوں نے جس طرح آپ کو عمل کرتے دیکھا تھا اسی طرح عمل کرتے رہے اور جب اصحابوں کا زمانہ ختم ہونے لگا تو تیسرا زمانہ آیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے دین کی حفاظت کے لئے انھوں کو پیدا کیا اور ان کو قرآن و حدیث کے علم کے خزانہ عطا فرمائے کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے احکام بتاویں۔ انھوں نے قرآن و حدیث کو اچھے طرح سمجھ کر اور چلایا کر تمام احکام ظاہر دینے تاکہ لوگوں کو دین کے احکام کی حاجت تک معلوم ہوتے رہیں اور اس برکت والے زمانہ کے بڑے بڑے بزرگ عالموں نے ان میں دین کی سمجھ اور مضبوطی دیکھ کر ان کو پسند کیا اور پیشوائی کی سند عطا فرمائی کہ سب لوگ قیامت تک ان کے بتلائے جیسے مسکوں پر عمل کریں پس جن لوگوں نے حضرت امام اعظم کے مسکوں پر عمل کیا وہ حقیقی کہلاتے اور جن لوگوں نے حضرت امام شافعی کے بتلائے ہوتے مسکوں پر عمل کیا وہ شافعی کہلاتے اسی طرح مالکی اور حنبلی کہلاتے اور مفسر ہوتے ان چاندیوں کے بتلائے ہوتے مسکوں پر عمل کرنا بلا حرج قرآن و حدیث پر عمل کرنا ہے ان کے خلاف مسئلے اور طریقے نکالنے بدلتے ہیں اور ان چاندیوں کے مسکوں پر چاندیوں کو مقلد اور اہل سنت کہتے ہیں ہندوستان میں بہت زیادہ لوگ امام اعظم کے مقلد ہیں ان کو حنفی کہتے ہیں۔

## حضرت امام اعظم کے حالات شریفہ

آپ کا اہم شریف نامہ اور گھنٹہ الوضیفہ اور نقب الامم اعظم ہے نوشیروال جو ملک فارس کا بادشاہ تھا آپ اس کی اولاد میں سے ہیں آپ کے والد کا نام شابت ہے آپ سندھ اسٹیج بھری میں پیدا ہوئے یہ وہ زمانہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب اس وقت موجود تھے چھوٹی سی عمر میں آپ کو دین کے علم پڑھنے کا شوق ہوا اور قرآن مجید سات قرأتوں میں پڑھا اور چار ہزار علموں سے قرآن و حدیث کا علم پڑھا آپ کے استاد بڑے بڑے بزرگ اور پرنسپل گار تھے آپ کے شاگرد بھی بڑے بڑے علماء اور بزرگ ہوئے جیسے حضرت امام یوسف اور حضرت امام محمد اور حضرت فضیل بن عیاض ، اور حضرت ابراہیم بن ہادیم اور حضرت بشر حافی اور حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہم حضرت امام اعظم کی سب سے بڑی بزرگی یہ ہے کہ آپ نے امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحابوں کی زیارت کی ہے اور جس شخص نے مسلمان ہونے کی حالت میں حضور پر نور کے اصحابوں کو دیکھا اس کو تابعی کہتے ہیں اور تابعی کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے میرے دیکھنے والے مسلمان یعنی صحابی کو دیکھا وہ دوزخ میں نہیں جائے گا تو آپ کو تابعی ہونے کی بزرگی بھی حاصل ہے ۔

۱۰۔ شخص ہاتھوں میں اسے دی ہے تیرے :- دلہن سیدھی آپ تو اب دیکھ لے

تیسویں:۔ بخاری شریف اور مسلم شریف میں  
 میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ملک فارس میں  
 اللہ کا ایک ایسا بندہ ہو گا کہ اگر علم آسمان پر بھی ہو تو وہ علم کو آسمان پر سے بھی اتار لے گا اور علم کو حاصل کرے گا یہ پیشی گئی  
 امام اعظم کے لئے تھی کیونکہ ملک فارس میں آپ کے برابر کوئی عالم نہیں ہوا۔ یہ خاص بزرگی بھی آپ کو حاصل ہے آپ کی  
 پرہیزگاری اور عبادت۔ آپ کی وفات کے بعد حضرت حسن بن علیؑ جو اس وقت بہت بڑے بزرگ تھے آپ کو غسل دیتے  
 وقت انہوں نے فرمایا کہ آپ پر اللہ کی رحمتیں ہوں کہ آپ تیس برس سے ہمیشہ روزہ رکھتے رہے اور چالیس برس مختار کے  
 وضو سے آپ نے صبح کی نماز پڑھی اور ساری ساری رات نفل نمازوں میں قرآن پڑھا اور اپنی وفات کی جگہ آپ نے  
 ایک ہزار قرآن ختم کئے دو پہر کو کچھ تھوڑا سا آرام کرتے تھے باقی ہر وقت علم کے پڑھانے میں لگے رہتے تھے۔ آپ نے ابھی ۵  
 حج کئے۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں نے ابو حنیفہ سے زیادہ کسی کا علم نہ پایا اور جس نے آپ کی کتاب میں  
 نہیں دیکھیں اس کو علم میں کمال حاصل نہ ہوا آپ کی پرہیزگاری کا یہ حال تھا کہ جس پر آپ کا قرض ہوتا آپ اس کی دیوار  
 کے سایہ میں کھڑے نہ ہوتے تھے کہ سود لینے کا گناہ نہ جوہلے۔

کرامت اور آپکی بہت سی کرامتیں ہیں یہاں برکت کے لئے ایک ہی کرامت لکھی جاتی ہے ایک دفعہ آپ حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم کے دو منہ انور پر حاضر ہوئے اور آپ نے اذان سے فرمایا اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمَلَائِكَةِ  
اس وقت دو منہ انور سے جواب آیا اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ يَا اَمَامَ الْمُسْلِمِيْنَ اس وقت چاروں آدمی وہاں موجود تھے



سب سے زیادہ جاناں گنا اور اُس وقت سے آپ کی عزت اور شہرت بڑھ گئی اور تمام دنیا میں امام اعظم مشہور ہو گئے ، اور تمام زمین پر سب سے زیادہ لوگ آپ کے مقلد ہو گئے اور آپ کے بتائے ہوئے مسئلوں پر عمل کرنے لگے ، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اعظم بنایا ، امام اعظم مصلیٰ اعظم ، غریب اعظم ، جماعت اعظم

## حضرت امام اعظم کی وفات شریفہ

سنہ ایک سو پچاس ہجری میں شتر سال کی عمر پر آپ نے وفات پائی اور اللہ و رسول کے حکموں سے تاریخ دین کو لادیں اور سرسبز کر دیا ، آپ کی وفات شریف کی خبر سن کر لوگ اس قدر گم گئے کہ تاریخ دفعتاً آپ کے جنازہ پر نماز پڑھ گئی یہاں تک کہ پچاس ہزار آدمیوں نے آپ کے جنازے پر نماز پڑھی ، اللہ اکبر آپ اللہ تعالیٰ کے کیسے مقبول اور پائے بندے تھے ، بغداد میں ایک بادشاہ نے آپ کی قبر شریف پر گنبد بنوایا تھا اور قریب ان ایک مدرسہ کھلوا دیا تھا ، بغداد میں یہ پہلا مدرسہ تھا ، اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے

## حضرت امام شافعیؒ کے حالات شریفہ

آپ قریشی ہیں اور امام شریف آپ کا محمد ہے اور شافعی لقب ہے سنہ ڈیڑھ سو ہجری مقام منیٰ میں مکہ شریف کے قریب آپ کی پیدائش ہوئی اور اسی سال میں حضرت امام اعظمؒ کی وفات شریف ہوئی پھر حضرت امام شافعیؒ کو مکہ شریف میں لایا گیا آپ سات برس کی عمر میں حافظ قرآن ہو گئے تھے اور بہت سی حدیثیں بھی یاد کر لی تھیں پھر مکہ شریف سے مدینہ شریف میں آکر حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے انکی کتاب موطا پڑھی اور آپ پندرہ برس کی عمر میں پورے عالم ہو گئے اُس وقت کے بڑے بڑے عالموں نے آپ کی لیاقت اور دین میں مضبوطی دیکھ کر آپ کو فتوے دینے کی اجازت دے دی اور آپ کو دین کی خدمت کے لئے پسند فرمایا۔

کرامت ۱: آپ کے جوان ہونے سے پہلے حضور پُروردہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور حضور نے فرمایا :  
 اے لڑکے ، آپ نے عرض کیا کُتِبَتْ بِأَدْنُو اللَّهِ (یعنی حاضر ہوں) یا رسول اللہ حضور نے فرمایا کہ تم کس قوم میں سے ہو آپ نے عرض کیا ، یا رسول اللہ میں قریشی ہوں ، حضور نے فرمایا میرے پاس آؤ اور اپنا تہ مذکور۔  
 حضرت امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے پاس جا کر اپنا منہ کھل دیا ، حضور نے اپنا آپ وہی میرے منہ میں ڈالا اور فرمایا ، اللہ تعالیٰ تمہارے علم میں ترقی اور برکت خطا فرمادے۔

آپ فرماتے ہیں کہ اس خواب کے بعد علم حدیث میں مجھے کوئی غلطی نہیں ہوئی آپ سب علم کی پڑھائی سے فارغ ہوئے تو حضرت امام مالکؒ سے اجازت لے کر بغداد میں گئے وہاں کے عالموں کو امتحان دیا اور سند حاصل کی۔

پھر مکہ شریف میں تشریف لے آئے پھر بغداد میں گئے وہاں سے مصر میں گئے اور وہاں رہ کر مکہ میں مکہ میں اور علم پڑھانے میں مشغول ہوئے پھر وہ کتابیں اصول دین میں اور عقائد سے زیادہ فروعات دین میں لکھیں۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ہمیں لاکھ حدیثوں کے حافظ تھے پھر بھی آپ کے شاگرد ہوئے۔ ایک دلوگوں نے حضرت امام احمد سے کہا کہ آپ تو حدیثوں کے حافظ ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ ایک جہان رکے کے شاگرد ہو گئے اور اس کی تعظیم کرتے ہیں فرمایا کہ جتنی حدیثیں مجھے یاد ہیں امام شافعی ان کا مطلب سمجھتے ہیں۔ اگر وہ نہ ہوتے تو میں ظلم کے دروازے پر ہی پڑا رہتا۔ علم فقہ کا دروازہ مجھ پر ان ہی کی برکت سے کھلا ہے۔ آپ کی وفات کے بعد حضرت امام احمد بن حنبل سے ایک ایک معفرت کے لئے دعا کرتے رہے۔ ایک دن امام احمد کے صاحبزادے نے پوچھا کہ شافعی کون تھے جن کے لئے آپ دعا مانگتے رہتے ہیں، فرمایا امام شافعی دنیا میں آفتاب تھے اور دلوں کے بندوں کے لئے امن اور آسانی کا وسیلہ تھے سبحان اللہ حضرت امام شافعی بھی کسی مبارک شان رکھتے تھے۔ حجہ کے دن منہ دو سو چار ہجری میں آپ نے وفات پائی۔ رحمتیں نازل ہوں آپ پر اللہ کی۔

## حضرت امام مالک کے حالات شریفیہ

آپ اپنی والدہ ماجدہ کے پیٹ میں دو برس رہے اور سنبھلاؤٹے ہجری میں پیدا ہوئے اور چارویں برس کی عمر شریف پاکر اس ذیائے فانی کو چھوڑا۔ آپ کو حدیثوں کے یاد کرنے کا بہت شوق تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سنت کے بٹے عاشق تھے ستر برس کی عمر میں حدیثوں کا یاد کرنا شروع کیا اور سب شہاد حدیثوں کے آپ حافظ ہوئے حضرت امام شافعی آپ کے شاگرد ہیں آپ نے اپنی کتاب موطا میں سے ایک ایک ہزار حدیثیں شاگردوں کو پڑھائیں اور تمام عمر مدینہ شریف میں رہے جب آپ حدیث شریف پڑھانے بیٹھے تو وضو کر کے خوب دنگاتے اور فرماتے کہ میرا دل اس سے بہت خوش ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کی خوب تعظیم کروں۔

سبحان اللہ آپ بھی اللہ تعالیٰ کے مقبول اور پیارے بندے تھے ماشاء تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

## حضرت امام احمد کے حالات شریفیہ

منہ ایک سو چوبیس ہجری شہر بغداد میں آپ پیدا ہوئے اور منہ دو سو اکیالیس میں مستقر ہوئے آپ نے وفات پائی۔ آپ علم حدیث اور فقہ میں یعنی حدیثوں کا مطلب سمجھنے میں حضرت امام شافعی کے شاگرد ہیں۔ اور آپ کے شاگرد بھی بڑے بڑے و جہ کے عالم اور امام ہوئے جیسے امام بخاری، امام مسلم، ابی حنیفہ جلدی قبول ہوتی تھی حضرت امام شافعی نے آپ کے پاس میں فرمایا ہے کہ میں نے بغداد میں احمد بن حنبل کے برابر پڑھنا شروع کیا اور علمی یاقت میں کسی کو نہیں چھوڑا ابھی کتاب مسند شریف علم حدیث میں بڑی معتبر اور مشہور ہے انہی میں میں ہزار سے زیادہ حدیثیں ہیں



کرامت، حضرت سہری شریفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کوہ کے مالک نے لوگوں کے درختوں سے آپ کو بڑا کبریا کر دیا  
 ملا اہل اہل کرامت قرآن کو غفلت کیلئے، آپ نے جواب دیا کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے میں اس کو غفلت نہیں کہہ سکتا یہ جواب  
 سن کر مالک نے آپ کے ہاتھ پاؤں بندھوا کر اوپر لٹکا دیا اور حکم دیا کہ اس کے کونٹے مار دو جب کونٹے گئے تو آپ کا کمر بند  
 کھلا گیا۔ اسی وقت غیب سے دو ہاتھ ظاہر ہوئے اور کمر بند باندھ کر غائب ہو گئے، آپ نے یہ کرامت دیکھ کر مالک کا منہ گنبد  
 آپ کو چھوڑ دیا۔ جب آپ چھٹ کر آئے لوگوں نے کہا کہ جن لوگوں نے آپ کو تکلیف دی ہے ان کے لئے بدعا مانگتے  
 آپ نے فرمایا میں نے ان کو معاف کیا اس لئے کہ وہ مجھ کو غلطی پر سمجھتے تھے۔

کرامت ۱۰۔ آپ کی وفات شریفہ جسد کے دن ریاضت کے وقت بندہ میں ہوئی اور عصر کی نماز کے بعد آپ کو دفن کیا گیا  
 جب آپ کا جنازہ لے کر پہلے قبرستان پر آئے آپ کی خدائی شان سے قرار ہو کر آپ کے خانہ سے پر اٹھ اڑ کر گرتے تھے یہ کرامت دیکھ  
 کر سب سے بڑا آدمی مسلمان ہو گئے۔ نکاح سے کہ آپ کی وفات کے بعد کسی بزرگ سے آپ کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ  
 حضرت تبارک علیہ السلام تعالیٰ کی کیا گزری۔ فرمایا میرے رب نے مجھ کو قتل دیا اور زندگی کا تاج میرے سر پر رکھا اور مجھ  
 سے فرمایا گیا ہے احمد یہ بزرگی کا تاج اس لئے کی بدولت تم کو دیا گیا ہے کہ تم نے ہمارے کلام کو مخلوق نہیں کہا تھا اور تکوین  
 برواقت کی تھی، اللہ اکبر آپ بھی بڑی شان کے امام تھے، اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

### حضرت امام یوسفؒ کے حالات شریفہ

آپ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں آپ تین بادشاہوں کے بہنوں کا ماضی بھی دیکھا ہے، آپ دن و رات  
 دین کی خدمت میں تھے دیکھتے تھے لیکن پھر بھی دن و رات میں علاوہ فرض نمازوں کے وہ سو رکعت نماز نفل پڑھتے تھے قرآن کی  
 تفسیر کے آپ حافظ تھے سنہ اربعہ اسی ہجری میں آپ نے وفات پائی، سبحان اللہ آپ بھی بڑی شان عظیم رکھتے تھے۔  
 اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

### حضرت امام محمدؒ کے حالات شریفہ

آپ بھی حضرت امام اعظمؒ کے شاگرد ہیں آپ قرآن و حدیث کے علم میں آغا بڑا اور چمکھتے تھے کہ حضرت امام شافعیؒ  
 آپ کے شاگرد ہیں آپ کے اہل بھی شاگرد تھے جسے بزرگ عالم ہونے کو شہرہ سنانا ہے کہ میں دین کی خدمت میں آپ  
 نے لکھیں سنہ اربعہ اسی ہجری میں آپ نے وفات پائی۔  
 سبحان اللہ آپ بھی بڑی شان کے امام تھے رحمۃ اللہ علیہ۔

## حضرت امام بخاری کے حالات شریفہ

آپ رحمہ اللہ کے دن تیرا سوال ایک سو پچاس برس بعد پیدا ہوئے۔ آپکی والدہ کو بیت لحم رہتا تھا، اور دعا کرتی رہتی تھیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کو خواب میں نظر آئے اور فرمایا بیٹی تمہارے بیٹے کی آنکھیں درست ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ کو تمہارا رونا اور دعا گزرا بہت پسند آیا۔ جب آپ صبح کو اٹھے تو آنکھوں کو درست پایا۔ آپکی والدہ کو نہایت مسرت ہوئی چھ برس کی عمر میں آپ کو علم پڑھنے کا شوق پیدا ہوا جس جگہ قرآن و حدیث کا علم سنتے وہاں جاکر علم حاصل کرتے یہاں تک کہ آپ بہت بڑے دہے کے عالم اور فاضل ہو گئے اور آستانوں سے امتحان لے کر مندی حاصل کی۔ پھر اپنے جہاں اور والدہ کے ساتھ حج کھنگتے اور وہیں رہنے لگے اور چھ لاکھ حدیثوں میں سے خوب سوج سمجھ کر اپنی کتاب بخاری شریف لکھی۔ قرآن مجید کے بعد علمائوں کے نزدیک بخاری شریف علم حدیث میں سب کتابوں سے بڑا درجہ رکھتی ہے اور بڑی معتبر اور مشہور ہے۔ مگر قند کے قریب نہ دو سو ہجری کے اندر ایک گاتوں میں بائیس برس کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔ انا للہ سبحان اللہ آپ بھی بڑے درجہ کے امام تھے رعیتیں ہوں اللہ تعالیٰ کی آپ پر۔

## حضرت امام مسلم کے حالات شریفہ

آپ نیشاپور کے رہنے والے ہیں سن دو سو ہجری میں آپ پیدا ہوئے آپ نے بڑے بڑے بزرگ عالموں سے علم حاصل کیا اور امتحانوں میں پاس ہو کر مندی حاصل کی۔ علم سے فارغ ہو کر آپ نے اپنی کتاب مسلم شریف لکھی۔ بخاری شریف کے بعد علمائوں کے نزدیک علم حدیث میں اس کا بڑا درجہ ہے اور بڑی معتبر اور مشہور ہے۔ ستادین برس کی عمر پر آپ نے وفات پائی۔ انا للہ۔

سبحان اللہ کتنی بڑی شان کے آپ امام تھے رعیتیں ہوں آپ پر اللہ تعالیٰ کی۔

فائدہ: مسلمان بھائیو! اس س عاجز نے ایک نود کے طور پر یہ حالات اماموں کے لکھے ہیں ورنہ ان حضرات کی شان عظیم میں کتابیں بھری پڑی ہیں۔ خود سے دیکھو گے سمجھو گے تو ضرور معلوم ہو جائے گا کہ اس مبارک فائدہ کے بڑے شہ جہنگ عالموں نے ان اماموں کو چڑھایا اور دین میں ان کی سمجھ اور مضبوطی دیکھ کر ان کو مندی دیں اور دین کی خدمت ان کے پیروں کی اور ان کو امام اعلیٰ پیشوا بنایا۔ آج کل کی طرح و جہاں پن نہیں تھا کہ کچھ صرف و نحو اور درجہ کتابیں عربی کی پڑھ کر خود ہی عقلتہ اور مستبد بن گئے اور دین کی باتوں میں اپنی رائے دینے لگے اس کی ایسی مثال ہے جیسے کوئی آدمی سورۃ اہلصافہ نہ پائی یاد کیسے دعویٰ کر دے کہ میں بھی حافظ قرآن ہوں یا کوئی دوا چار نسخہ یاد کیسے کہے کہ میں بھی حکیم ہوں سوا سر غلط ہے کسی نے سچ کہا ہے کہ نیم نعل اسطرۃ ایمان اور نیم حکیم خطرۃ جان۔ خوب یاد رکھو بیک کتاب کسی شخص کو علماء متعالیٰ پسند



نہ کریں وہ اس قابل نہیں کہ دین کی باتوں میں اس کی رائے پر عمل کیا جائے ایسے ہی بے علم اہل جاہل لوگوں کی وجہ سے  
خداوندوں میں فرستے جتے چلے جاتے ہیں اور جھگڑتے فساد ہوتے رہتے ہیں۔

## اماموں کی تقلید کرنے کا مسئلہ

درمجم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھانوی ہشتی ظفی خیال بالکل غلط ہے کہ بعض علوم میں  
بیسندہ ہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ بعض علوم فہم عالی سے سمجھ میں آتے ہیں عقل متوسطہ یا ادنیٰ ان کے سمجھنے کے لئے کافی نہیں  
اسی واسطے اتباع مجتہدین کی ضرورت ہے اور مجتہدین کے کلام کو سمجھنے کے لئے ہر زمانہ میں علماء متقیین کا اتباع ضروری  
ہے کیونکہ مجتہدین (یعنی اماموں) کے کلام کو بھی ہر شخص نہیں سمجھ سکتا۔ صاحبو! اگر دین سمجھنا چاہتے ہو تو ہر مسلمان کو  
اس کی ضرورت ہے کہ کسی متقی عالم کا اتباع کرے۔ اس کے بغیر کام نہیں چل سکتا مگر اس اتباع سے یہ لازم نہیں  
آتا کہ ہم لوگ استقلالاً فقہاء (یعنی اماموں) کا اتباع کرتے ہیں بلکہ استقلالاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا اتباع کرتے  
ہیں مگر ہم کو آپ کا مطلب فقہاء (یعنی اماموں) کے بیان فرمانے سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مطلب ہے۔

## علماء باعمل کی بزرگی

ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے اَنْعَمْنَا وَخُذْنَا الدُّنْيَا یعنی جو عالم باعمل ہیں اور دین کی افادت  
اور خدمت اور اہل دین کی روحانی تربیت کرتے ہیں کہ یہی کام تھا اَنْبِيَاءُ يَنْبَغِيكُمْ اَلْكَفَامُ کا وہ سب سے عمل عالموں کی  
سخت پکڑ بھی آتی ہے جو عالم علم پر عمل کرتا ہے خدا تعالیٰ کے خوف سے پرہیزگاری اختیار کرتا ہے اس کے بارے میں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عالم کے لئے تمام مفوق ذمین و آسمان کی اور پانی میں مچھلیاں اس کی  
خشش کی دعا کرتی ہیں اور عالم کی بزرگی عابد پر ایسی ہے جیسے چودھری رات کے چاند کی بزرگی تاروں پر اور عالم لوگ  
وہمٹ ہیں انبیاء کے اور انبیاء نے مال و دولت میراث میں نہیں چھوڑا صرف علم کو میراث میں چھوڑا ہے سو جس نے  
علم حاصل کیا اور پھر اس پر عمل بھی کیا اس نے پورا حقہ یعنی کمال حاصل کیا (ترمذی)

خاتمہ۔ مسلمان بھائیو! اس حدیث شریفہ میں علم دین حاصل کرنے کی ہر ذی معلوم ہوتی کہ علم دین پڑھ کر عالم بن  
سکتے ہیں اگر یہ دولت علم کی نصیب نہ ہو تو علماء باعمل کی محبت میں بیٹھا کرو۔ دین کے مسئلے ان سے پوچھا کرو انشاء اللہ  
تعالیٰ ان کی محبت کی برکت سے تم کو بھی دین کا ضروری علم حاصل ہو جائے گا۔ دیکھو صحابہ رضی اللہ عنہم اکثر ایسے تھے جو کچھ پڑھنا  
نہیں جانتے تھے مگر سید العلماء کی محبت اور برکت سے سب علم ہو گئے اور خوب یاد رکھو کہ بغیر علم کے عبادت بھی صحیح نہیں ہو سکتی۔

## مولوی کس کو کہتے ہیں

جاننا چاہیے کہ صرف عربی پڑھنے سے آدمی مولوی نہیں ہوتا چاہے وہ کتنی ہی عربی جانتا ہو۔ عربی میں تقریر بھی کریت ہو۔ تقریر بھی لکھ لیتا ہو۔ دیکھ عربی جانتے والا ابو جہل بھی تھا بلکہ وہ آجکل کے عربی پڑھے ہوئے سے زیادہ عربی جانتا تھا تو پھر وہ تو بہت ہی ثب سے درجے کا مولوی ہونا چاہیے حالانکہ انہی عربی جانتے کے باوجود اس کا نام ابو جہل ہوا۔ تو صرف عربی جانتے کا نام عالم یا مولوی نہیں ہے بلکہ مولوی اُس عربی جانتے دے۔ عالم کہتے ہیں جو متقی بہرہ ریز گامز ہو اور عین اعظم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر عمل کرتا ہو آپ کی سنت کا عاشق ہو۔ کہہ کہ مولوی میں نسبت اور تعلق ہے مولیٰ کی طرف یعنی مولیٰ۔ پس جب تک وہ اللہ والہ ہے اس وقت تک مولوی ہے اور قابل اتنا ہے اور جب اس نے دنگ بدلا اُسی وقت سے وہ مولوی نہیں رہا اور وہ اس قابل نہ رہا کہ اس کا اتباع کیا جاوے بلکہ ایسے گمراہ شخص کو پھوڑ دیا جاوے گا چاہے وہ ساری دنیا کے لوگوں سے زیادہ عربی جانتا ہو۔ خوب سمجھ لو۔ چاہے وہ خدا جتنا ہو۔ نبوت کا دعویٰ کرتا ہو۔ درجہ میں نہی نئی باتیں نکالتا ہو مردود ہے۔

## بیعت کرنا سنت ہے

حضرت حنف بن مالک اجمعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سات یا آٹھ آدمی تھے آپ نے فرمایا کہ تم رسول اللہ سے بیعت نہیں کرتے۔ ہم نے اپنے ہاتھ چھبے اللہ عزوجل کی یاد رسول اللہ ہم کس حکم پر آپ کی بیعت کریں۔ آپ نے فرمایا کہ ان حکموں پر کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور انچوں وقت کی نماز پابندی سے پڑھو اور اللہ تعالیٰ کے احکام سنو اور مانو اور ایک بات آہستہ سے فرمائی وہ یہ کہ لوگوں سے کوئی چیز نہ مانگو۔ حضرت عوف کہتے ہیں کہ میں نے اُن حضرات میں سے بعض کی یہ حالت دیکھی ہے کہ اگر اتفاق سے کسی کا کوزا گر پڑا ہے تو وہ بھی کسی سے نہیں مانگا کہ اٹھا کر اُن کو دے دے۔ (مسلم شریف)

نایدہ بیعت و طریقت اور اصلاح احوال کا مسئلہ۔ یہ حضرات موفیہ کلام میں جو بیعت کا معمول ہے جس کا حاصل معاہدہ التزام احکام اور اہتمام اعمال ظاہری و باطنی کا ہے جس کو ان کے عرف میں بیعت اور طریقت کہتے ہیں بعض اہل ظاہر اس کو اس بنا پر بدعت کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہیں صرف کافروں کو بیعت اسلام اور مسلمانوں کو بیعت جہاد کرنا معمول تھا پھر اس حدیث شریف میں اس کا بالکل ثبوت ہے کہ یہ نمازیں جو ہم مانگے ہیں اسی سے یہ بیعت اسلام یقیناً نہیں اور مضمون بیعت ظاہر ہے کہ بیعت جہاد بھی نہیں بلکہ بدلات، اخفاط معلوم ہوتا ہے کہ التزام احکام و اہتمام اعمال کے لئے ہے پس مقصود ثابت ہو گیا۔ از حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانی رحمۃ اللہ علیہ



## مشائخ یعنی پیروں کا طریقہ کیا ہے

مجھے حضرت امام اعظم اور حضرت امام شافعی اور حضرت امام مالک اور حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہم قرآن و حدیث کا حکم اور مطلب بتلانے والے تھے اسی طرح نفس کے سنوارنے والے اور اللہ تعالیٰ کی یاد کے طریقے بتلانے والے اور قرآن و حدیث پر عمل کرانے والے مشائخ یعنی پیران عظام تھے انہوں نے اپنے دل کی مدد سے سمجھ کر اللہ اور رسول کی محبت اور اطاعت کے طریقے لوگوں کو بتلائے ان طریقوں پر عمل کر کے شکر و گماں اللہ تعالیٰ کے پیار سے اور مقبول بنے اور اللہ و رسول کی محبت اور اطاعت میں دنیا سے تشریف لے گئے مشائخ بہت ہوتے مگر ان میں یہ چار بہت مشہور ہیں: ۱۔ حضرت شاہ عبدالغفور دہلوی ۲۔ حضرت شاہ معین الدین اجمیری ۳۔ حضرت شاہ بہاؤ الدین نقشبندی ۴۔ حضرت شاہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہم۔

ان چاروں پیران عظام کے سلسلے اور طریقے جاری ہیں ان پیروں کے طریقے میں مرید جو کہ اپنے نفس کو سنوارنے اور اللہ تعالیٰ کی یاد اور محبت دل میں بسا دے۔ سبحان اللہ پیران عظام کے طریقے پڑھ ہی دے ہیں۔ دیکھو! بغیر پیر کامل کے آدمی متوہ نہیں سکتا جیسے بغیر استاد کے علم نہیں حاصل ہو سکتا بلکہ کوئی ہنر دینرو بھی بغیر استاد کامل کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اگر اللہ کو اپنی کرنا چاہتے ہو تو استاد کامل یعنی پیر کا دامن پکڑو۔ مولانا دوم فرماتے ہیں:۔

بے عنایات حق و خاصان حق! مگر حکم باشد یہاں ہفتش ورتی

یعنی: بغیر خدا کی مہربانی اور اس کے پیار سے بندوں کی مہربانی کے اگر کوئی فرشتہ بھی ہو جائے تب بھی اس کا اعمال نامہ ملامت ہوگا۔۔۔ غفرم نہیں پیش راہ اثیر شہ پیر عظیم پیر عظیم پیر عظیم۔

یعنی: اس حقیقت کو پہچان لینے کے بعد میں آسمان کا راستہ نہ تلاش کروں گا، یعنی بے رہ میرے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قدم نہ رکھوں گا۔ بس اب تو پہلے پیر تلاش کروں گا۔ پیر تلاش کروں گا۔ پیر تلاش کروں گا۔

ایک زمانہ صحبت با ادریسار :۔ بہتر اندہ صد سال طاعت ہے ریاء  
یعنی ادبیار اللہ کی ایک وقت کی محبت سیکڑوں برس کی عبادت سے بہتر ہے۔

بے رقیقہ ہر کہ خدود راہ عشق :۔ عمر بگذشت و نشد آگاہ عشق

یعنی: اللہ تعالیٰ کی محبت کے راستے میں جس نے بغیر رہبر اور رفیق کے قدم رکھا اس کی عمر تمام ہو گئی۔ مگر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل نہ کر سکا۔

## ولی کس کو کہتے ہیں

مسلمان جب خوب عبادت کرتا ہے اور خیر سے کام لے رہا ہے اور دنیا کی فحشیت چھوڑ دیتا ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری خوب کرتا ہے تو وہ اللہ کا دوست اور پیارا ہوتا ہے ایسے شخص کو ولی کہتے ہیں ولی سے کبھی کبھی ایسی باتیں بھی اترنے لگتی ہیں جو اور لوگوں سے نہیں ہو سکتیں ایسی باتوں کو کرامت کہتے ہیں۔ ہمارے کوئی شخص شریعت کے خلاف ہو اور اس سے کوئی ایسی عجیب بات ظاہر ہو تو جو اور لوگوں سے نہ ہو سکے تو وہ جادو ہے یا اس کا کوئی کرتب یا شعبہ ہے یہ کہہ کر تب اور خیر سے ترک فرمائی دینیہ بھی حاصل کر لیتے ہیں ایسا شخص ولی نہیں ہو سکتا۔ ولی لوگوں کو کبھی یعنی ہائیں جمید یعنی غیب کی بات کہتے ہیں یا سوتے ہیں صوم ہو جاتی ہیں ایسی باتوں کو کشف اور الہام کہتے ہیں۔ اگر وہ باتیں شریعت کے موافق ہوں تو اچھی ہیں ورنہ شیطانی ہمارے ہیں ایسی باتوں کو ہرگز نہ ماننا چاہیے۔

ولی لوگ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے بڑے مقبول اور پیارے بندے ہوتے ہیں انکی صحبت میں بیٹھنا ان سے محبت کرنا اور ان کی عزت اور خدمت کرنا اور ان کی نصیحت پر عمل کرنا اللہ تعالیٰ کو راضی کرتا ہے اور ان کو تکلیف دینا اور تکلیف کرنا اللہ تعالیٰ کے قہر کی نشانی ہے۔ وہ ایسی برکت والے بندے ہوتے ہیں کہ ان کی برکت سے بارش پڑتی ہے، اللہ تعالیٰ کا فضلہ اور عذاب نازل ہوتا ہے۔ آفتیں اور خشکیاں دور ہو جاتی ہیں ان کی برکت سے دعا میں قبول ہوتی ہیں ان کے دیکھنے سے ضمایا آجاتا ہے۔ خوب یاد رکھو کہ جو شخص شریعت کے خلاف ہو وہ ہرگز ولی نہیں ہو سکتا۔

کہ جو آیت ہو پر بات دین	ترک سنت جو کہے شیطان گن
کہتے ہیں جہالت میں دینی	عقل سے قرآن کے معنی کہیں
پھر نہ کر معنی تفسیر وحدیث	بھی نہ آتا ہے کہتے ہیں غیث

## کامل پیر کی پہچان

خاتم الانبیاء حبیب اکبر یا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو چکی آپ کے بعد نہ نئی پیدا ہوا اور نہ قیامت تک پیدا ہوگا کہ لوگوں کو خدا کی طرف ہوتے اور دین کا راستہ بتواتے لیکن آپ کے خلیل اور برکت سے آپ کی امت میں آپ کی تابعداری کرنے والے ملے ہمارے حقانی و صوفیائے ربانی موجود رہے اور قیامت تک موجود رہیں گے ہمارے انبیاء علیہم السلام کی طرح آپ کے حکموں کے موافق لوگوں کو دین کا راستہ بتواتے رہیں گے اللہ تعالیٰ نے اس علم اسباب دنیا میں یہی قاعدہ رکھا ہے کہ کوئی دین کا یا دنیا کا کامل بغیر استاد کے حاصل نہیں ہو سکتا پھر اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا اور نفس کو اس کے حکموں پر پلانے کا طریقہ بغیر استاد یعنی پیر کے کیسے معلوم ہو گا۔



حضرت مولانا در تم فرماتے ہیں :-

مولوی ہرگز نہ شد مولا تے دم ، تا خدمت شمس تہریزی نہ شد

اس لئے کامل ہیر کی پہچان ٹھکی جاتی ہے کہ اگر کوئی خدا کا بندہ یا بندی یہ چاہے کہ کوئی ہیر کامل ملے تو اس سے خدا کو راضی کرنے کا طریقہ سیکھیں اور اس کے بتواتر ہوئے طریقہ پر عمل کریں کہ خدا راضی ہو تو مرید ہونے سے پہلے ہیر میں یہ نشانیاں دیکھ لیں۔ کامل ہیر کی یہ سات نشانیاں ہیں :-

۱۔ اس کو بقدر ضرورت دین کا علم ہو۔ ۲۔ سمجھدار عالم لوگ اس کو پسند کرتے ہوں۔ ۳۔ جتنا علم رکھتا ہو اُس پر عمل کرتا ہو۔ ۴۔ اُس کی محبت میں یہ برکت ہو کہ دن بدن دنیا سے نفرت ہونے لگے اور اللہ تعالیٰ سے محبت بڑھنے لگے۔ ۵۔ سمجھدار و نیکار لوگ اس کو اچھا سمجھتے ہوں۔ امیر اور جاہل لوگوں کے اچھا سمجھنے کا کوئی اعتبار نہیں۔ ۶۔ وہ کسی کامل اور پختہ بزرگ کا اجازت یافتہ ہو اس سے مرید کرنے کی اجازت دی ہو۔ ۷۔ اُس کے مریدوں میں زیادہ کی حالت اچھی ہو یعنی دیندار زیادہ ہوں اور وہ اپنے مریدوں کو خلاف شرع باتوں پر روک ٹوک بھی کرتا ہو۔

بس جس بزرگ میں یہ نشانیاں معلوم ہوں وہ کامل ہیر ہے اس کے مرید ہو جاؤ اور خواب دل جا کر اُس کے کہنے پر عمل کرو چاہے دل کو کتنی ہی تکلیف ہو اور اس کو کس طرح کی تکلیف مت دو اس کا دل خوش رکھو۔ بس جو اس کی مرضی ہو وہ کرو اپنی مرضی کو چھوڑ دو کچھ دنوں مشقت اور محنت ہوگی پھر راحت ہی راحت ہے۔

راہِ صفت پر چو چلتا ہو مدام	و احق سے ملت دن کھتا ہر کام	اسکی محبت میں خدا ہوتا ہو یاد	عجز خدا اسکی نہ ہو کوئی مراد
فیض حق سے جس کا دل معمور ہو	مرشد اپنا کہ تو ایسے ہیر کو	اس کی باتوں میں سزا سزا ہو	یا درکھ اس نسخہ اکسیر کو
اس کی نصحت کو بھان دلی قبول	فیض حق کمرائے سینہ بھول	خدمتی محروم کبھی جاتا نہیں	بس کے خدمت کوئی کچھ ہانا نہیں
جس نے کی خدمت ہر خدمت دہ	کی خودی جس نے ہر محروم دہ		

## اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کی بزرگی

اللہ تعالیٰ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَاذْكُرْهُ فِي اَذْكُرْتُمْ یعنی اسے بندہ تم مجھ کو یاد کرو میں راہی میرا ہی ہے تم کو یاد کروں گا۔ غایتیہ سبحان اللہ جسے خوش نصیب ہیں وہ مرد اور عورتیں جو اللہ تعالیٰ کی یاد کرتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اپنی میرا ہی سے ان کو یاد کرتا ہے۔ ستیلاذکرین حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا بندہ افضل اور اکل ہو گا آپ نے فرمایا جو شخص اللہ کو بہت یاد کرتا ہو گا اللہ وہ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ سے بہت نیک اور اکل ہو گا۔ پھر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں کافروں سے جہاد کرے یعنی لڑے کیا اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے والا اس سے بھی افضل اور اکل ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کافروں اور مشرکوں کے ساتھ اس قدر تلوار مارے کہ تمام لوگ ہارے ہوں وہ شخص ذمہ کی دھڑ سے خون میں بیسی رنگا ہوا ہے۔ تب بھی اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے والا اس سے افضل اور اکل ہے۔ اگر نڈی خریفہ (ناپیدہ) اس کی وجہ کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے والا جہاد کرنے والے سے بھی افضل اور اکل ہے۔ وجہ ظاہر ہے کہ جہاد بھی اللہ تعالیٰ ہی کی یاد کرنے والا ہے جیسے وضو نماز کے لئے مقرر ہے۔ جیسے انوکس کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر پاک کتنی بڑی نعمت ہے اور ہم اس نعمت سے غافل اور بے پرواہ ہیں اور محروم ہیں کہ جس میں نہ گفتی کی قید نہ تیج کی نہ بندہ دانے چھنے کی نہ وضو کی نہ قید کی طرف مڑ کرنے کی نہ کسی خاص جگہ کی نہ گاؤں ہارنے کی قید ہر طرح اختیار ہے کہ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر اس کا نام پاک پڑھتے رہیں تو کوئی مشکل بات نہیں۔ کسی نے خوب کہا ہے کہ اللہ ہی اللہ بول، تیرا کیا لگے محمول ہے۔

یہاں اللہ ہی اللہ ہے وہاں اللہ ہی اللہ ہے  
چمک جاتی ہے تاروں سے زباں، اللہ ہی اللہ ہے  
نہ آئے گریں سن لڑاؤں، اللہ ہی اللہ ہے  
وہاں رحمت برستی ہے جہاں اللہ ہی اللہ ہے

جہاں اللہ ہی اللہ ہے نہاں اللہ ہی اللہ ہے  
وہ شیریں نام ہے اللہ کا جب اس کو لیتے ہیں  
گندمی ہے شہادت پنجگانہ اس کی مسجد سے  
کہو اللہ ہی اللہ ہم بدھم اللہ خوشش ہو گا

مسلمان جہاد اور دین کی چیز اللہ تعالیٰ کی یاد بہت بڑی نعمت ہے اسی میں دنیا اور آخرت کی عزت ہے۔ خدا کی قسم ایک مرتبہ اللہ کہتا دونوں جہان کی نعمتوں سے افضل ہے وہاں جو کچھ ملے گا مگر معلوم ہو گا یہاں دنیا میں بھی وہ ملاؤں اور لذت اس نام پاک میں ہے کہ ساری زمین کی بادشاہت بھی اس کے مقابلے میں گروہ ہے اور اگر خدا کی یاد نہ ہو تو خدا کی قسم اگر ساری دنیا کی بادشاہت بھی مل جائے تو ہرگز ہرگز کامیاب نہ ہوگی یعنی یہاں دنیا میں بھی راحت و چین نہ ہوگی اور نہ مرنے کے بعد راحت و آرام ملے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ کی یاد بہت بڑی نعمت ہے اس کی برکت سے انسان کو

بڑے بڑے درجے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا پیارا اور ولی ہو جاتا ہے۔ دیکھو حضرت شاہ معین الدین امیری رحمۃ اللہ علیہ کی جب وفات کا وقت قریب آیا تو رات کو اس وقت کے دیسوں کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا حضرت نے سب سے فرمایا کہ اللہ کے دوست معین الدین دنیا سے آیا ہوا ہے ہیں۔ آؤ ان کی پیشوائی اور تعظیم کے لئے چلیں اور سب آپ کی وفات ہو گئی تو خود بخود اللہ تعالیٰ کی قدرت سے آپ کی پیشانی پر یہ الفاظ نور سے لکھے ہوئے لوگوں نے دیکھے۔ رات پائی اللہ کے حبیب نے اللہ کی محبت میں اور جب حضرت شاہ فرید الدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ نے وفات پائی تو غیب سے آواز آئی کہ اللہ کے دوست قریب نے وفات پائی اور اپنے محبوب کے پاس پہنچ گئے۔ سبحان اللہ کیا شان عظیم ہے۔ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والوں کی اور اللہ تعالیٰ بھی بڑی قدر کرتے ہیں اپنے یاد کرنے والوں کی۔ یہاں تک کہ ابنِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب مسلمان اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے والا مرنے والا ہے تو میں جس مجلس اس کے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا تھا اور نماز پڑھتی تھی اس زمین اور آسمان کے ٹکڑے اس کی محبت میں روتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کے سر پر کیوں روتے ہو وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب یہ شخص ہم کو اس لئے پیلا تھا کہ جس طرف نکلتا تھا آپ کا ذکر کرتا تھا۔ سبحان اللہ کیا شان و عزت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ذکرین بندوں کی ان کا جینا ملنا چلنا چھڑنا۔ جاگنا اور سونا سب رحمتوں سے جہرا ہوا ہے۔ مسلمان بھائی اور بہنو خوب یاد رکھو مرنے کے بعد قبر میں اور آخرت کے حکم میں جانا پڑے گا اور وہاں اللہ و رسول کی تابعداری کا سکہ چلے گا اس وقت تقدیر معدوم ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کی یاد اور تابعداری کتنی بڑی دولت ہے۔ مرنے کے بعد ہر آدمی یہ متا کرے گا کہ کوئی عزت و اتاریب و یار و دست و یک و خور سبحان اللہ یا سیدہ اخص پڑھ کر خواب پہنچا دے۔ آج ہم اس دنیا کی زندگی میں سبحان اللہ یا سورت خلاص ہزاروں دفعہ پڑھ سکتے ہیں۔

عمر باتوں میں گری ناسخ تمام  
تم نے کھائی رائیگاں اے پتہ تیر  
جس نے تم کو دیا ذہن و فکر کا  
جان اور سن کر کیا ناسخ تیر  
دولت دنیا پہ تو مالکی نہ ہو  
عمر اپنی مہمت میں برباد کی  
گر تجھے کچھ بھی ہے عقل و تیز  
ذکر حق کو اس کے سینے سے حصول

جو کرنا تھا کیسے تم نے نہ کام  
حق و حق بقی دینی میں عمر مسدود  
کہ کبھی تم نے نہ ذکر اس کا کیا  
ذکر میں اور غرض میں غیروں کے آہ  
اہلوت کے کام سے غافل نہ ہو  
کہ نہ اپنے رب کی تم نے یاد کی  
دیکھو سے بچھا سار پیر سے عزت  
اس کی خدمت کو بھان و دل قبول

یہ دیکھ کر کہ میری گفتار ہو  
گر عمل کر لو تو میرا پادار ہو



فصلوں بھائی اور بیٹو! اللہ تعالیٰ کا نام پاک بہت ہی برکت والا ہے اور بہت بڑے بڑے اثر رکھتا ہے چودہ  
حق کے فرشتے بھی اُس کی تاثیر میں اور برکتیں نہیں کھدھ سکتے جہ شہد گوگ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ کے پایاوت اور  
ست ہو جاتے ہیں یہ عاجز ایک بھائی سی برکت اور تاثیر اللہ تعالیٰ کے نام پاک کی طرح کرتا ہے کہ کوئی مرد یا عورت نماز  
وہ سے لپا پائند ہو کر اور حلال رزق کھا کر با وضو قبلے کی طرف مُنہ کر کے جس وقت بھی رات یا دن میں موقع ملے وقت  
تحریر پر روزانہ پانچ ہزار مرتبہ اسم مبارک یعنی اللہ پڑھا کرے گا تو کچھ عرصہ میں روشن ضمیر اور صاحب کشف ہو جائے  
گا۔ اللہ تعالیٰ کی محبت اور عبادت میں لذت آیا کرے گی اور محبوب خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت  
مبارک سے مشرف ہو کر رہے گا اور دنیا میں کسی کا محتاج نہ ہو گا اور اللہ تعالیٰ کی مدد اس کے ساتھ ہوگی اور ایمان کے  
ساتھ دنیا سے اٹھایا جائے گا اور اللہ کے پیاروں میں ہو جائے گا۔

بخاری شریف اور مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے = ایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ چلیک اللہ تعالیٰ کے فرشتے زمین پر پھرتے ہیں اور تلاش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے والوں کو۔ جس جب  
ان لوگوں کو پاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں تو ایک دوسرے کو آواز دیتا ہے کہ ادھر آؤ اور وہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی یاد  
کرنے والوں کو آسمان تک اپنے پروں کے ساتھ میں ڈھک لیتے ہیں جب وہ ذکر سے فارغ ہوتے ہیں تو فرشتے آسمان  
پر چڑھ جاتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ ملے فرشتوں تم کہاں سے آتے وہ کہتے کہ ہم  
تیرے ان بندوں کے پاس سے آتے ہیں جو زمین پر ہیں پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ میرے بندے کیا  
کہتے ہیں فرشتے جواب دیتے ہیں کہ تیرا ذکر ۔

سُبْحَانَ هَذَا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ اِنَّ هَذَا اَرَادَ اَنْ يَخْلُقَ مَا لَا يَبْدَأُ یعنی  
تیری پاک۔ بیان کرتے ہیں تعریفیں اور ثنائی بیان کرتے ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ کے قابل نہیں سمجھتے ،  
تیری توحید بیان کرتے ہیں اور تیری مدد کے سوا کسی کام کو اپنے اختیار میں نہیں سمجھتے ۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں  
نے مجھے دیکھا یا ہے فرشتے کہتے ہیں اے رب ہم کو تیری قسم ہے کہ انہوں نے تجھے نہیں دیکھا پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ  
اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو۔ فرشتے کہتے ہیں کہ اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو تیری بہت زیادہ عبادت اور ثناء  
بیان کریں پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھ سے وہ کیا چاہتے ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں کہ وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ  
فرماتا ہے کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے فرشتے کہتے ہیں اے نبی تیری قسم انہوں نے جنت کو نہیں دیکھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ جنت کو کچھ  
یوں ماناں گا کیا حال پھر فرشتے کہتے ہیں کہ اگر وہ اہل کو دیکھ لیں تو اس کے بہت شوقیں ہی ہائیں اداس کو بہت مانگیں اداس کے حاصل کرنے کی  
بڑی کوشش کریں پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ پنا کس چیز سے چاہتے ہیں فرشتے کہتے ہیں لذت سے پنا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ  
کیا انہوں نے لذت کو دیکھا ہے فرشتے کہتے ہیں اے نبی تیری قسم انہوں نے لذت کو نہیں دیکھا پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ لذت



## رجن اور شیطان کیا بلا ہے

اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوق آگ سے پیدا کر کے ہماری نظروں سے اُن کو چھپا دیا ہے ان کو جن کہتے ہیں وہ جم کو دیکھتے ہیں جم ان کو نہیں دیکھ سکتے اُن میں اچھے اور بُرے ہر طرح کے ہوتے ہیں ان کے اولاد بھی ہوتی ہے ان سب میں زیادہ مشہور اور خبیث شیطان ہے اس کا قصہ یہ ہے کہ اُس نے آٹھ لاکھ برس خدا کی عبادت کی اور آسمان و زمین میں ایک بالشت بھر کر لی جگہ ایسی نہیں چھوڑی کہ جہاں اس نے سجدہ نہ کیا ہو۔ اس قدر عبادت کی وجہ سے اس کا نام فرشتوں میں عزرائیلی مشہور ہو گیا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو فرشتوں کو اور شیطان کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کریں۔ سب فرشتوں نے سجدہ کیا اور شیطان نے بڑائی اور غرور کی وجہ سے سجدہ نہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ۔

اے ابلیس! تو نے ہمارے حکم سے آدم کو سجدہ نہ کیا شیطان نے کہا کہ میں آدم سے اچھا ہوں مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم کو ایک سزی برقی مٹی سے چر میں اسی حقیر ذلیل کو کچھ سجدہ کرنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے شیطان تو نے ہماری نافرمانی کی اور تو نے کبتر کیا میں دُور ہوا ہوں اور نکل جا ہندری جنت سے کہ تو بہ شکستہ کافر ہو گیا تھا مست تک قہر پر ہماری لعنت اور چٹکار ہے شیطان بہت عرصہ موت تھا مگر اسی وقت اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور لعنت کا اثر ہوا کہ اس کی صورت بدل گئی تاکہ اس کی چھاتی پر انگلیں اور لعنت کا طوق ہمیشہ کے لئے لگے میں پر گیا لعنہ شیطان لکھا گیا۔ پھر شیطان نے کہا اے زب میں تو آدم کی وجہ سے مارا ہی گیا مجھ کو مہلت دے کہ میں قیامت تک زندہ رہوں آدم اور اس کی اولاد مجھے نہ دیکھے اور میں ان کے خون اور گوشت میں گھس جا یا کروں حکم ہوا یہ درخواست تیری قبول کی اور مجھ کو مہلت دی شیطان نے کہا کہ میں اب میرا کام بن گیا مجھے بھی تیری عزت کی قسم ہے کہ آدم سے اللہ اس کی اولاد سے بدلائوں گا اور اُن کو تیرے ملکوں سے روکوں گا مگر جو تیرے تابعدار نہ دے چوں گے وہ میرے ملکر فریب میں نہیں آئیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو جیسا کہ ہے خوب اس سے تم بھی جیسا کہتے ہیں جو کوئی تیری نافرمانی کرے گا ہم اس کو اور تجھ کو عذاب میں ڈال دیں گے۔ فائدہ

مسلمانوں! اس قصے سے سبق حاصل کرو۔ شیطان کے مکر و فریب سے بچو، بکتر اور جانی کو بچھڑو، اللہ و رسول کے حکموں پر چلو۔ پس اتنا سمجھ لو کہ جب اللہ و رسول کے خلاف کوئی کام ہو تو یہ کام شیطان کا ہے اُس کو چھوڑ دو اور اگر وہ خوف کام کر لیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو۔ تو بہ کرو۔

مکتبہ السریسی



## حضرت آدمؑ کا دنیا میں تشریف لانا

حضرت آدم علیہ السلام جنت میں آرام و عیش سے رہتے تھے مگر آپ اپنے ہم شکل ساتھی کے نہ ہونے سے اُداس رہتے تھے اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ جب آدم سو جائیں تو ان کی بایں پسلی اس طرح نکالو کہ ان کو تکلیف نہ ہو جب آپ سو گئے تو پسلی نکالی گئی اور اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اس پسلی کی حضرت خوا علیہ السلام بن گئیں اگر پسلی نکالنے میں تکلیف ہوتی تو مرد کو نہ بنی بیوی سے محبت نہ ہو کرتی۔ حضرت خوا میں وہ سب غلامیں اور خدیباں موجود تھیں کہ جو عورتوں میں ہوتی ہیں جیسے حسن و جمال شرم و عیا محبت و الفت صبر و شکر و غیرہ۔

حضرت خوا کو جنتی لباس پہنا کر اور خوب سجھا کر حضرت آدم کے پاس تخت پر بٹھا دیا اور اسی وقت حضرت آدم بھی جاگ گئے آپ حضرت خوا کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور محبت کے جوش میں چاہا کہ ان کو پیٹ جاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا اے آدم بلا نکاح کے ان کو ہاتھ نہ لگانا پھر آپ نے نکاح کے لئے عرض کی اللہ تعالیٰ نے خطبہ پڑھا اور فرشتے گواہ ہوئے اور نکاح ہو گیا۔ حضرت آدم نے اللہ تعالیٰ کا ان الفاظ میں شکر ادا کیا۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْكَافِرُونَ أَكْثَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْوَحْدِ الْعَظِيمِ

پھر اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا اے آدم تم اور تمہاری بیوی خوا دونوں جنت میں آرام سے رہو اور جو چاہو کھاؤ پیو۔ مگر اس مدت کا پھل نہ کھاؤ اور سن و شیطان تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے تم بھی اس کو دشمن سمجھو اس کے دھوکے میں نہ آؤ۔ آپ خوب آرام سے جنت میں رہنے لگے اور شیطان کی طرف سے بے فکر ہو گئے کہ وہ تو دنیا میں ہے ہم جنت میں ہیں یہاں نہیں آسکتا۔ دوسرے شیطان نے اس بات پر کمر باندھ رکھی تھی کہ آدم سے نافرمانی کر کے ان کو بھی جنت سے نکلواؤں اور اس نے جنت میں جانے کی تدبیر کی، شیطان اللہ تعالیٰ کے تین نام ہانتا تھا ان کو چھ کڑی سالوں کو ملے کہ اہر جنت کے قریب بیٹھ گیا اور چہرہ نام پڑھنے شروع کئے جنت کی دیوار پر نور میٹھا تھا اس نے پا چھا تو کون ہے شیطان نے کہا فرشتے ہوں اور جنت میں جانا چاہتا ہوں اور جنت کے دروازے بند ہیں اگر تو مجھے کسی طرح جنت میں لے جائے تو میں تجھے ایسا وظیفہ بتا دوں گا جس کے پڑھنے سے یہ تین باتیں تجھے حاصل ہوں گی۔ تو کہیں چھا نہ ہو گا۔ ۱۔ ہمیشہ زندہ رہے گا۔ ۲۔ ہمیشہ جنت میں رہے گا۔

مردے کہا کہ آدم کی وجہ سے کوئی جنت میں نہیں جاسکتا اور مردنے سب باتیں سانپ کو سنائیں سانپ نے لالچ میں آکر جنت کی مودی سے اپنا سر نکالا اور شیطان نے کہا کہ وہ وظیفہ مجھے بتا دے میں تجھے جنت میں لے جاؤں گا شیطان نے کہا پہلے مجھے جنت میں پہنچا دے پھر بتاؤں گا سانپ نے اپنا منہ کھولا، شیطان جھٹ سے اس کے منہ میں گھر گیا اور جنت میں پہنچ گیا مودی سے اور سانپ سے جہرات بھی نہ کی اور جنت میں ایک طرف بیٹھ کر

دوسرے پہنچے نگاہ حضرت قرآن سے پکار کر کہ ہے اور کہیں دوتا ہے کہا فرشتہ ہوں، تمہارے غم میں مدد آجوں کیونکہ خدا تم دونوں کو ضرور ایک دن جنت سے نکالے گا اور چرم مصیبت اور تکلیف میں پڑھاؤ گے اسی لئے تمہارے تم کو اس درخت کا چل کھانے سے منع کر دیا ہے اور تمہاری قسم میں تمہارا غیر خواہ ہوں اصدوی سے کہا ہوں کہ اگر تم سے یہ چل کھایا تو ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہو گے کہیں نکالے نہ ہاؤ گے حضرت حق کو اس کے دوسرے اور قسم کھانے سے یقین آگیا کہ یہاں کو یہ ایمان ہو گا جو خدا کی بھولی قسم کھائے۔ مگر کا دنا، جھوٹ بولنا، دھوکا دینا، جھوٹی قسم کھانا، وعدہ خلافی کرنا، کیڑ کھپٹ رکھنا یعنی جب موقع ملے گا ہاتھوں گا اور دوسرے کو آٹا ڈنٹا، اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور حکم نہ ماننا، ہٹ دھرمی اور جھوٹ کرنا یہ سب گناہ سب سے بڑے شیطان ہی نے کئے۔ حضرت حق شیطان کے مکر و فریب میں آگئیں اور درخت سے یقین چل توڑے ایک آپ کھایا اور وہ حضرت آدم کے پاس لائیں اور کہا کہ ایک چل میں سے کھایا اور یہ وہ آپ کھائیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ نے اس کے کھانے سے منع فرمایا ہے، کہا یہ فرشتہ تمہاری قسم کھاتا ہے اور تمہارے غم میں دوتا ہے اس سے زیادہ غمخوار کر ہو گا اگر آپ نہ کھائیں گے تو اس فرشتے کے کہنے کے موافق آپ جنت میں نہیں رہیں گے اور میں جنت میں آپ کے بغیر کیسے رہوں گی ان ہی باتوں میں حضرت آدم بھی جھول گئے اور چل کو خند میں ڈالا ہی تھا، حلق سے بیچے بھی نہیں اترتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا غضب آگیا اور جنت کے کپڑے اتار کر دونوں کو تنگ کر دیا، بدن پھپھانے کے لئے جس درخت کے پاس چتے لیٹے جاتے وہ درخت اُٹھ گیا ہو جاتا اور جنت کی تمام چیزوں کی طرف سے کہا جاتا کہ ہم سے دور ہو جاؤ تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے مجرم ہو گئے ہو آپ خوف اور شرم و بے چارگی کے جو سے بے چین ہو گئے۔

جبرائیل علیہ السلام نے کہا ہے آدم تم اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو، آپ نے یہ دعا مانگی: اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہم معافی چاہتے ہیں اگر آپ ہم کو معاف نہ کریں گے اور ہم نہ فرمائیں گے تو تو کیا اس کے دلوں میں ہو جائیں گے۔ حکم ہوا اے آدم، ہم نے تم کو منع کیا تھا کہ اس درخت کا چل نہ کھانا اور اب بھی تبو ورتا تھا کہ شیطان تمہارا کھانا دشمن ہے اس کے دھوکے میں نہ آنا، اب اس نافرمانی کی سزا یہ ہے کہ تم دونوں جنت سے نکلے اور دنیا میں جہنم اور حضرت جبرائیل کو حکم ہوا کہ آدم اور حق کو سانپ، اور شیطان نافرمان کو جنت سے نکال کر دنیا میں ڈال دو۔

حضرت جبرائیل نے اسی وقت سب کو جنت سے نکالا، حضرت آدم کو سراندیب جو ہندوستان میں ایک جزیرہ تھا ڈالا اور حضرت حق کو طراسان میں اور حور کو سیستان میں اور سانپ کو کوہ استنبہان میں اور شیطان کو ایک جڑے خوشنک پہاڑ میں ڈالا۔ سانپ بہت خوبصورت تھا، شیطان ظالم کی مدد کرتے اور لالچ کرتے سے بد صورت ہو گیا اور پیٹ کے نیچے چلنے اور خاک چھانٹتا پھرتا ہے، حور کی صورت، ہی بدل گئی وہ اپنے پاؤں دیکھ کر داتا ہے شیطان دشمن انسان کو سوسلی کر لعنت کا حق گئے میں پڑا اور آخرت میں اس کو اور جو لوگ اس کی تابعداری کریں گے، سب کو دوزخ کی آگ میں جھونک دیا جائے گا سنا تو اس قبضے سے سبق حاصل کرو، اللہ و رسول کی نافرمانیوں سے بچو اور

شیطان کے مکرو فریب میں مت آؤ۔ کسی اللہ والے کی صحبت اختیار کرو۔ دیگر طور کر لو کہ نافرمانی کتنی بڑی چیز ہے۔

## حضرت آدمؑ کی توبہ کا قبول ہونا

حضرت آدمؑ کو جنت سے نکلنے کا اور دنیا میں آنے کا اور اللہ تعالیٰ کے ناراضی ہونے کا اس قدر مدد مرحقا کثر فرمایا کہ وہ جہ سے سرخسارک بھگائے دیکھتے تھے اور بہت ہی سہ فراہمی سے روستے تھے اور ہر وقت یہ خوشی تھی کہ کس طرح میرا قصہ معاف ہو جائے لکھا ہے کہ حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ تین سو برس ایسا دوسے کے آنسوؤں سے نہریں بہا گئیں قلم چرند۔ پزند وہ پانی پا کر کہتے تھے کہ سبحان اللہ کیا عمدہ اور میٹھا پانی ہے آپ اس وقت بہت شرمندہ ہوئے اور کہتے کہ اے افسوس میرے قصہ پر ہاؤر بھی بنتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب حاصل آدمؑ یہ جاننے لگا کہ کہتے ہیں جو بندہ ہماری نافرمانی کر کے ہمارے خوف سے ڈرتا ہے اور شرمندہ ہو کر رہتا ہے تو ہمارے نزدیک اسی کے آنسو شہد سے بھی زیادہ میٹھے ہوتے ہیں۔

عظیم حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تین قسم کی آنکھیں ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ دوزخ میں نہیں ڈالے گا۔ ۱۔ وہ آنکھیں جو اللہ تعالیٰ کے خوف اور شرمندگی سے روئی ہوں گی۔ ۲۔ وہ آنکھیں جو گناہوں کی چیزوں کو شرم دیکھیں۔ ۳۔ وہ آنکھیں جو فرض نمازوں کے علاوہ نیند چھوڑ کر تہجد کی نماز میں جاگی ہوں گی۔

لکھا ہے کہ حضرت حوا علیہ السلام بھی اتنا روئیں کہ ان کے آنسوؤں سے مہندی اور سرمہ پیدا ہوا اور جو قطرے آنسوؤں کے سمندر میں گرے ان سے مرقی بنے۔

حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ کی بدنامی کو تین سو برس گزر گئے اور ایک دوسرے کی بدنامی میں ترپتے تھے کہ اچانک فرشتہ جبرائیلؑ آپ کے پاس آئے اللہ فرمایا کہ آپ دعا کریں آپ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم سنتے ہی راج کو چیل دیتے ہیں عارفات کے میدان میں پہنچ گئے تو آرام لینے کو آپ ایک جگہ بیٹھ گئے کیا دیکھتے ہیں کہ جنت کی طرف سے حضرت حواؑ آ رہی ہیں آپ جنت کے جوش میں کھڑے ہو گئے اور دودھ کر ان کو پیٹ گئے اللہ انوی ولتہ دوستے بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے یہ حال دیکھ کر فرشتے بھی رو پڑے اس وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت کا دنیا جوش میں آیا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت سے حضرت آدمؑ کی نعر آسمان کی طرف گئی تو کیا دیکھتے ہیں کہ طریش عظیم پر کلمہ طیبہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

لکھا ہوا ہے۔ پھر آپ نے یہ دعا مانگی، اے میرے رب میرے نام کے ساتھ جو یہ نام لکھا ہوا ہے اس کے طفیل سے ہمارا قصہ معاف کر اور ہم کو جنت سے حضرت جبرائیلؑ اسی وقت اللہ تعالیٰ کا سلام لکھتے اور کہا، کہ اللہ تعالیٰ فرمایا ہے اے آدمؑ اگر تم جنت میں ہی حمد کے طفیل سے دعا مانگتے تو ہم تم کو دنیا میں نہ بھیجتے اللہ



اور تہا قصہ معاف کر دیتے اسب ہم تم سے خوش ہیں اور تہا بقصہ معاف کیا اور تہا دی تو بہ قبول کی اور تہا ہر  
مرتبہ پہلے سے زیادہ کیا۔ لَسْمُ الْجَنَّةِ وَبَنَةِ الْجَنَّةِ ثَابِتٌ عَلَیْہِ وَرَدٌ ہَدٰی ط

یعنی پھر جب انہوں نے معافی مانگی قرآن کے رتبہ نے زیادہ مقبول بنایا اور ان کی توبہ قبول کی اور ان کو ہمیشہ  
اپنی تابعداری میں رکھا۔ اور فرشتوں کو حکم ہوا کہ آدمؑ ہادی بارگاہ میں ایک عظیم الشان ذریعہ اور طفیل لائے ہیں  
سب ان کی تعظیم کرو یہ حکم سننے ہی ہزار فرشتوں نے آپ کی تعظیم کی اور آپ کے بدن مبارک سے گرد و غبار  
صاف کرنے لگے۔ اور از قصص الانبیاء ۱

سبحان اللہ اپنے ملک و خالق اپنے خدا کے سامنے شرمندہ ہوا اپنے قصہ و دل کی معافی مانگنا ایک عجیب  
بونی ہے اور نہایت مبارک علاج اور عمل ہے اور کس قدر عظیم الشان وسیلہ اور نام مبارک ہے ہمارے آقا کے نامدار  
وہب خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

برکت ہے کیا صلی علی نام محمد | آنکھوں کی نیل اول کی بوعام محمد  
قرآن میں جنت میں اور عربی اعظم پ  
ان نام کی نعت و مہاشان سے پھر اعلان آگئی تن میں جو نام محمد  
کس شان سے اللہ نے نکھام محمد

## حضرت آدمؑ کی وفات شریف

کتاب ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے دشت کا پھل کھا یا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے آدمؑ تہا سے قصہ  
کی یہ سننا ہے کہ دنیا میں جہاد اور محنت کر کے لذت حاصل کرو۔ وہاں تم کو تہا دی اولاد کو طاعت اور تکلیف اٹھانے  
لذت نہیں ملے گا۔ آخر آپ دنیا میں پہنچ گئے آپ نے اور حضرت حماد علیہ السلام نے اس دنیا کے جیل خانہ میں ہر قسم کی  
تکلیفیں اٹھائیں اور اپنی زندگی کے دن گزارنے دنیا کے کام کاج کے طریقے حضرت جبرائیل نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے  
سب سکھائے کھیت کرنا، ناناچ جونا اور نکانا آٹا بنانا پھر گوندھنا۔ آگ جلانا مدنی پکانا اور کھانا پھر پیشاب پاخانہ  
کی حاجت پھرنا اور اس کے قاعدے بتوانا اس کی بدبو سے آپ کو تکلیف ہونا، کپڑا تیار کرنا پھر اس کو کسی کرہن ڈھکانا  
جو کہ اندریاس کی تکلیف اٹھانا وغیرہ آخر اس غم جبر سے اور جھوٹے گھر کے چھڑنے کا وقت آگیا۔

امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہب حضرت آدم علیہ السلام کی عمر آخر ہوئی تو  
اس وقت ان کی اولاد وہ اولاد سب نکلا کر چالیس ہزار آدمی ہونگے تھے پھر آپ نے ہونا نام کر دیا آپ کی اولاد نے  
عیانت کیا کہ آپ نے بات چیت کر لی ہاں کل چھوڑ دی کیا وجہ ہے۔ فرمایا بیٹو! میں ایک قصہ کہ وجہ سے جنت سے  
نکلا گیا کہ پہلے ہر طرح کا آدم تھا اور اس دنیا میں ڈالا گیا کہ اس میں راحت و آرام نہیں ملا اور میری ساری عمر ہی کوشش  
میں گزری کہ کسی طرح پھر جنت میں پہنچا جائے اب میرے رب نے میری مراد کو پورا کر دیا اور حکم فرمایا ہے کہ ہونا نام

کر دوا دہناری یاد میں لگے رہو اور اپنے گھر جنت میں آ جاؤ۔ لکھا ہے کہ جنہوں کے دوز حضرت جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کو لے کر آپ کے پاس آئے اور اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچایا کہ دستے میں حضرت عزرائیل علیہ السلام ملک الموت بھی آگئے اور آواز دی حضرت حواء ان کی آواز سے ڈر گئیں اور آپ سے پلٹے لگیں آپ نے فرمایا اے حواء جنتی نعلین تجھ پر آئیں تمہاری وجہ سے آئیں اب میرا آخری دم ہے اس وقت تو ذرا ٹھک ہو جاؤ۔ میرے رب کے درمیان زکوٰۃ نہ ڈالو اور یہ آواز ملک الموت کی ہے اندر آئے دو ڈرو مت۔ پھر ملک الموت آگئے اور آپ کی روح بلند کی قبض کی۔ حضرت جبرائیل نے آپ کے بیٹوں کو غسل کرنے کا طریقہ بتلایا اور آپ کو غسل دیا۔ میری کے چتے پانی میں پکڑ کر پھر فرشتے جنتی کچڑوں کا کفن اور خوشبو لائے اور نماز کے اعضاء پر خوشبو لگائی گئی پھر آپ کے جنازہ کو اٹھا کر کعبہ شریف میں لایا گیا فرشتے مقتدی ہوئے حضرت جبرائیل امام بنے اور بلند آواز سے یاد نکیریں کہ کہ نماز سے فارغ ہوئے اور قبر میں بغلی بوا کر اس میں آپ کو دفن کر دیا مسجد خیف اور فنا کے درمیان آپ کی قبر شریف ہے۔ رجب آپ کا گندی اور قد ساٹھ ہاتھ لمبا اور سات ہاتھ چڑھا تھا۔ آپ کی وفات کے بعد ایک سال زندہ رہ کر حضرت حواء علیہا السلام نے بھی اس دنیا سے فانی ہو کر قبر شریف جدہ میں ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی عمر شریف ایک ہزار سال کی ہوئی۔ اللہ باقی بین علیٰ قلوبہ و از قصص الانبیاء۔

## جنت کس چیز کا نام ہے

جنت کو اللہ تعالیٰ نے ایمان دار اور تابدار بندوں کی آرام گاہ بنایا ہے قرآن و حدیث میں اس کی تین سو سے زائد تعریفیں بیان ہیں کہ بطور نمونہ لکھا جاتا ہے۔

پہلے یہ سمجھو کہ جنت چیز کیا ہے نفی میں جنت باغ کو کہتے ہیں اور باغ میں پھل بھی ہوتے ہیں۔ سایہ بھی ہوتا ہے۔ دلچسپی اور پھول بھی ہوتے ہیں فرحت، نشاط ہوا بھی ہوتی ہے پانی کا استعمال بھی اچھا ہوتا ہے۔ اب اس کے ساتھ یہ بات اور ملاحظہ کرو کہ باغ خدائی باغ ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ وہ معمولی باغ نہیں ہے دنیا میں بھی بادشاہوں اور امیروں کے باغ ہوتے ہیں اور ان میں ہر طرح کا سامان راحت بھی ملتا ہے اور عجیب عجیب چیزیں بھی ہوتی ہیں کسی بادشاہ کے باغ میں محلات و حیرہ کے علاوہ عجائب فاضل بھی ہوتا ہے کس کے باغ میں سیرگاہیں بھی ہوتی ہیں تو اب سمجھو کہ خدا کا باغ کیسا عالی شان ہو گا جس کے حاصل کرنے کی خدا نے تاکید بھی فرمائی ہے۔ جنت کوئی معمولی باغ نہیں ہے بلکہ اسی میں عجیب و غریب سامان ہوں گے جنت کی نعمتیں دنیا کی نعمتوں سے بہت نفیس ہیں جنت کی نعمتوں کو حدیث شریف سے معلوم کرو حدیث شریف میں آیا ہے کہ خودوں کے سر پر ایسے نفیس دوپٹے ہیں کہ اگر ان کا ایک پڑ دنیا میں لٹک جائے تو پانچ

اور سوچ کی روشنی چمکی پڑ جائے۔ جنت کی حوریں ایسی خوبصورت اور حسین ہیں کہ شرمگزدوں کے نیچے سے بھی ان کا بدن جھلکتا ہے جنت کی مٹی جواہرات اور خشک کی ہے حوریں کو ٹوکے پانی کی یہ تعریف ہے کہ جس نے اُس میں سے ایک قطرہ پانی پی لیا اس کو کبھی پیاس نہ لگے گی اور کمال یہ ہے کہ بغیر پیاس کے بھی اس کو پیس گئے تب بھی اُس میں مزہ آئے گا۔ دُنیا کے پانی میں پیاس کے وقت تو مزہ آتا ہے لیکن بغیر پیاس کے مزہ نہیں آتا جنت کے پانی کدے شان ہے کہ ایک قطرہ پی کر عمر بھر کے سنے پیاس کی تکلیف باقی رہے گی مگر جنت کے پانی میں بغیر پیاس کے بھی مزہ آئے گا۔ بقاؤ دُنیا میں ایسا پانی کہاں ہے جس سے پیاس نہ لگے اور بغیر پیاس کے بھی اُس میں مزہ آئے۔ اسی پر تمام نعمتوں کو سمجھ لو کہ جنت کی نعمتوں کے سامنے دُنیا کی نعمتیں کیا چیز ہیں۔ صاحبِ جنت کی نعمتوں سے تو دُنیا کی نعمتوں کو کچھ بھی لگاؤ نہیں۔ دیکھ اس قدر فرق ہے کہ یہاں کی تمام غذائیں ضروری سی ویرہیں بدبو پاختانہ بن جاتی ہیں جس کی بدبو سے دماغ پریشان ہو جاتا ہے۔ جنت میں جتنا چاہو کھاؤ ایک ڈکار خوشبو مار آجائے گی اور سارا کھانا بھضم ہو جائے گا یا خوشبو دار پسینہ آجائے گا اور سارا پانی بھضم ہو جائے گا وہاں نہ پیشاب کی تکلیف اور نہ پاخانہ کی اور نہ بیضنے کا اندیشہ نہ بد بھٹی کا ڈر۔ وہاں کے آرام میں تکلیف کا نام بھی نہیں غرضیکہ جنت میں ہر وقت خوشی ہی رہے گی ایسی خوشی کہ دُنیا میں اُس کا خواب بھی نہ دیکھا ہو گا۔

بس اے مسلمان بھائیو! اگر مرنے کے بعد قبر میں اور آخرت میں جنت کے اندر عیش و آرام سے رہنا

چاہتے ہو تو، اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام کی تابعداری کرو۔

عہدہ مخلص میں کون ہے | اسی کا طفیلی ہے یاں جہن ہے | عہدہ خاصہ ہے کو نہیں کا | عہدہ وسیلہ ہے دارین کا  
عہدہ کی طاعت جہاں پر ہے فرض | عہدہ کی طاعت سے جان کے مرض | عہدہ کی طاعت کر آہٹوں پہر | کہ تاجت میں ہو جائے تیرا گزر  
جنت محمد کی رکھ جان میں | محمد عہد کہہ ہر آن میں | عہدہ کی الفت اور پناہ سے | ملے گا تو امداد اللہ سے

جنت کہاں پر ہے

جنت آسمان پر ہے اور اس کے اوپر تلے آٹھ درجے ہیں اور آٹھ ہی دروازے ہیں یعنی آٹھ جنتیں ہیں اس کی خوبیاں عقل سے باہر ہیں جو اللہ کا پیارا اس میں داخل ہو گیا پھر کبھی نکالا نہیں جائے گا رحمت عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تابعدار بندوں کے لئے جنت میں ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھی اور نہ کسی کان نے سنی ہیں اور نہ کسی آدمی کے دل میں ان کا خیال گزرا فرشتہ اعلان کرے گا کہ اے جنتیو تمہارے لئے بات مقرر ہو چکی ہے کہ تم ہمیشہ تندرست اور جوان ہی رہو گے کسی بوڑھے اور کمزور نہ ہوں گے اور نہ کبھی مردہ گے ہمیشہ آرام سے رہو گے کبھی کوئی تکلیف نہ دیکھو گے۔ (مسلم شریف)



## جنت میں نہریں

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ ہم نے جس جنت کا وعدہ تابعدار بندوں سے کیا ہے اس کی یہ حالت ہے کہ اس میں بہت سی نہریں تو ایسے پانی کی ہیں کہ جس میں ذرہ بھر بھی فرق نہ ہو گا اور بہت سی نہریں دودھ کی ہیں جن کا ذائقہ ذرہ بھر بھی بدلہ ہو گا اور بہت سی نہریں شراب یا کی ہیں جو پینے والوں کو مزے دار معلوم ہوں گی اور بہت سی نہریں شہد کی ہیں جو بالکل صاف ستھرا ہو گا اور ان کے سنے والے قسم قسم کے میوے ہوں گے اور ان کے زب کی طرف سے ان پر بڑی رحمت ہوگی

قلے انسان! کیا ایسے لوگ جو اللہ تعالیٰ کے تابعدار ہیں ان جیسے ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور ناقربان ہے ایمانوں کو بکتا ہوا پانی پینے کے لئے دیا جائے گا وہ پانی انٹریوں کو کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ (سورہ محمد)

مسلمان بھائیو اور بہنو! غفلت چھوڑو جنت حاصل کرو اور دوزخ سے بچنے کا سامان تیار کرو۔  
 عمر غفلت یہ تیری ہستی نہیں | دیکھ جنت اک قدر مست نہیں | رہنمائی دنیا ہے یہ بستی نہیں | اہلئے عیش و عشرت موتی نہیں  
 یہاں سے جانا ہو گا جھک کر ایک دم | قبر میں ہو گا ٹھکانا ایک دن | منہ خدا کو ہے دکھانا ایک دن | اب غفلت میں گنانا ایک دن  
 ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے | کرے بڑکنا ہے آخر موت ہے

## جنت میں حوریں اور خادم

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت میں سب سے کم درجے کے جنتی کو اتنی تہزار خادم اور بہتر حوریں ملیں گی اللہ نافرمانوں کے برابر طاقت دی جائے گی اور دنیا کی بیویاں حسن و جمال میں ناز و نرہ ادا کرنے کی وجہ سے حوروں سے افضل ہوں گی اور جنت میں اولاد پیدا نہ ہوگی اور نہ کوئی جنت میں اولاد پیدا ہونے کی خواہش کرے گا۔ اگر کوئی چاہے بھی تو اسی وقت حمل رہ کر بچہ پیدا ہو گا اور گھڑی بھر میں جوان ہو جائے گا۔

## جنت میں اولاد سے ملنا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جن جنتیوں کی اولاد دنیا میں مر گئی ہوگی وہ اپنی اولاد کو یاد کریں گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے زب ہمارے جگر کے ٹکڑے کہاں ہیں ہم نے ان کو گود میں پالا تھا اور وہ ہمیں ہی میں مر گئے تھے آپ کو معلوم ہے کہ ہم نے آپ کی رضا مندی کے لئے صبر کیا تھا اب ہم کو ان سے ملا دیتے اسی وقت بچے

بل جائیں گے نئے اپنے ماں باپ سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے عرصہ پر صبر کیا تھا اس لئے ہم تم کو بل گئے خدا ہم  
تم کو نہ ملے۔

ہم بھی ایک دن ساتھ کھیتا ہوا جائیں گے	سبے دلیل گئی نفیس سب فنا ہر جائیں گے
مال کے مالک عزیز و اقربا ہر جائیں گے	باقہ خالی جائیں گے دنیا سے دولت چھوڑ کر
قبر میں کیوں کوڑوں کی خا ہر جائیں گے	پہلوں کیا کر سبے ہیں جسم کے ٹھکانہ سناڑ
خدا میں نے دوستو سب ایک ہا ہر جائیں گے	ہر گئی ہیں باپ سے اولاد گر کر کہ خدا

## جنت میں پھل اور گوشت

لہذا فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ جنت والوں کو ان کی مرضی کے موافق میوے عطا کریں گے اور پھلوں کے  
گوشت ان کی مرضی کے موافق عطا کرے گا اور ان کے لئے کوری کوری بڑی آنکھوں والی عورتیں مینو عورتیں ہو  
گی جن کو موی کی طرح بڑی صفائیت سے رکھا ہوا ہے یہ ان کے ان اچھے ٹکڑوں کا بدلہ ہو گا جو وہ دنیا میں  
کر رہے تھے اسودہ و اقلام

## جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار

مہربان خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنتی لوگ جب جنت میں داخل ہو  
جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جنتی بندو تم کچھ اور زیادہ انعام چاہتے ہو۔ وہ کہیں گے اے پروردگار!  
آپ نے ہمارے پہروں کو روشنی کر دیا اور ہر طرح کی نعمتیں بخشیں اللہ و فرشتے سے نجات دی اب تو یہ خواہش ہے  
کہ ہم آپ کو دیکھیں پس اللہ تعالیٰ پر وہ اٹھا دے گا اور سب جنتی اللہ تعالیٰ کے دواں پر اللہ سے مشرف ہوں  
گئے۔ اللہ تعالیٰ کے دیدار میں وہ لذت ہوگی کہ جنتی لوگ جنت کی تمام نعمتوں کو اس کے سامنے بیچ دیجیں گے  
اور جنت میں سب سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ببارک ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خُشُوْقا اِلٰی بِقَاۤءِیَّتِکَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خُشُوْعا وَتَرَعًا وَبَارِعًا شَرِیْ

## دعا

میرے خدا اے میرے تبار العیوب	میرے مولا میرے غفار الذل و
فرق عسر و یسیر میں میرا سر	رحم کر مجھ پر اے ربی و جسم کر

میں میرے سوا میری نسیب داد کو  
 لاکھ قول ناز ہے مجھ پر ہے  
 قلب سے دھوئے میرے ہر گندگی  
 دل میں تیری یاد لب پہ حیرانم ہو  
 یاد میں رکھ اپنی مستغرق مجھے  
 جھڑپہ روغن میں میرے سائے عریب  
 گو تیرے کئے ذلیل و خوار ہوں  
 دل میرا ہو جائے اک میلان ہو  
 تجھ سے دم بھر مجھے خلعت نہ ہو  
 محسوس حق سستیرا لبشر  
 جس گھڑی نکلے بدن سے میرے ہاں

آئینے ملک میری اعداد کو  
 ناخدا تو ہے تو سب پر اپار ہے  
 ہر خط پاکیزہ آب تو زندگی  
 طرطرب آب تو ہی میرا کام ہو  
 ہونہ ہوشش ماسوا مطلق ہے  
 جانتا ہے تو مری حالت کو غیب  
 حشر میں رسوا نہ لے سستہ ہوں  
 تو ہی تو ہو تو ہی تو ہو تو ہی تو  
 تیرے ذکر و فکر سے فرست نہ ہو  
 خاتمہ کر دے میرا ایساں پر  
 کلمہ توحید ہو در و ذباں

سب کونوں کو تو کر دے کا جنتی

ایک یہ نااہل بھی ان میں ہی

## دوزخ کیا چیز ہے

حضرت خدائی جیل خانہ ہے اس کو خدا لے ہے ایمان اور افرامان بندوں کی سزا کے واسطے بنایا ہے  
 اس میں ہر قسم کے عذاب ہیں۔ قرآن و حدیث میں اس سے بہت ڈرایا گیا ہے اس میں سانپ اور بھتھر اور  
 جھکشیان اور بھیریں وغیرہ سب آگ کی ہیں اور اس کی آگ سے ایسی تیز ہے کہ اگر وہ سونے کے  
 سداغ کے برابر دنیا میں آئی جلتے تو ساری دنیا جل کر خاک ہو جائے اگر اس کو پہاڑوں پر رکھا جائے تو  
 سارے پہاڑ جل کر کوئلہ ہو جائیں اور اس کا اندھن آدمی اور بھتھر ہیں اس سے بچنے کی اللہ تعالیٰ نے جہت تک  
 فرمائی ہے اس لئے ہر آدمی کو چاہیے کہ اس سے بچنے کی کوشش کرے لہٰذا اولاد اور بیوی عزیز و اقربا اور مسلمانوں  
 کو جگہ کافروں کو بھی اس سے بچانے کی کوشش کرے۔ دین کا علم لیکھ اور اپنی اولاد کو بھی سکھا دے  
 عالموں سے جرن کی باتیں پوچھ کر عمل کرے اور نہ دوزخ کے عذاب سے ہنسا کر ہو۔



## دوزخ کہاں پس ہے ؟

دوزخ زمینی کے نیچے ہے اور اس کے اوپر تلے سات درجے میں اور سات ہی دروازے ہیں یہ سمجھو کہ سات دوزخ میں ہر قسم کے نافرمانوں کی سزا کے لئے درجہ ایک ایک ہے اس کے دروازے آگ سے ہیں کہ ایک دروازے سے دوسرے دروازے تک ستر برس کی راہ ہے اور ایک دوزخ دوسری دوزخ سے تیزی میں ستر گھنٹے زیادہ تیز ہے اور گہرائی اتنی ہے کہ اگر ایک بڑا بھاری پتھر اس کے اوپر سے چھوڑا جائے اور ستر برس تک پتھر سے تب کہیں اس کے نیچے پہنچے۔ بے ریمان اور نافرمان لوگوں کو فرشتے دوزخ میں اس طرح گھسیٹ کر لے جائیں گے کہ ان کے منہ میں زنجیریں ڈال کر پاختان کی جگہ سے نکالیں گے اور ہر ایک نافرمان اور بے ایمان کو ان کے پیر شیطان کے ساتھ دوزخ میں ڈال دیں گے۔

حضرت علیؓ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دوزخ کو ہزار برس تک دھونکا گیا تو اس کا رنگ سرخ ہو گیا پھر ہزار برس دھونکا گیا تو اس کا رنگ سفید ہو گیا۔ پھر ہزار برس دھونکا گیا تو اس کا رنگ کالا سیاہ ہو گیا۔ اب وہ بالکل کالی سیاہ ہے اور دنیا کی آگ جس کو تم جلاتے ہو دوزخ کی آگ سے تیزی میں ستر گھنٹے کم ہے۔

اتنی غفلت تو نہ کر کہ ختم خدا کے واسطے	گھر کر چکے تو جلا دوزخ جہنم کے واسطے
نفس کے تدرج ہوئے ایسے بھروسے کہ آواز	فرشتے دنیا پر ہم عرض و چوڑ کے واسطے
کام کو ایسے تو پایسے ہیں کہ ہلے گردش	بارجہ جنت سے گھٹے کھڑکی جہاں کے واسطے
حیف کہ ستارہ ہے ہر صبح اور وقت آذان	سرخ ناہی سب انہیں یاد خدا کے واسطے
ہر جگہ پڑھ قرأت میں بہت تاکید ہے	لبر و ظہر عصر و مغرب اور عشاء کے واسطے
چند کے تو قرآن کو کچھ جمع کہلے اب ثواب	قبر پر کون آئے گا پھر فاتحہ کے واسطے
کام دوزخ کے کہ وہ جنت کا ہر امیدوار	تھر جنت کو بنا ہے اداس کے واسطے
حق کی نافرمانی سے ہر آواز آواز آ	آگ دوزخ کی جڑ کتنی ہے سوز کے واسطے

لے خدا جہد عاقبت ہر ایک یوم کی تحریر  
سید عالم محمد مصطفیٰ کے واسطے



فیض عاصیاں تم ہو وسیلہ بیکیاں تم ہو  
 خدا عاشق تمہارا اور جو تم محبوب اس کے  
 یقین ہو جائے گا کفار کو بھی اپنی تکشش کا  
 مجھے بھی یاد رکھیو ہوں تمہارا امتی عاصی  
 جہاز امت کا حق ہے کر دیا ہے آپ کے اقول

تہیں چھوڑ کر نب کہاں جاؤں بناؤ یا رسول اللہ  
 ہے ایسا مرتد کس کا سستاؤ یا رسول اللہ  
 جو میدان میں شجاعت کے تم آؤ یا رسول اللہ  
 گنہگاروں کو جب تم بخشاؤ یا رسول اللہ  
 بس اب چلے ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ

پھنسا کر اپنے دام عشق میں آمد آید عاجر کو  
 بس اب قیدِ دو عالم سے پھراؤ یا رسول اللہ

## ✓ حضرت جبریل کا آنا اور دوزخ کی خبر لانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہود بنی نضیر سے  
 مکہ میں کا چہرہ آداس تھا۔ آپ نے فرمایا اے جبرائیل آج یہ آدمی کیسی ہے انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ،  
 اس وقت اللہ تعالیٰ نے دوزخ کے تیز کرنے کا حکم دیا ہے بس جو مرد یا عورت دوزخ کا ہونا پہچانتا ہے ،  
 اللہ تعالیٰ کے عذاب کو سہا جاتا ہے تو اس کو چاہیے کہ دوزخ کے غذاؤں سے ڈرے اللہ تعالیٰ کی  
 تابعداری کرے۔ یا رسول اللہ اس خدا کی قسم جس نے آپ کو سہا بول بنا کر بھیجا ہے اگر دوزخ کے کپڑوں میں  
 سے ایک کپڑا زمین و آسمان کے درمیان لٹکایا جائے تو دنیا کے سب لوگ اس کی بدولت سے مر جائیں۔  
 یا رسول اللہ ! اس خدا کی قسم جس نے آپ کو سہا نبی بنا کر بھیجا ہے اگر دوزخ کی زنجیر سے ایک کڑی  
 پہاڑوں پر رکھی جائے تو پہاڑ ڈب کر زمین کے ساتھ مل جاتے ہیں۔

یا رسول اللہ ! اس خدا کی قسم جس نے آپ کو تمام مخلوق کے واسطے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اگر دوزخ  
 سورتی کے سوراخ کے برابر بھی کھول دی جائے تو اس کی گرمی سے دنیا کے سب لوگ جل کر خاک ہو جائیں۔

یا رسول اللہ ! دوزخ کی پشت اور آہٹ بہت تیز ہے اور اس کی گہرائی بہت بڑی ہے اور اس کا زور  
 لوہے اور اس کا اندھن آدمی اور پھر میں۔ پانی اس کا کھڑا ہوا خون اور سپ جیسا ہے جس کو ہزاروں برس  
 سے پکا یا جاتا ہے ہر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا ، اے جبرائیل ! میں کہن کون لوگ اکھڑ  
 کو کسی دوزخ میں جائیں گے۔

عرض کی یا رسول اللہ ! پہلی دوزخ میں منافق جائیں گے جو ظاہر میں مسلمان ہوتے ہیں اور دل میں کافر اور  
 ہے لیکن ان میں اور یہ دوزخ سب دوزخوں کے نیچے ہے اور اس میں وہ سب کافر و کافروں کے فرعون و فراعین



فرد۔ تبارہ ان، شداد و غیرہ جائیں گے اور اس کا نام دائرہ ہے۔ دوسری دوزخ میں مشرک لوگ جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں کسی خلوق کو شریک کرتے ہیں اس کا نام جہیم ہے۔ تیسری دوزخ میں ہائیں جہول اور آگ و غیرہ کے پوجنے والے جائیں گے۔ اس کا نام ستقر ہے۔ چوتھی دوزخ میں فیضان اور اس کے ساتھی اعدا اس کے تابعدار جائیں گے۔ اس کا نام لظی ہے۔ پانچویں دوزخ میں یہودی جائیں گے۔ اس کا نام مختار ہے۔ چھٹی دوزخ میں عیسائی لوگ جائیں گے اس کا نام سعیر ہے۔ اس کے بعد جبرائیل چھپ ہوئے آپ نے فرمایا۔ اے جبرائیل! میں ساتویں دوزخ کا بھی حال بیان کرو اس میں کون لوگ جائیں گے۔

عرض کی بارسل اللہ! اس کا حال کچھ نہ پوچھئے۔ آپ نے فرمایا کچھ تو بیان کرو۔ عرض کی کہ اس میں آپ کی امت کے وہ مسلمان لوگ جائیں گے، مرد بول یا عورتیں جو بڑے بڑے گناہ کر کے بلا توبہ کے مر گئے ہوں گے اس کا نام جہنم ہے۔ یہ کہہ کر حضرت جبرائیل علیہ السلام چلے گئے اور حضورؐ پر نور صلی اللہ علیہ وسلم پر خیر و رحمت اثر سن کر گھبرائے دستے ہوئے۔

آگے گھر میں اپنے شاہ جہاں	دو دنوں آنکھوں سے بہنے لگا	ہم کا کہ بولنے سے وہ گھر میں جا	ایک گشتہ میں لگے کہ نہ نکا
تو کہ ایک خلق سے نیکر کلام	گھر میں اپنے بہتے غم سے صبح و شام	ان گر کہتے تھے وہ بہر نیاز	سے مسجد با غرضی و با نیاز
گر و زاری میں بہتے بیشتر	درد قلبی سے بہت خستہ جگر	ہو گئے صدق اکبر سے قرار	ہے نبی کے دل پہ لاک کا نگار
قد پر پیغمبر کے آخر بار ہا	کی بہت حدیقہ اکبر نے ندا	کچھ نہ کہنے کے اعدا سے جواب	اور ہر گھر کا نہ وہ مفتوح باب
کہتے چہ وہ فانی پھر حضرت عمرؓ	درد قلبی سے نہایت جہنم تر	جبر کی بہت کچھ اس بات کی	تا کہ جو معلوم کچھ حال نبی
کچھ عجب اکوڑ اعدا سے ملا	کہ گئے لاچار قد میں با صفا	چہرہ عثمان کا ابھی جاگد	وہ بھی اس علم سے گئے خستہ جگر
تینوں چہرے تھے باہم تر	کہنے بل بل فاطمہ زہرا کے گھر	منطرب ہو کر کپکارا یا بول	بے مدد کا وقت سے خود صول
تین دن سے وہ نبی عجبی	اب عجب کچھ درد غم میں مبتلا	کچھ کسی سے نہ نہیں کہہ کر کلام	گر و زاری میں بہتے ہی دام
کہ ایک گھر کے صفائے کو بند	ہتے ہیں اعدا با دوازہ بلند	فاطمہ سننے ہی اٹھ اٹھائی دعا	آئیں جلدی سے بسے مصطفیٰ
فاطمہ نے جاکے نہ پہنچا	کھول دیکھے گھر کا دریا مصطفیٰ	فاطمہ بیٹی قہاری یا نبی!	ہے زیارت کیلئے در پر کھڑی
جیسے میں اس وقت شفق قہر کی	میں اسی حالت میں ناخو توں	آٹھ کے صفائے کیا حضرت نے دعا	فاطمہ ابی کو لیا گھر میں بلا

یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی آواز سن کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے شریف کا دروازہ کھول دیا اعداں کہنے لگے اس بھاکر فرمایا، اے میری آنکھوں کی غنڈک مجھ سے کیا چاہتی ہو۔ انہوں نے فرمایا آبا جان! مجھے آج عین دن کے بعد معلوم ہوا ہے کہ آپ کو کوئی حد مرہ بننا ہے۔ آبا جان! یہ بیٹی آپ پر قرآن، طرہائے وہ کیا حد ہے کہ جس کی وجہ سے آپ کا رنگ بھی زرد پڑ گیا۔ ارشاد فرمایا، اے میرے جگر کے ٹکڑے امت

کے بڑے بڑے گناہوں نے یہ صدر پہنچا پایا ہے کہ وہ جسے بڑے گناہ کر کے دوزخ میں جائیں گے یہ فرما کہ صحت  
عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دستے ہوتے سجدے میں گر گئے اور حضرت فاطمہؑ بھی منگنا سر کر کے سجدے  
میں گر گئیں اور دعا کرنے لگیں۔

اے میرے محبوب برحق خدا	میں نہیں کوئی خدا تیرے سوا
تکلیف تیرا ایک سب پر ظلم ہے	تاقتی الحاحات تیرا نام ہے
بخشہ امت کو میرے باپ کی	اور ہمارا دوزخ سے لے رہی غنی
انصار و صحابہ سے لے مصطفیٰ	غم نہ کیجئے لے نبی مجتبیٰ

یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خوشخبری سنائی تب آپ نے سجدے سے پیشانی  
اٹھائی اور جان میں جان آتی حضور پر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو گلے سے لگایا۔

مسلماں بھائیو! اور دین کی بہنو! کچھ تو خیال کرو کہ ہم گنہگاروں کے ساتھ ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم  
کو کس قدر محبت ہے اور ہماری تکلیف سے آپ کو کس قدر صدمہ ہوتا ہے کوئی بھی ایسا فخر و انحراف نہیں آتا اور  
آپ کی صاحبزادی کو دیکھو کہ ہم تالافتوں پر کس قدر مہربانی فرماتی ہیں۔ ڈسپ مرنے اور شرم کرنے کی بات  
ہے کہ ہم اپنے رسول کی نافرمانی پر تھے بھستے ہیں اور گود گود کر دوزخ میں گرے جاتے ہیں۔ مگر بدعت ہے  
وہ مرد اور عورت کہ اپنے پیارے رسول کی نافرمانی کر کے آپ کو تکلیف پہنچاتے اور کتنا خوش قسمت ہے وہ فرد  
اور محبت جو آپ کی تابعداری کر کے آپ کو خوش کرے۔ ہر نہتہ میں دوسرے آپ کی خدمت میں ہمارے عمل  
بشیں کئے جاتے ہیں جس کے عمل اپنے ہوتے ہیں آپ اس سے خوش ہوتے ہیں اور جس کے عمل بُرے ہوتے ہیں  
آپ کو اس کی طرف سے روٹی ہوتا ہے تکلیف ہوتی ہے۔

ہم دوسرے مری گفتار ہو  
مگر عمل کرو تو میرا پار ہو

## بڑے بڑے گناہوں کا بیان

اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں کسی مخلوق کو شریک کرنا یعنی جو باتیں اللہ قدر میں اللہ تعالیٰ میں ہیں  
وہ کسی مخلوق میں سمجھنا، ناحق کسی کو مار ڈالنا۔ اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم نہ ماننا مثلاً نماز نہ پڑھنا، ماہ رمضان کے روزے  
نہ رکھنا، زکوٰۃ نہ دینا۔ قدرت ہوتے ہوتے جادو کرنا۔ اللہ تعالیٰ سے نفرتنا۔ اس کی رحمت سے بے امید ہو جانا۔  
اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی قسم کھانا یا کسی کو سجدہ کرنا یا کسی سے مرادیں مانگنا۔ جہنمیوں کا مال کھانا دنا کرنا شراب پینا۔  
سود لینا یا دینا۔ رشوت لینا۔ ماں باپ کو تکلیف دینا کسی کی بہو بیٹی وغیرہ پر بد نظر کرنا۔ لڑکیوں کو میراث کا حصہ

نہ دھنا۔ بیوی کا حق ادا نہ کرنا۔ بیوی کو بہتے شوہر کا حق ادا نہ کرنا۔ ہمسائے کو تکلیف دینا۔ بیوہ عورت نکاح کر لے تو پہلے شوہر کے مال میں سے اس کو حصہ نہ دینا۔ بکتر اور عجب کرنا یعنی اپنے آپ کو اردوں سے بڑا اور اچھا سمجھنا۔ حد کرنا یعنی کسی کو کھاتے پیتے دیکھ کر جلنا۔ نصیبت کرنا۔ لعنت کرنا۔ کسی کو ذرا سے شبہ میں زنا کی تہمت لگانا۔ ظلم کرنا یعنی کسی کو ناحق ستانا۔ چٹیل کھانا۔ جھوٹ بولنا۔ جھوٹی قسم کھانا۔ بلا سخت ضرورت کے وعدہ خلافی کرنا۔ عالموں سے منگنے نہ سیکھنا اور جاہل سے علم لوگوں کے کھنے پر جلنا۔ علم دین حاصل نہ کرنا۔ امانت میں خیانت کرنا۔ فکراں مجدد ٹھہر کر جھٹلانا یا اس کے حکموں پر عمل نہ کرنا۔ دھوکہ دینا۔ جھوٹی گواہی دینا۔ سچی گواہی کو چھپانا۔ بلا سخت ضرورت کے نازیبا مصنفے کا تھکا کر دینا۔ چوری کرنا یا کرانا۔ ٹوٹ مار کرنا۔ کم ٹوٹنا۔ کم ناپنا۔ جواز کھیلنا۔ جلدو کرنا یا کرانا۔ کنہروں کو نپا نپا یا پخرانا یا ناح کا دیکھنا۔ غسوسے یا ڈومنی وغیرہ کو نپانا۔ ڈھونک اور باجا بجانا یا بھونانا۔ غیر مروت یا عورت کا تنہا پاس بیٹھنا۔ کافروں کی رسمیں کرنا۔ اپنے ایمان پر پھٹنا تاکہ اگر مسلمان نہ ہوئے تو دنیا کا یہ فائدہ ہوتا۔ قسمت ہوتے ہوئے نصیبت نہ کرنا۔ کسی سے ناحق بدگمانی کرنا۔ ظالموں کی مدد کرنا۔ غرضے پر چین کر کے دونا۔ کسی کے گھر میں بغیر اجازت چلے جانا یا تاک۔ جھانک کر دیکھنا۔ کسی کا عیب تلاش کرنا۔ کسی کا کوئی حق قبول کرنا یا بہت دہالینا۔ بیرون عصمت کے نکاح کو عیب سمجھنا۔ خدا کے سوا کسی کو عالم الغیب سمجھنا۔ آناج کی تجارت اس لئے کرنا کہ جب ہیشکا ہو گا تب بیچوں گا اس لئے اس کو روکے رکھنا۔

مسلمان بھائیو! اوروں کی بہنوں کی بیویوں کی بیویوں کا ایک نمونہ ہے ان کو بالکل چھوڑ دو۔ نہ چھوڑو گے تو پھٹاؤ گے۔ دفعہ کے غداؤں میں چھوڑو گے۔

حشر میں مدخ ہوں یہ بالاتفاق	سبے جو تیرا کفر و عییاں و نفاق
فاستوں کی ہوں گی گردن میں پڑی	ہوں گی یہ زخمیر و طوق و چھکڑی
امتحان کران کا تو فافل نہ ہو	فقو قومت جان ان افعال کو
نیک و بد کا حساب لے بے خبر	دات دی دک اپنے کاموں پر نظر
تا جو پر شش کسی جنت میں جا	مشترکہ کم کر اور نیکی کو بڑھا
وہرا خواہد قہا۔ مستہ جگر	جس نے کی دنیا مقدم دین پر
جو ہوا ذلیلے دون میں مبتلا	ہو گیا اس شخص پر قہر خدا
آخر شش مدخ میں وہ جا کر گرسے	ہو د حاصل دین اور دنیا اسے
قبر میں جنت اترنی ہے ضرور	عمر یہ ایک دن گفنی ہے ضرور
جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضرور	آفرت کی فکر کرنی ہے ضرور
کرنے جو کرنا ہے آخرت ہے	نیک و ن منا ہے آخرت ہے



# اچھے کام کرنے سے اچھے نام مشہور ہو جاتے ہیں،

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اچھے اور بُرے کاموں کا ثواب اور عذاب آخرت ہی میں ملے گا۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ دنیا میں اچھی گزاری ہے آخرت کی خیر خدا جلے۔ یاد رکھو اچھے اور بُرے کاموں کا ثواب اور عذاب دنیا میں ہی ملتا ہے۔ دیکھو آدمی اچھے کام کرنے سے دنیا میں بھی راحت پاتا ہے اور عزت و شرافت کے ناموں سے مشہور ہو جاتا ہے جیسے ایماندار و متقی پر مہر گار۔ ولی، جنتی، غازی، غازی، حافظ مولوی، حاجی، ملا، نیک، نعت، علم فاضل، خدا پرست، فرستہ نصرت، عابد زاہد، سخی، غوثِ لطیف، ابدال، صابر، شاکر، اللہ والا، بزرگ، پیر و مرشد، ہارسا، دم دل، منصف، شریف و عقیق، وغیرہ اور بُرے کام کرنے سے مرد ہو یا عورت بُرے ناموں سے مشہور ہو جاتا ہے جیسے ذلیل و ذلیل، کجوس، نکستی چوس، ناجور و فاسق، بے رحم، فسادی، گنا، خبیث، شریر، شیطان، مردود، شرابی، زانی، لچہ و عاشق، غنڈہ، چور، کور، ظلم، چنیز، راکھ کا چور، بھڑا، پانی، دغا باز، بے ناز، غدار، دنیا دار، دھوکہ باز، قاتل، بے ایمان، بے شرم، بے حیا، بے حریت، بے عزت، مذلیل و خوار، دزدی، بے دینی، کافر، مشرک، بخولی، ولہی، حرام خور، رخصت خور، حرام زادہ، دیوث و ظیور

اب کچھ لوگ اچھے کام کرنے اچھے ہیں یا بُرے کام کرنے اچھے ہیں۔ یہ تو دنیا کا انجام ہوا اور مرنے کے بعد خدا ہی جانے کیا انجام ہو گا۔

ملا فاضل نہ ہوا کہ دم ہے دنیا چھوڑ جائے	یہی چھوڑ کر غالی زمین اندر کاٹا ہے	تیرا نازک ہلک جہاں جہاں ہے
یہ ہوا کہ ایک دن خرد و رحیم کیوں نہ کھانا ہے	نہ ساقی پر یکے جہاں نہ پیا اپنا	تو کیوں پرتو ہے سودا کیوں نہ کھانا ہے
جہاں کے شعل میں فاضل خدا کی یاد سے فاضل	یہ کیسی غفلت ہے تیری کہ کیا نہ کھانا ہے	عزیزا واد کردہ دن جہاں کی موت آئے گا
زجلیے ملحقہ ترسے کوئی اکیلا تو نہ جانا ہے	نظر کر دیکھ عزیز میں سلفی کن ہے تیرا	انہل نے اپنے ہاتھوں سے اکیلے کو جانا ہے
فرستہ مذکور ہے مادی ہلک کو فیل پر	اپنے مکاناں شعلہ شعلہ کی گدہ کی گدہ	لے برادر ہوش کر یہ غفلت نہیں اچھی
خدا کی یاد کر ہر دم جو آخر کام آنا ہے		
ظلالِ انہی میں الے تیرا گدہ کی گدہ		

## برے کاموں کی سزا دنیا میں بھی ملتی ہے

اللہ و رسول کی نافرمانیوں کی وجہ سے جو تکلیفیں اور مصیبتیں آتی ہیں بالکل ظاہر ہیں چاہے کوئی سمجھے یا نہ سمجھے۔ مگر قرآن و حدیث میں جو نافرمانیوں کے قحطے آئے ہیں اور جو عذاب ان لوگوں پر آئے ہیں وہ کون نہیں جانتا، کیوں صاحبزادہ کیا چیز تھی جس نے شیطان کو جنت سے نکلایا، وہ زنی بنایا اور سنت کا طوق گلے میں ڈلویا۔ اللہ تعالیٰ کی دوری چھٹے میں آئی، کفر و شرک، مکر و فریب جتنے میں آیا۔ وہ کیا چیز تھی جس نے حضرت نوح علیہ السلام کی امت کو پانی کے طوفان میں غرق کر دیا۔ وہ کیا چیز تھی جس کی وجہ سے ایک بڑی تیز ہوا کو بھیج کر قوم عاد کو بھٹکا کر مارا گیا۔ وہ کیا چیز تھی جس کی وجہ سے حضرت شعیب علیہ السلام کی امت پر بادلوں کی صورت میں عذاب آیا اور ان سے آگ برسی۔ اور ان کو ہلا کر رکھ دیا گیا۔ وہ کیا چیز تھی جس نے فرعون اور اس کے ساتھیوں کو دریائے نیل میں ڈبوایا۔ وہ کیا چیز تھی جس نے تارون کو اور اس کی دولت، مگر باد سب سامان کو اس کے ساتھ زمین میں دھنسا دیا۔ وہ کیا چیز تھی جس کی وجہ سے فرعون پر ایک پتھر مقرر کیا گیا اور دماغ کی پٹائی بھٹے ہوئے دنیا سے ختم کر دیا گیا۔ بتلائیے ان سزاؤں اور عذابوں کی وجہ سوائے اس کے اور کیا ہے کہ نافرمانی تھی۔ بس نافرمانی کی وجہ سے ان کو دنیا میں بھی سزا ملی اور عالم برزخ یعنی مرنے کے بعد اور عالم آخرت کی سزا ضرور رہی۔ صاحبزادہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ قحطے بیان فرما کر سزا کی وجہ بھی بیان فرمائی ہے کہ:

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَٰعَذِّبُهُمْ ۖ

یعنی اللہ تعالیٰ ایسے نہیں ہیں کہ ان پر ظلم کرے لیکن وہ تو خود ہی اپنی جانوں پر نافرمانی کر کے ظلم کر رہے تھے۔ قاضی محمد۔ مسلمان بھائیو! اور دین کی پہنچا سبق حاصل کرو، اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اس کی نافرمانیوں سے بچو اور سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کی غرض ان عقوبتوں کے بیان کرنے سے سوائے خدا کے اور کیا ہے بس اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے ڈرو اور موت کو یاد رکھو۔

گوئی جاں سے فریخت نکال | ہوا محمد کا تو سن بھر غم سے حال  
اور فرشتوں نے انہیں سجدہ کیا | دی خدا نے چنے کر جنت میں جا  
اک گنا کے ساتھ آدم کو نکال | حق سے جنت سے یا چھوڑ دیا  
یہاں سے جب تھر کو جانا ایک دن | قبر میں ہو گا شکلا نا ایک جن  
اب و غفلت میں گزرا نا ایک دن  
کوئے جو کرنا ہے آخرت ہے

فرق دنیا میں گناہوں کے بھلا | تو ہے لاکھ لاکھ مجھ کو تا  
حضرت آدم کو داس کے تھے | اور خلیفہ تھے خدا کے جان لے  
ایک گناہ کے کرتے ہی ان کو کہا | حرم و مذہب نکل آبل سے جا  
جو کہ بعد اگانا و شام و سحر | کس طرح جنت میں ہو جس بلکہ  
مشقہ کہ ہے دکھانا ایک جن  
ایک دن مرنا ہے آخرت ہے

## زلزلہ کیوں آتا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :-  
 لوگو! گناہوں سے بچو کیونکہ گناہ کرنے سے یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے سے غضب نازل ہوتا ہے۔  
 طرح طرح کی بلائیں اور مصیبتیں آتی ہیں۔ دوزخ کم ہو جاتا ہے۔ خیر و برکت اڑ جاتی ہے کال پڑ جاتا ہے۔  
 چیزیں مہنگی ہو جاتی ہیں بیماری ایسی پھیل جاتی ہے کہ اُن کے بڑوں کے زمانہ میں نہ آتی ہوں اور جب لوگ  
 کھلم کھلا مجھے کام کو نہ لگیں گے۔ تو نے اللہ ناپسند میں کمی کرنے لگیں گے تو قحط کی تگی اور حاکموں کے حکم  
 میں چنیں گے اور جب زکوٰۃ دینا بند کر لیں گے تو اُن پر رحمت کی بارش بند ہو جائے گی۔ اگر جانور نہ ہوتے  
 تو بارش بالکل بند ہی ہو جاتی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے زلزلہ آنے کی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا  
 کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب لوگ اعلانِ زنا کرنے لگیں گے اور شراب پینے لگیں  
 گے اللہ بے جھجک لگیں گے اور بڑے کاموں کو اچھے کاموں کی طرح کھلم کھلا کریں گے اللہ تعالیٰ سے  
 نہ ڈریں گے تو اُس وقت اللہ تعالیٰ کو آسمان پر عزت آتی ہے اور زمین کو حکم دیتا ہے کہ ان ظالم نافرمانوں  
 کو ہلا ڈال تاکہ وہ نافرمانیوں سے باز آجائیں۔

## ظالم کو ظلم کرنے کی سزا

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔ قاضیہ۔  
 ظالم کو یہ سزا بھی کالی ہے کہ ظالم پر خدا کی لعنت برسی ہے۔ ظالم وہ آدمی ہے کہ جو کسی کو ناحق ستائے  
 مال و جان عزت و اُبر و کافقانہ پہنچائے۔ زبان اور ہاتھ سے کسی کو تکلیف دے کسی کا کوئی حق و بات  
 اس قسم کا ظلم اور حق جب تک معاف نہیں ہوتا کہ یا اُس کو ادا کرے یا حقدار سے معاف کر دے۔  
 دیکھو! ظہیر کا رتبہ کتنا بڑا ہے کہ شہادت کی برکت سے اُس کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں عروگوں  
 کے حقوق جو اس کے ذمہ ہیں وہ معاف نہیں ہوتے۔ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری امت  
 میں قیامت کے روز سب سے بڑا محتاج وہ ہو گا کہ غلام و ذلہ۔ حج زکوٰۃ وغیرہ سب مہٹے ملے کر اُسے عروگوں  
 کے حقوق بھی اُس کے ذمہ ہوں تو اُس کی نیکیاں کہ ایک حقدار کو مل گئیں اللہ کچھ دوسرے کو مل گئیں اور سب کے حقوق  
 ادا ہونے سے پہلے اُس کی وہ سب نیکیاں ختم ہو گئیں تو ان حقداروں کے گناہ سے کہ اس ظلم پر لالہ بیٹے جائیں گے  
 اور اُس کو مددگار میں پسینہ دیا جائے گا اور مظلوم یعنی ستایا ہوا قیامت کے روز حساب کے وقت ظالم کا دھڑ



پڑ کر کہہ گا کہ آج خدا کے سامنے میرا اور تیرا انصاف ہے۔ بس خدا کے حکم سے مظلوم کو ظالم کی کل نیکیاں دی جائیں گی اور ظالم ایسے مشکل وقت میں ہاتھ خالی رہ جائے گا اور اس کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس کے ذمہ کسی کے عین پیسہ ہوں گے قیامت کے روز اس کو تین پیسوں کے بدلے سات سو قبول نمازیں دیں گے۔ اس لئے ہر مرد اور عورت کو چاہیے کہ کسی کا حق اپنے ذمہ نہ رکھے نہ کسی پر کوئی ظلم کرے۔

کیوں ظلم پر ہاندھی کر لے لیا کہ خوف کر دینا سے کہ ابے سفر پھر گور ہی گھرا ہے۔ اب زندگی کا راج ہے کہلے جو کرنا آج ہے جب مرگیا راج ہے پھر تو نہیں بناتا ہے۔ حق کی عبادت کہ نہ کی گورانی آتش بھری۔ اللہ کی پیدہ لہلہ دیکھا جہاں نکلا رہے مت اور حق جھپٹ بجیں کہ حق مت ڈپٹ۔ دل میں نہ کہہ کہ نہ کپٹ میں سے خدا بیزار ہے۔ صحبت بڑی سے جگ تو خیر میں مت ہلک تو باپ سے مت سن راگ تو خیطان کا یہ کٹ ہے۔ دو گول وقت بہتان کر فیصل کا منت انصاف کر۔ کچھ سے کہنت اسلی کر ایسا دیکھ کات ہے۔ مت کرانت میں غل سے راہ پھر گور تو در چل۔ نزدیک کر سائے گل گور تھو کہ چل لے یاد ہے۔ ہر ایک سے چٹا دیکھ پیہو ڈنبت کھول دے۔ تولے تو پور (تولیو) فرمودہ غفار ہے۔ گر چلے تو پنا بھلا مت کر کسی کا تو بڑا۔ تیرا بڑا جو ہر ملا یہ فصل ہر کار ہے۔ ہر ایک سے کر قوم و جماعہ سے مل کر مسطرا۔ بے ظلم کا سزا ہے بھلا گور اس کی پڑو دلت ہے۔ پوچھا نہ کیو گور کی غیبت نہ کیو اور کی عادت نہ کیو چھد کی ہے تو بڑا اظہار ہے۔ کد اب کو دیکھ پکچھ کر تو پور دوار ہے۔ جو چاہے تو حق کی صفات کو نقل پائی فنا۔ اے بے لکڑی ہے خبر تیری تو لکڑی ہے فقر۔ قوا چھ فیرا بشر اللہ کا یہ اقرار ہے۔ اتنی نصیحت میں نے کی کہ تو نے بھی لے شنی۔ ایسے لکڑی کچھ بھی ہی یعنی یہ کیا گفتار ہے۔

دنیا کو ہے آفرینا ہے دین کی یاد و بقا

اس جا نہیں رہنا سدا، وہ مجھے جو پرشیا رہے

## مظلوم کی مدد کرنے کی بزرگی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

جو شخص مظلوم کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو پل صراط پر ثابت قدم رکھے گا ایسے مال میں کہ دو گوں کے قدم اس پر چلیں گے۔ مظلوم کی مدد کرنے والا پل صراط سے آسانی کے ساتھ پار ہو کر جنت میں داخل ہو جائے گا۔ اور جس نے قدرت جوئے ہوئے بھی مظلوم کی مدد نہ کی تو قبر میں اس کے الگ کے سو کوٹے ماسے جائیں گے۔ ظالم کی مدد کرنے والا بھی ظالم ہے لیکن ظالم کی مدد کرنا اس طرح درست ہے کہ ظالم کو ظلم نہ کرنے دے۔ اس میں ظالم اور مظلوم دونوں کی مدد ہوگی۔

# مسلمان بھائیوں کے حقوق ادا کرنے کی بزرگی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ۱۔

- ۱۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اس بھائی پر ظلم کرے اور نہ کسی مصیبت میں اس کا ساتھ چھوڑے۔ ۲۔ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرنا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرتا ہے۔
  - ۳۔ اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی مصیبت دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو نیامت کی مصیبتوں سے بچائے گا۔
  - ۴۔ اور جو مسلمان اپنے بھائی مسلمان کا عیب چھپائے گا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کا عیب چھپائے گا اور علیٰ السلام
  - ۵۔ اور تم میں پورے مسلمان وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے۔ فائدہ۔
- قرآن وحدیث سے مسلمان بھائی کے یہ حقوق ثابت ہوتے ہیں۔ ۱۔

- ۱۔ جہاد است اپنے لئے پسند نہ ہو وہ کسی مسلمان کے لئے پسند نہ کرے۔ ۲۔ کسی مسلمان کو حقیر نہ جانے۔ ۳۔ اس کی چٹائی نہ کھاوے۔ ۴۔ اس کی غیبت نہ کرے۔ ۵۔ اس پر بہتان نہ لگائے۔ ۶۔ اس کا عیب تلاش نہ کرے۔ ۷۔ حاکم کو تلاش کرنا جائز ہے۔ ۸۔ اس کے عیب کو چھپائے۔ ۹۔ تین روز سے زیادہ اس سے بولنا نہ چھوڑے۔ ۱۰۔ اگر کسی شرع کی بات پر ناساخی ہو تو جب وہ توبہ کرے چھوڑنے لگے۔ ۱۱۔ اس کو نفع پہنچائے نقصان نہ پہنچائے۔ ۱۲۔ بڑے سے مسلمان کی تعظیم کرے اور چھوٹے کے ساتھ پیار سے پیش آئے۔ ۱۳۔ مسلمان سے خوش ہو کر ملے۔ ۱۴۔ سخت طرد کے اس سے وعدہ خلافی نہ کرے۔ ۱۵۔ اس کے کرتب کے مطابق اس سے برتاؤ کرے۔ ۱۶۔ اگر وہ مسلمان بھائیوں میں رنجش ہو جائے تو ان میں صلح کرادے۔ صلح کرادینے والے کو دس ہزار نفل نازدں کا ثواب ملتا ہے۔ ۱۷۔ اگر تمنا نے دنیا کی کوئی عزت دی ہو تو اپنے بھائی مسلمان مظلوم غریب کی حاکموں سے سفارش کر دے اور اس کو ناحق کی تکلیف سے بچا دے تو ستر چھ نفل کا ثواب ملے گا۔ ۱۸۔ اگر کسی مسلمان کو کوئی اس کے آگے یا پیچھے تکلیف پہنچاتا ہے تو اس تکلیف سے اس کو بچائے اور تکلیف دینے والے کو دو گن دے۔ ۱۹۔ اگر کوئی مسلمان بڑی صحبت میں پیش جاتے تو بہار اللہ محبت سے یا جس طرح کی قدرت ہو اس کو بڑی صحبت سے بچا دے۔ ۲۰۔ غریب مسلمان سے ملنے جھگڑنے میں ذلت نہ سمجھے۔ ۲۱۔ مسلمان بھائی جب ملے تو اس کو اس طرح سلام کرے اسلام علیکم ، وہ جواب دے وعلیکم السلام ، جب مسلمان آپس میں سلام کہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ سو رحمتیں نازل کرنا ہے سلام کہنے والے پر نوے اور جواب دینے والے پر دس اور مصافحہ کرنے پر ستر رحمتیں زیادہ نازل ہوتی ہیں اور دونوں کے صلہ و گناہ معاف ہوتے ہیں۔ ۲۲۔ جب مسلمان چھینک کر الحمد للہ کہے تو ستر حلالا جواب میں یرحمکم اللہ کہے۔ ۲۳۔ جب مسلمان بیمار ہو یا کسی اور بلا میں مبتلا ہو ، اس کی مدد کرے۔ ۲۴۔ اگر وہ

تکدست ہوا قرض دار جو اور اپنے اندر تعدت ہو تو مال سے اُس کی مدد کرے، رحمت عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب مسلمان بیمار ہوتا ہے تو اُس کے گناہ و دھنوں کے پتوں کی طرح جھڑک اُس سے فائدہ ہو جاتے ہیں اور جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی بیماری یا کسی اور تکلیف میں اُس کی خیر لینے جاتا ہے تو وہ جنت لے کر لیتا ہے اور جب خیر لے کر لوٹتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں ۲۲۔ جب مسلمان مرنے والے تو اُس کے جنازے پر نماز پڑھے اور اُس کو قبرستان میں پہنچائے اور دُعا کی کہ اُس کی مغفرت کی دعا کر کے واپس ہو تو گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے ۲۳۔ مسلمان بھائیوں کی قبروں پر جایا کرے اور اُن کی مغفرت کی دعا کیا کرے۔ خیرات یا فاقہ کا ثواب پہنچایا کرے اور سوچا کرے کہ جس طرح یہ خاک میں مل کر خاک ہو گئے اسی طرح ایک دن میں میں بھی خاک میں مل جاؤں گا۔

الحاصل، مسلمان بھائیوں کے نفع پہنچانے میں کوئی کمی نہ کرے اس کا یہ خیر میں بڑے بڑے ثواب ملتے ہیں اور مسلمان بھائیوں کو نقصان پہنچانے میں بڑے بڑے عذاب ہوتے ہیں۔

## شرک کرنے کی سزا

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے :-

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا الشِّرْكَ ۖ الشِّرْكُ كَانَ ضَلٰلًا ۚ سَبِيْلُ الْاَلٰهِيْۤمُ اَنۡ يَّخْتَارَ ۚ لَّيْسَ بِهٖ سَبِيْلٌ لِّمَنْ اٰمَنَ ۚ اِنَّ الشِّرْكََ كَبٰرُ الْاِثْمِ ۚ  
یعنی اے لوگو! اس میں شک نہیں کہ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرے گا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت اُس پر حرام ہو چکی ہے اور اُس کا شکناں دوزخ ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں، ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے :-

وَمَا يَكْفُرُ مِنْ اَكْثَرِهِمْ بِاٰلِهٰٓهِمْ اِلَّا وَهْمٌ مَّضْمُوْمٌ ۚ

یعنی بہت سے لوگوں کا یہ حال ہے کہ اللہ کو مانستے ہیں اور اُس کی صفوں اور قدرتوں کو جانتے ہیں کہ وہ ہر چیز کا خالق ہے، مالک ہے، مازق ہے مگر ہر شرک کئے جاتے ہیں اور ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے :-  
اِنَّ الْاَشْرَاقَ لَكُنَّ عٰلِمِيْنَ ۚ۔ یعنی، ہر ایک شرک کرنا بڑا بھاری ظلم ہے۔ نایدہ۔

اس نے ہر مسلمان مرد اور عورت کو چاہیے کہ شرک کی باتوں سے بچے، بعض مسلمان بھائی خیال کر لیتے ہیں کہ فلاں چیز میں یا فلاں آدمی میں یہ قدرت ہے جیسا کہ کوئی نہیں بخار کے دُور کرنے کے لئے کھائی جاتی ہے اب اگر کوئی یہ سمجھے کہ کوئی میں خود یہ قدرت ہے کہ بخار کو دُور کر دے تو شرک ہے بلکہ یہ سمجھے کہ اللہ نے اسی میں بخار کے دُور کرنے کا اثر رکھا ہے، اگر خدا نہ چاہے تو اثر نہیں ہو سکتا مگر اس فرق کو عقل مند ہی آدمی سمجھ



<p>دراستی و ذلیلت کے کیوں واسطے خبر          آخرت کے کام سے غافل نہ ہو          جہل قرین اک طے جان ہے          ننگی میں بنے کچھ بس غور ہے</p>	<p>عقل کر کے کھانا پھر سے نہ پھر          دولت دنیا پہ تو مائل نہ ہو          کیسے کچھ بھی آدمی انسان ہے          حشر میں اس کا ٹھکانا نا ہے</p>	<p>کیسے حاصل فی لہا نا ہے          جہل سے بے تر نہیں ہو کر کٹھے          لکے تین آدمی جہل سے دور          سب سے بڑا آدمی گروہ ہو شیاد</p>	<p>انہما کہ دن و رات ہے مڑا ہے          جہل کھو شرک کہ خیال ہے          ہا جہل پر ہر غضب حق کا شرار          صحت جہل نہ کرنا اختیار</p>
---	--	---	---

ناحق خون کرنے کی سزا

امشاء فرمایا اللہ تعالیٰ نے ۔

اور جو کوئی مسلمان کو چھان بوجھ کر مار ڈالے تو اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ کا غضب ہو گا اور اس پر اللہ کی لعنت پڑے گی اور اللہ نے اس کے لئے جہنم کا اب تیار کر رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ کی دنیا میں بھی سخت سزا ہے کہ اس کو چھانسی دی جاتی ہے اور زندہ کی جھڑیل خانہ میں دکھایا جاتا ہے۔

## شہزاد پینے کی سزا

شراب ناپاک ہے اس کا برتن حرام ہے۔ دوا کے طور پر اس کا پینا اور لگانا درست نہیں بلکہ جس دوا میں شراب پڑی ہو اس کا پینا اور لگانا بھی درست نہیں اور جو شخص شراب کو حرام نہ سمجھے وہ کافر ہے اور حرام نہ ماننے والا فاسق ہے اور سخت سزا کا مستحق ہے۔

مشقہ، شراب کی خمر و فروغت کہنے والے پر اور تہیہ سے واسطہ پا کر وہاں بگتی ہے اور کھانا کھانے والے پر اور پیچھے والے پر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے اور شراب کی طرہ و فروغت سب حرام ہے۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شراب پینے والا فرعون کے ساتھ دوزخ میں جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنی عورت کی قسم کے ساتھ فرماتا ہے کہ دنیا میں جو شخص شراب پئے گا، میں قیامت کے دن اس کو ایسا پیاسا دکھوں گا کہ اس کا بول پیاس کی تیزی سے آگ کی طرح جلتے گا اور اس کی زبان اس کی چھاتی پر آپڑے گی اور جو آدمی دنیا میں میرے ڈر سے شراب چھوڑے گا تو میں اس کو جنت کی نہر سے شراب ہلکے پلاؤں گا اور جو آدمی دنیا میں شراب پئے گا اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز سانپ اور بھڑکے زہرے کا جھبہ اور برتن

اسے جانوں الیہ بھگروں کی دیکھو پر نہ چھو

لکھنے والے کا تو اس کے منہ کا چمڑا اسی برتن میں آپٹے گا۔ اللہ کی پناہ۔ دنیا میں بھی شراب کا ایک قطرہ پینے والے کو شریعت کے حکم سے سو دن تک ماسنے کی سزا ہے۔

## شرابی سے میل جول رکھنے کی سزا

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص شرابی کو سلام کہے اللہ اس سے معاملہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس برس کے تک عمل برادر کر دیتا ہے اور جس نے شرابی کو ایک لکڑہ کھلایا یا ایک گھڑی بٹائی دی یا اس کو کچرا پہنایا تو اللہ تعالیٰ اس کی قبر میں اس کے بدن پر سانپ اور بچھو کاٹنے کے لئے مقبور کرے گا اور اس کا عین

## سود لینے کی سزا

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے :- **وَأَحْلَىٰ اللَّهُ الْفَيْشِخَ وَحَرَّمَ السُّودَ**

یعنی، اللہ حلال کر دیا اللہ نے قہارت کو، اللہ حرام کر دیا سود کو۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :-

کم سے کم گناہ سود لینے کا یہ ہے کہ سود لینے والا گناہ ناکر تا ہے اپنی ماں سے، اللہ سود لینے والے کا مال قیامت کے روز بھی سانپ بن کر چرچا کرے گا اور اس کی گردن میں آکر پٹ جائے گا اور اس کو بکڑ کر دوزخ میں سے جلے گا جتنی دفعہ وہ آپ کو آئے گا اتنی ہی دفعہ وہ سانپ اس کو دوزخ میں بیچھے گا۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :-

چار قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ جنت کی نعمتوں سے محروم رکھے گا ایک پینے والا شراب کا، دوسرے لینے والا سود کا، تیسرے مال کھانے والا جہنم کا، چوتھے تکلیف دینے والا مال باپ کا۔

## مال باپ کو تکلیف دینے کی سزا

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ :-

تم اپنے مال باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا کرو، اگر تم باپ سے سامنے ان میں ایک یا دونوں کے دونوں ہتھکے ہو جائیں تو ان کے سامنے چوں سے چوں بھی نہ کرنا اور ان کو جھڑکا اور ان سے ادب کے ساتھ بات کرنا اور ان کے سامنے عاجزی سے بچنے دینا اور ان کے لئے یوں دعا کرتے رہنا :-

کولے میرے زب آن دونوں پر رحمت فرمائیے جیسا کہ انہوں نے محمد کو پہن میں پالا ہے۔  
اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے ماں باپ کو تکلیف دے گا جنت میں  
پر حرام ہے۔ ماں باپ کو خوش رکھنا۔ اللہ تعالیٰ کو خوش رکھنا ہے اور اُن کو ناراض کرنا اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنا ہے۔

ایک دن نبیؐ نے حلقہ صحابہ میں یہ لفظ	وہراستے تین بار کہ ناگ اُس کی کٹ گئی
صحابہ نے عرض کی کہ وہ کم نخت کون ہے	تو قیر جس کی خصوصیت باری میں گھٹ گئی
ارشاد کریں ہوا کہ وہ فرزند ناخلف	مگر جس کے جنت آئی، اگر پٹ گئی
ماں باپ کے بچے کا نہ ہو جسے خیال	اُس ناسید نیٹے کی قسمت اٹ گئی

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسی نصیحت کیجئے  
جو دنیا و آخرت میں کام آئے۔ آپؐ نے فرمایا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں۔ کہا ہاں۔ حضورؐ نے فرمایا تم اُن کی  
خدمت کیا کرو۔ اُن کو ایک کلمہ کھلانے کے بدلے تم کو جنت میں ایک محل ملے گا۔ ایک اور شخص نے عرض کی:  
یا رسول اللہ میں اپنی ماں کی خدمت بھی کرتا ہوں۔ رسولؐ نے پشیمانی دیتا ہوں مگر وہ مجھ سے لڑتی رہتی ہے  
اب مجھ آپ کا حکم ہو وہ کروں۔ حضورؐ نے فرمایا تم اپنی ماں کی خدمت کرو۔ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر تم اپنے بدن کا  
گوشت کا ٹکڑا بھی اپنی ماں کو کھلا دو گے تو جہنم حق جی اُس کا اور نہ ہو گا کیا تم کو معلوم نہیں کہ جنت ماں و باپ  
کے تدبیر کے نیچے ہے ماں باپ کا یہ مرتبہ حق جی اس شخص نے رد کر کہا: یا رسول اللہ آپ سے کچھ فرماتے ہیں قسم ہے  
مجھ کو اُس خدا کی جس نے آپؐ کو پیار رسول بنا لیا ہے اب میں اپنی ماں کی خوب تابعداری کروں گا بس وہ اپنی ماں  
کے پاس آیا اور اُس کے پاؤں چمک کر کہا: اماں جان مجھ کو اللہ کے رسول نے یہی حکم دیا ہے کہ اپنی ماں کی خدمت  
کرو ورنہ اُس کو راضی رکھو۔ ماں نے خوش ہو کر بیٹے کو گلے سے لگا لیا اور اللہ و رسولؐ کی تعریف کی۔

پسر ماں باپ کا نعت بگڑے	مرد و عورت دونوں پر
جدا اگر کن سے بیٹا ایک دم ہو	جدا کی میں بہت ساری کو غم ہو
پلا یا دھوا اپنا تم کو ماں نے	کھلا کے باپ نے محتول کھلنے
تمہیں کے واسطے نور بصر ہو	سل یا رحمت جان و جگر ہو
وہ خدمت قہاری کرتے تھے ہیں	قہارے اسلمتے تھے ہیں
زبان پر لاؤ صحت ایسی حکمت	کہ دے جو خدمت ماں باپ کی

اگر دم بھرنہ دہائی کو نظر کے  
اگر چہ پہ کوئی قصہ آجائے  
وہ کہیں سے بڑا تم کو کیا ہے  
تہیں علم و ہنر کھلا دیا ہے  
جب لیا حق سے مل اسباب کا  
کہ تم سے پیر حق ان کا واد  
کر ہی مادہ پدید جس سے شکات  
دو نور جو ہاں میں تم کو عرت ملے گی

# ان باتوں میں والدین کی تابعداری نہیں

اور خدا فرمایا اللہ تعالیٰ نے :

وَتَعْلَىٰ رَبُّنَا ۚ لَأَنَّا تَعْبُدُوا ۚ إِنَّا كَانُوا مِن قَبْلُ خَٰلِفِينَ

یعنی اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم کو قلعہ حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور اس

کے حکم پر چلو! خاتمہ۔

اس فرمان الہی سے معلوم ہوا کہ سب حقوق سے پہلے اللہ کا اور اس کے رسول کا حق ہے اس لئے جو حکم اللہ و رسول کے فرماں اور ضروری ہیں اور ماں باپ ان سے روکتے ہوں تو ان میں ان کی تابعداری درست نہیں جیسے کسی کی اہل کم ہے اگر ماں باپ کی خدمت کرے تو بیوی بچوں کو تکلیف ہونے لگے تو اس شخص کو درست نہیں کہ بیوی بچوں کو تکلیف دے اور ماں باپ پر خروج کرے اور جیسا کہ بیوی کا حق ہے کہ شوہر سے کہے کہ بچہ کو اپنے ماں باپ سے جوار کھو اور شوہر بچہ کو رکھنا چاہے اور ماں باپ جہاں نہ ہوں تو اس شخص کو درست نہیں کہ اس حالت میں بیوی کو ان کے ساتھ رکھے بلکہ جہاں رکھنا واجب ہے، یا شلاق کو یا دین کا علم جتنا کہ فرماں ہے حاصل کرنے کو نہ جانے دیں تو ان کی تابعداری درست نہیں اور جو کام اللہ و رسول کے نزدیک درست نہ ہوں اور ماں باپ ان کے کرنے کو کہیں تو اس میں بھی ان کا کہا نہ مانے۔ مثلاً وہ کسی ناجائز نوکری کو کہے کہ کہیں یا بڑی رسمیں کر دیتیں یا بلا سماعت ضرورت اس کی بیوی کو طلاق دے دیاں اس میں بھی ان کا کہا نہ مانے۔ یا وہ کہیں کہ اپنی تمام آمدنی ہم کو دیا کرو، اس میں بھی ان کی تابعداری نہ کرنے میں کوئی گناہ نہیں۔ اگر ماں یا باپ اس پر زور ڈالیں گے تو خود گنہگار ہوں گے اور بہشتی تو ہر خاتمہ

ماں باپ کو جس چاہیے کہ جب جو اور بیٹا ایک رہنا چاہیں تو بلا روئے کے خوشی سے ان کو انگ کو دیں کہ سب جیگرافا ہی ختم ہو جائے حد بہت سی حق تلفیاں ہونے کا ڈر ہے جن پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے پکڑ ہوگی

## اولاد کو زیادہ مارنا پیٹنا ظلم ہے

بچوں پر جو ظلم ماں باپ سے یا استادوں سے ہوتا ہے بڑی بے رحمی ہے بعض ماں باپ ایسے قصاص ہوتے ہیں کہ بچوں کو اس طرح مارتے ہیں جیسے کوئی جانوروں کو مارتا ہے بلکہ جیسے کوئی چھت کرٹا ہو اور جو کوئی منع کرے تو کہتے ہیں کہ ہمیں اختیار ہے ہم اس کے باپ ہیں اور کھو باپ ہونے سے تم اس کے مالک نہیں ہوتے۔ باپ کا رتبہ اللہ تعالیٰ نے بڑھا دیا ہے اس واسطے کہ بچے اس کی حکمت ہوں اور اس



سے بچوں کو تکلیف پہنچے بلکہ اس واسطے کہ بچوں کی پرورش کرے اور ان کو آرام دے، اہل کبھی اس  
 آرام دینے ہی کی ضرورت سے سزا دینا اور ادب سکھانا اس کی اجازت ہے مگر ضرورت کے بعد سے  
 ادب سکھانے کے لئے سزا دینے کی اتنی ہی اجازت ہے جو پرورش میں مددگار ہو نہ اتنی کہ حد سے باہر تکلیف  
 پہنچائے۔ ماں باپ سے ایسی زیادتی علاوہ گناہ ہونے کے انسانیت اور فطرت کے بھی خلاف ہے۔ ماں باپ کو  
 تو اللہ تعالیٰ نے بعض رحمت بنایا ہے ان سے ایسی زیادتی ہونا اس بات کی نشانی ہے کہ یہ شخص انسانیت سے خارج  
 ہے اور استادوں کی تو ایسی جبری حالت ہے کہ انہوں نے یہ مثال یاد کر لی ہے کہ بچی ماں باپ کی اور چٹری استاد کی  
 دوسم یہ کوئی قرآن کی آیت ہے یا حدیث ہے یا فقہ میں کہیں لکھا ہے استادوں کو زیادہ کھانا چاہیے کہ قیامت کے  
 دن اس کا بدلہ دینا پڑے گا یہاں بچوں کی چٹری آپ کی ہے، وہاں آپ کی چٹری بچوں کی ہوگی، کیا تماشہ ہوگا کہ  
 وہ بچے جو ان کے بس میں تھے خلعت کے سامنے ان کو پیٹ رہے ہوں گے، علاوہ اس کے یہ بھی تجربہ کی بات  
 ہے کہ زیادہ مارنا تعلیم کے لئے بھی مفید نہیں ہوتا بلکہ نقصان پہنچاتا ہے، ایک یہ کہ بچے کی قوت کمزور ہو جاتی  
 ہے اور دوسرے یہ کہ ڈر کے مادے ساز پڑھا لکھا بھی قبول جاتا ہے، تیسرے جب بچے کو پیٹتے پھینکتے اس کی  
 عادت ہو جاتی ہے تو بڑے حیا بن جاتا ہے پھر بیٹھنے سے اس پر کچھ اثر نہیں ہوتا اس وقت یہ مرض علاج ہو  
 جاتا ہے اور ساری عمر کے لئے بے حیا بن جاتا اس کے مزاج میں حاصل ہو جاتی ہے اس لئے ضروری بات یہ ہے کہ  
 تعلیم اور ادب سکھانے کے لئے بچوں پر مار پیٹ زیادہ نہ کی جاوے کہ ظلم ہے (بعض مصلحتی ماسٹر فعلی مصلحتی)

## یتیموں کا مال کھانے کی سزا

رحمت عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:-

قیامت میں بعض لوگ قبروں سے اس حال میں اٹھیں گے کہ ان کے کندے سے آگ کے قشے نکلے ہوں گے  
 صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہوں گے، فرمایا تم کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا  
 ہے کہ جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ اپنے بیٹوں میں انگارے بھر رہے ہیں اور وہ بہت جلدی دوزخ  
 کی آگ میں داخل ہوں گے، غائد۔

ناحق کا مطلب یہ ہے کہ بعض مرد اور عورتیں ایسا کرتی ہیں کہ جب کوئی خرچا کرتا ہے اور اولاد چھوڑتا ہے تو  
 اسی کی چھوڑی ہوئی چیزوں پر قبضہ کر لیتے ہیں اسی میں مہانوں کا خرچ اور مسجدوں کا تیل اور مسکینوں کا کھانا،  
 وغیرہ سب کچھ کرتے ہیں اور اس مال اور چیزوں میں ان یتیموں کا حق ہوتا ہے، اللہ در رسول کا حکم یہ ہے  
 کہ یتیموں کا حصہ آگ کر دو اور ان کے حصے کی چیزوں کو انہی کے خرچ میں لاؤ اور مہاجر داری اور غیر

خیرات وغیرہ کرنا ہوتا ہے جتنے میں سے کہ ۱۰ اسی طرح مہانوں اور مسکینوں اور برادری کے لوگوں کو دینے کے  
اس قسم کے کھانوں سے نہیں اور اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے آ رہی

## یتیموں پر رحم کرنے کی بزرگی

رحمت عالم محمد مصطفیٰ اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ :-  
جو مرد یا عورت کسی یتیم بچے کے ساتھ جو اس کے پاس رہتا ہو اس کو احسان کہے تو میں اور وہ بہشت  
میں اس طرح ہوں گے جیسے شہادت کی اور درمیان کی انگلی پاس پاس ملی ہوئی ہوتی ہیں اور جو مرد یا عورت  
محبت اور پیار سے یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے تو جتنے بالوں پر اس کا ہاتھ پھیرے گا اتنی ہی نیکیاں اس کو  
لکھا جائیں گی۔

میرے پاس آیا کہیں سے مقدار دیا ایک دن  
کھانا تک کھا یا نہیں ہے صاف گورا ایک دن  
ہے بہت مشکل مجھے بے ماں کے جینا ایک دن  
لوں پھٹے گرتے سے میں رہتا نہیں تھا ایک دن  
خواب میں بھی تو نے حال آکر نہ پوچھا ایک دن  
خستہ حال پر مری آدمی فسرنا ایک دن  
تو نے جا کر یہاں خط بھی نہ بھیجا ایک دن  
اچھی اماں گودی میں سے مجھے آ ایک دن  
اچھی آئے دہل سے رہ کے دیا ایک دن

ایک دھماکے کی ماں کا ہر گیا تھا انتقال  
اور کہا رو کر کہ ماں کو ڈھونڈنا پھر ہر گئی  
چھوڑ کر یکس خدا جانے کہاں رحمت ہوئی  
پیار کرتی تھی دھلائی کپڑے پہنائی تھی وہ  
کون چمکائے مجھے اور کون نے آخر میں  
اب نہیں کہنے کا خدا داد اب نہ کچھ مانگوں میں  
کیس بستی ہے وہ کیسے گھر میں کیسے لوگ ہیں  
اب نہیں بٹنے کا مرنے سے خفا ہے تو اگر  
تم کو مل جائے تو کہنا مجھ کو بھی ملے اپنے ساتھ

یا الہی اس یتیم بے نوا پر فضل کر  
یہ دعا کی اور اکبر خوب رو دیا ایک دن

# غیبت کرنے کی سزا

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ :-

سے مسلمانوں تم لوگوں کی طرف سے بہت شک نہ کیا کرو کیونکہ بعض شک گناہ ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کا عیب تلاش نہ کیا کرو اور نہ تم میں سے کوئی کسی کے پیچھے کسی کی غیبت کیا کرے بھلا تم میں سے کوئی یہ بات پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے، ہرگز پسند نہ کرے گا تو پھر غیبت کیوں کرتے ہو گویا بھی ایک قسم کا مردار کھانا ہے (سورۃ الحجرات) اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :-

تم جانتے ہو غیبت کیا چیز ہے۔ آپ کے صحابوں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا غیبت یہ ہے کہ اپنے بھائی مسلمان کی کوئی بات اس طرح بیان کرے کہ اگر اس کو خبر ہو جلے تو اس کو بُرا لگے، صحابوں نے عرض کی یا رسول اللہ اگر ہمارے اس مسلمان بھائی میں وہ بات ہو جو ہم کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، اگر اس میں وہ بات ہے جو تم کہتے ہو تو تم نے اس کی غیبت کی اور اگر اس میں وہ بات نہ ہو جو تم کہتے ہو تو تم نے اس پر بہتان لگایا۔ خوب سمجھ لو، جو شخص مرد پر یا عورت پر غیبت کرے گا تو وہ میری شفاعت سے محروم رہے گا۔ یا اللہ تیری پناہ۔

غیبت ایسی بڑی چیز ہے کہ اللہ و رسول کی نافرمانی کسی قدر ظاہر ہوتی ہے یہ تو آخرت کا نقصان برا اور دنیا کا نقصان سبب جانتے ہیں کہ غیبت لڑائی نفاق کی جڑ ہے۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے مجھے معراج نصیب فرمایا تو میرا گندہ ایسے لوگوں پر ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ ان سے اپنا رخ کھینچتے تھے، میں نے پوچھا اے میرا رب! کون لوگ ہیں، کہا یہ وہ لوگ ہیں جو غیبتیں کر کے لوگوں کے گوشت کھاتے تھے اور ان کی عزت برباد کرنے کے لیے چمچے پٹے دیتے تھے۔ غایتیہ۔

ایسا کوئی آدمی ہے جو ظاہری اور باطنی عیبوں سے خالی ہو، مگر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ ایک کے دل میں دوسرے کی عزت و مال دی اور عزت کو عیہوں کا پردہ پوش بنا دیا کہ آپس میں عزت نہ ہو، جیسے ہمیشہ میں پاخانہ پیساب کی آلا بخا جھری پڑی ہے مگر گوشت نے پردہ بن کر ان کو چھپا لیا ہے۔ وہ نہ ہر شخص دوسرے کے پاس نہ بیٹھ سکتا، بس جو شخص بیٹھ چمچے کسی کی غیبت کرے اور اپنا عزت بڑھانے کے لئے اس کے عیب کھوتی ہے وہ گویا مردے کا گوشت کھاتا ہے اور اس بھائی مسلمان کو خبر میں نہیں

کہ اس کا بھائی اس کے ساتھ کیا سلوک کر رہا ہے، دیکھو! خیر ایک حیوان اور ہمارا کھانے والا جانور ہے مگر مرد اور عورت کے کھانے سے نفرت کرتا ہے پھر مسلمان جو کہ انسان ہے، اللہ و رسول کے حکموں کو ماننا ہے تو وہ بہت زیادہ اس کا احترام ہے کہ نفرت کرے کیونکہ غیبت کرنا، زنا وغیرہ سے بھی زیادہ سخت اور گناہگار ہے۔

## تکبر کرنے کی سزا

عملی یا قوت یا عبادت یا دیانتداری میں یا دولت و عزت میں یا قوت و قوتیت یا حکمت و طہرہ میں اگرنا اور اتنا اللہ اپنے آپ کو بڑا سمجھنا یہ تکبر ہے اسی تکبر کی وجہ سے بہت سے لوگ گمراہ ہو گئے ہیں سب سے بڑا گمراہ شیطان جس اسی وجہ سے کافر اور دوزخی ہوا۔ سلطان دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہو گا وہ جنت میں نہیں جائے گا اور جو شخص تکبر کرے اللہ تعالیٰ اس کی گردن توڑ دیتا ہے یعنی اس کو ذلیل اور بے عزت کر دیتا ہے ایسے لوگوں کو یہ سوچنا چاہیے کہ یہ جتنی خوبیاں ہمارے اندر ہیں، اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہیں اگر وہ چاہے تو ذرا سی دیر میں سب بھیجیں گے پھر اپنے آپ کو اور دن سے بڑا سمجھنا فضول اور مفرط غریت اور شیطانی کام ہے جس کا نتیجہ ذلت اور بے عزت ہونا ہے اور دوزخ میں جانا ہے۔

## زنا کرنے کی سزا

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے :-

وَلَا تَقْرَبُوا الزَّانِيَةَ إِنَّهَا كَانَ فَاحِشَةً وَمَسَامٍ سَيِّئًا

یعنی، اسے دُور رہو! زنا کے پاس بھی نہ چلنا ہے شک وہ بڑی بھائی کی بات ہے۔ تاہم

پاس بھی نہ چلنا، اس کا مطلب یہ ہے کہ جن باتوں سے زنا کا ارتقا پیدا ہوتا ہے ان سے بھی بچو، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ :-

غیر عورت کو بند نظر سے دیکھنا یا عورت کا غیر مرد کو دیکھنا آنکھوں کا زنا ہے۔ باتیں کرنا اور سننا زبان اور کان کا زنا ہے ہاتھ لگانا یا اس کی طرف چلنا، یہ ہاتھ اور پاؤں کا زنا ہے دل میں اس کا خیال کرنا یہ دل کا زنا ہے تو ان باتوں سے بچنا بھی ضروری ہے اور جو شخص مرد یا عورت غیر محرم کو بند نظر سے دیکھے گا قیامت کے دن اس کی آنکھوں میں سڑک کھلا کر ڈالا جائے گا۔



مسکد، اگر اچانک غیر عورت پر نظر پڑ جاوے یا عورت کی غیر مرد پر نظر پڑ جاوے تو چہرہ دوسری نظر ڈال گناہ ہے اور جو پہلی نظر کے بعد چہرہ نہ دیکھے اس کو شہید کے برابر ثواب ملے گا۔ زنا کرنے والے مرد اور عورت پر اللہ و رسول نے لعنت فرمائی ہے۔ دنیا میں بھی شریعت کی طرف سے زنا کرنے کی سزا یہ ہے کہ جس کا نکاح نہ ہوا ہو مرد جو یا عورت اگر وہ اس بد کام کو کریں تو ان دونوں کے سوا، سزا، دوزخ سے مارے جائیں گے اور نکاح کیا ہوا جو مرد یا عورت زنا کریں تو ان کو سنگ سار کیا جائے گا یعنی پتھر دل سے مار دیئے جائیں گے۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:-

زمین دو جگہ روتی ہے، ایک ناحق خون ہونے پر جب خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتا ہے تو دو کر کہتی ہے 'اے رب مجھے اجازت دے کہ میں اس قاتل کو لنگل جاؤں، حکم ہوتا ہے کہ ڈرا صبر کر یہ تیرے ہی اندر آنے والا ہے پھر مجھے لینا۔ اور جب کوئی زنا کرنا ہے تو زمین دو کر کہتی ہے 'اے رب مجھے اختیار دے کہ میں اس زانی اور زانیہ کو لنگل جاؤں، حکم ہوتا ہے کہ ڈرا صبر کر یہ دونوں تیرے ہی اندر آنے والے ہیں اور اس وقت سمجھ لینا۔

فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے:-

کہ زنا کرنے والوں کے لئے مرنے کے بعد ان کی قبروں میں دوزخ کے ساتوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ان دروازوں سے ان کو سانپ اور بچھڑا کر ڈالتے رہیں گے۔ نف۔

یا اللہ تیری پناہ اس بے حیائی کے کام سے کہ دنیا میں بھی ایسے آدمی بے عزت اور ذلیل ہو جاتے ہیں اور بڑی بڑی تکلیفوں میں پھنس جاتے ہیں جیسے کسی دشمن کا ستانا، رزق کی تنگی، جان و مال کی بربادی، صحت کی کمی، پیاریوں کی زیادتی، جلدی ہو جانا، منہ پر پیشکار کا برہنا، چہرے کا بے نور اور بے رونق ہونا۔ بد صورتی پیدا ہونا، اللہ و رسول کی لعنت میں داخل ہونا، ناز، روضہ اور سب اچھے کاموں سے نفرت پر جانا اور مرنے کے بعد عذاب قبر میں پھنسا اور آخرت میں دوزخ کے اندر جانا۔

## زنا کرنے والوں کیلئے دوزخ کا تنور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:-

جب لمحہ کو معراج ہوئی تو میں نے دوزخ میں ایک تنور دیکھا، منہ اس کا منگ اور پیٹ اس کا بہت چوڑا اس میں دھت سے ننگے مرد اور عورتیں قید تھیں اور ان کو سانپ اور بچھڑا پٹ رہے تھے اور ان کی پیشاب گاہوں سے خون اور پیپ بہہ رہا تھا سب دوزخی اس شکن اور پیپ کی بدبو سے روستے تھے، میں نے جبرائیل

سے بچھا، یہ کون لوگ ہیں، کہا یا رسول اللہ یہ زنا کرنے والے مرد اور زنا کرنے والی عورتیں ہیں (مہمان مفرق)۔  
فت۔ دنیا میں دیکھا گیا ہے کہ بعض زانی اور زانیہ اسوزاک، آٹک وغیرہ کی بیماری میں چنسن ملتے ہیں۔  
واللہ اعلم بما یرحمہم کو اس لعنتی کام سے۔

## دیوث کس کو کہتے ہیں

ارقدو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ۔

دیوث جنت میں نہیں جاسے گا۔ فائدہ۔ دیوث جھڑوسے اور بے حیرت آدمی کو کہتے ہیں کہ اپنی بہو، بیٹی، بھری کی بدکاری جان کر ان سے خوش رہے۔ زانی اور زانیہ پر چودہ طبق لعنت کرتے ہیں، اور جنت کے دروازے پر لکھا ہوا ہے کہ ”میں جنت ہوں اور دیوث پر حرام ہوں“ اور جو لوگ اپنی بہو، بیٹی، بھری وغیرہ سے بدکاری کرتے ہیں اور زیب اور زینت کے ساتھ گھر سے اس لئے نکالتے ہیں کہ لوگ ان کو دیکھیں یہ سب دیوث ہیں۔

## پردے کا بیان

آجکل بعض مسلمان مرد اور عورتیں انگریزوں کی تقلید میں پردے کو اڑا رہے ہیں اور قرآن و حدیث کے حکم کو مٹانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں ایسے لوگوں کو کیا کہا جاوے، وہ جانیں ان کا کام مٹانے۔ یہاں آن حیرت مند اور غریب مردوں اور عورتوں کے لئے پردے کی بابت بطور غور نہ کچھ لکھا جاتا ہے کہ جو پردے کے حامی ہیں اور اللہ و رسول کا حکم ہے چون وہ چرمان لیتے ہیں۔ دیکھو یتیم النساء حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ بیٹی عورت کے لئے سب سے اچھی بات کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ آبا جی! عورت کے لئے سب سے اچھی بات یہ ہے کہ وہ کسی غیر مرد کو نہ دیکھے اور نہ اس کو کوئی غیر مرد دیکھے یہ جواب سنی کہ حضور بہت خوش ہوئے اور حضرت فاطمہؑ کے گلے سے لگایا۔ صاحبو! حضور کا خوش ہونا دونوں جہاں کی نعمتوں سے بڑھ کر ہے۔ اگر کوئی عقلمند ہو تو سمجھے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنی وفات سے پہلے بڑا فکر یہ تھا کہ لوگ میرے جنازے کو نہ دیکھیں پھر ان کو ایک گہوارے کی شکل کا پردہ بنا کر دکھایا گیا اس کو دیکھ کر آپ بہت غرض ہوئیں اور وحییت فرمائی کہ میرے جنازے پر ایسا ہی گہوارہ بنا کر پردہ کیا جائے کہ لوگ میرے جنازے کو نہ دیکھیں، مہمان اللہ حضرت فاطمہؑ کو کیسی شرم و حیا تھی۔ ہے کوئی عقلمند بی بی جو آپ کے طریقے پر عمل کرے۔

ایک نابینا صحابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آنے کی اجازت چاہی حضور نے اپنی بیویوں سے فرمایا کہ پردے میں ہو جاؤ۔ انہوں نے عرض کی کہ وہ تو نابینا ہیں ہم کو کیسے دیکھیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ تم تو نابینا نہیں ہو اور پردہ کرنا کہ پھر ان صحابی کو گھر میں بلایا گیا۔

مسئلہ ۱۰: عورتوں کو تمام بدن سر سے پاؤں تک چھپانے کا حکم ہے۔ غیر مردوں کے سامنے کھولنا درست نہیں۔ مسئلہ ۱۱: اپنے مردوں کے سامنے منہ اور کسینہ اور بازو اور پنڈل کھل جاویں تو کچھ حرج نہیں۔ ران اور پیٹ اور پیٹھ ان کے سامنے بھی نہ کھلنا چاہئے۔ اپنے مردہ لوگ ایسا جن سے ہنسی کے لئے نکالنا حرام ہے جیسے باپ، دادا، نانا، ماموں، تایا، چچا، بھائی، بھتیجا، بھائی، خجھر، ان مردوں کے علاوہ اپنے رشتہ دار جن سے نکال کر سنا، وغیرہ میں جیسے دور جیٹھ پہنوی، چچا زاد، تایا زاد، بھائی، پھوپھی زاد، ماموں زاد، خالہ زاد، بھائی وغیرہ ان سب سے اہل طریق پردہ کرنا چاہئے۔ بعض اس قسم کے رشتہ دار بے علم کہا کرتے ہیں کہ فلاں نے ہم سے پردہ کرنا، کیا ہم غیر تھے، یہ ان کی سخت غلطی ہے جو ایسا کہتے ہیں یاد رکھو ایسے رشتہ داروں سے پردہ نہ کرانے میں بڑی بڑی خرابیاں پیدا ہوتی ہے۔ بدنام ہو جاتے ہیں۔ جب ان رشتہ داروں سے پردہ کرنے کا حکم ہے تو دوسرے لوگوں سے کس طرح پردہ نہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۲: جیسا پردہ عورتوں کو مردوں سے ہے ویسا ہی پردہ مردوں کو عورتوں سے ہے جیسا عورتوں کو بھانجک تاکہ کر مردوں کو دیکھنا درست نہیں ویسا ہی مردوں کو بھانجک تاکہ کر عورتوں کو دیکھنا درست نہیں۔ مسئلہ ۱۳: اپنے شوہر سے کسی جگہ کا پردہ نہیں، کام بن اس کے سامنے کھولنا درست ہے۔

## پارہ

غیرت و شرم کا حالت وہی ہے پردہ	دن اسلام کی اک شان میں ہے پردہ
لوگ نظاروں سے آنکھوں سے مڑے ہنسنے میں	آج جن تو مومن کی عورت میں نہیں ہے پردہ
پھر وہ جب آ کر کریں قدر مسلمان اس کی	اور وہ کیا سمجھیں کہ جن میں نہیں ہے پردہ
کہنا جائز نہیں ان عورتوں کو مستورات	یعنی جن میں کہ یہ رانگ ہی نہیں ہے پردہ
حکم میں اس کے حدیثیں میں نبی کی منقول	پردہ ہے عین بنیاد دینی کے قرعہ پردہ
شرع سے اہل تک عورت کا بدن ہے کل ستر	بلکہ آواز کا بھی کسی کے سامنے پردہ
ہے یہ ظاہر و باطن کا حقیقی زیور	روقعہ چہرہ ہر پردہ نشی ہے پردہ
یا خدایا تجھ سے دعا ہے کہ اس عاجز کی	عورت میں پردہ کرے عین میں نہیں ہے پردہ

# مسئد غلط بتلانے کی سزا

اور اذ فرما اللہ تعالیٰ نے ۔۔۔ فَتَلَّوْا اَعْلٰی اَصْوٰعِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ط

اس آیت شریفہ میں حق تعالیٰ شانہ نے ایک ایسا قانون بیان فرمایا ہے کہ اس سے حق تعالیٰ کی نہایت ہی رحمت معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ اگر تم کو کوئی بات دین کی معلوم نہ ہو تو اہل ذکر سے یعنی دین کا علم جاننے والوں سے پوچھ لیا کرو۔ کیونکہ اگر کسی کو کوئی بات دین کی معلوم نہ ہو اور وہ کسی سے پوچھے اور وہ بتلانے والا غلط مسئد بتلانے کو نہ جانے دے کہ کوئی پکڑ نہ ہوگی۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس سے فتویٰ دیا، یعنی مسئد بتلایا بغیر علم کے تو بتلانے والا گنہگار ہو گا۔ اب ضرور کرو کہ دنیا میں کسی حکومت کا یہ قانون نہیں کہ اگر کسی کو قانون معلوم نہ ہو اور وہ کسی وکیل سے قانون دریافت کرے اور وکیل غلط بتلانے تو اس جابی کو معذرت سمجھا جاوے اور وکیل سے مواخذہ کیا جائے۔ بلکہ تمام بادشاہ و رعایا کو اس کا مکلف کر دیتے ہیں کہ صحیح قانون دریافت کر کے اس پر عمل کریں، اگر دریافت کیا اور اس کو غلط قانون بتلایا گیا، کوئی اس کو معذرت نہیں سمجھتا۔ مگر حق تعالیٰ کی یہ بڑی رحمت ہے کہ جابلوں کو صحیح قانون معلوم کرنے کا مکلف نہیں بنایا گیا بلکہ ان کے ذمہ صرف ایسے شخص سے دریافت کرنا ضروری ہے جس کو اس کا اہل سمجھا یعنی جاننے والا سمجھا کہ ہر شخص دین کے مسئلے جانتا ہے پھر دریافت کرنے کے بعد اگر اس کو غلط مسئد بتلایا جاوے تو اس کا مواخذہ غلط بتلانے والے نہ ہو گا یعنی غلط مسئد بتلانے والے کو اللہ تعالیٰ سزا دے گا۔ بتلانیے اگر قیامت میں یہ سوال کیا جاوے کہ تم نے فلاں کام خلاف شرع کیوں کیا اور وہاں یہ جواب دیا جاوے کہ ہم نے فلاں عالم سے دریافت کیا تھا اس نے یہ بتلایا تھا۔ اس پر کہا جائے کہ اس نے غلط بتلایا تم کو پوری تحقیق کرنی ضروری تھی تو کیا حال ہوتا۔ دیکھو اس قدر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ تحقیق کامل کا مکلف نہیں بنایا گیا بلکہ صرف دریافت کرنے کا مکلف بنایا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ضرورت پر عمل کرنا نہایت آسان ہے۔ اگر کسی کو مسئد معلوم نہ ہو تو کسی عالم دینی سے دریافت کر کے عمل کرے تو اللہ تعالیٰ کے یہاں یہ بڑی ہو جائے گا۔ بتلانیے یہ کتنی بڑی رحمت ہے اور غلط مسئد بتلانے والا پکڑا جاوے گا۔

سبحانہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ۔۔۔

جس سے کوئی دین کی بات پوچھی جائے اور وہ اس کو چھپائے یا غلط بتلانے تو قیامت کے دن اس کو آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔ فائدہ۔

مسلمان بھائی! مسئد بتلانے میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے کوئی کھیں تماشا نہیں، اللہ و رسول کا



تاریخ ہے۔ اگر تم کو مسد عوب یاد ہو کہ بتلا دو۔ اور ویسے ہی اٹکل پھر اپنی راسے سے بتلا دے گا۔ تمہارا بوجھ  
تہلہ گردن پر رہے گا۔

## دوسرے کے گھر میں جھانکنے کی سزا

ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں جھانکنے لگا۔ آپ نے اس کو فرمایا کہ اگر میں تجھ کو جھانکتے  
دیکھتا تو تیری آنکھیں پھوڑ ڈالتا۔ جب اس نے جھانک کر دیکھا تو گھر میں آنے کی اجازت مانگنے سے کیا مانیدہ ہوا۔  
فت۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ دوسرے کے گھر میں جھانکنا مکمل حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول  
کی ناسا منگی اللہ تعالیٰ کی ناسا منگی ہے اس نے جھانکنے سے بچنا چاہیے۔ یہ مرض اکثر عورتوں میں ہوتا ہے

## بے عمل نصیحت کرنیوالوں کو سزا

بخاری شریف اور مسلم شریف میں حضرت انس بن زیدؓ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی قیامت کے دن لایا جاوے گا اور اس کو دوزخ  
میں ڈال دیا جائے گا اس کے پیٹ سے اس کی انٹریاں نکل پڑیں گی اور وہ ان کے حاصل کرنے کے لئے  
اس طرح ٹھوکتا چھوٹے گا جیسے گدھا پن چنگی کے چاروں طرف ٹھوکتا ہے۔ اور فی دوزخ اس سے پچھن  
لے کر لے شخص تجھ کو کیا ہو گیا حالانکہ تو دنیا میں لوگوں کو اچھی باتیں بتلاتا تھا اور برے کاموں سے  
روکتا تھا وہ کہے گا جیسا کہ میں لوگوں کو نصیحت کرتا تھا مگر خود عمل نہیں کرتا تھا اور ان کو برے  
کاموں سے منع کرتا تھا مگر خود ڈر مکن تھا۔ نا پید۔

اس حدیث شریف سے ان لوگوں کو سبق حاصل کرنا چاہیے جو دوسروں کو مظلوم نصیحت کرتے ہیں اور  
خود عمل نہیں کرتے۔

## بھوٹ بولنے کی سزا

ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر  
تم بیچ بولنے کے پابند رہو۔ کیونکہ بیچ بولنا اچھی راہ دکھاتا ہے تو بیچ بولنا اور اچھی راہ پر چلنا دونوں  
جنت میں لے جاتے ہیں اور بھوٹ بولنے سے بچا کر دیکھو کہ بھوٹ بولنا بڑی راہ دکھاتا ہے بھوٹ بولنا  
اور بڑی راہ چلنا دونوں دوزخ میں لے جاتے ہیں اور دوزخ میں بھوٹ بولنے والے کے کئے پیر سے

جائیں گے۔ اللہ و رسولؐ نے بھڑک بھڑکے واسے پر لعنت فرمائی ہے اللہ قبرہ کی بات ہے کہ جھوٹا آدمی کتاب میں جس سے اعتبار اور ذیل و غرار ہو جاتا ہے، مگر تین جگہ بھڑک بھڑک کر بتا رہا ہے۔ ایک یہی حق کے غرض کرنے کے لئے، دوسرے جگہ میں کافروں سے بھاڑ کرنے کے لئے تیسرے مسلمانوں میں صلح کرنے کے لئے۔

## جھوٹی گواہی دینے کی سزا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ :-

جب کوئی جھوٹی گواہی دیتا ہے تو طریش کا پتلا ہے اور طریش کے اٹھانے واسے فرشتے اُس پر لعنت کرتے ہیں اور وہ دوزخ میں جلدی جانا چاہتا ہے۔ دل اُس کا سیاہ ہو جاتا ہے اور اُس کا چہرہ بے رون ہو جاتا ہے اُس کی قبر اُس پر تنگ ہو جگے گی اور قبر میں اُس کی صورت خنزیر کی سی ہو جائے گی۔ یا اللہ تیری پناہ، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹی گواہی دینے پر لعنت فرمائی ہے۔

## کسی کی زمین دبا لینے کی سزا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

جو شخص ناحق اور زبردستی سے کسی کی ایک باشت جہر زمین دبائے گا تو قیامت کے دن اُس کے گلے میں ساتوں زمینوں کے دھن کے برابر گلے میں طوق ڈالا جائے گا یا ساتوں زمینوں میں دبایا جائے گا۔ نائیدہ۔ اس لئے ہر مسلمان کو چاہیے کہ کسی کا حق ٹھوٹا ہو یا بہت ہرگز ہرگز اپنے ذمہ نہ لے، چاہے ایک پیسہ یا ایک سوئی ہو۔ حقوق العباد جہاں تک ہو سکے بہت اچھے۔

## چغلی کھانے کی سزا

اگر خدا و فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے :-

کہ چغلی و بنت میں خیم ہائے گا اور خدا کے سب بندوں میں سب سے بُرے بندے وہ ہیں جو چغلیاں کھاتے ہیں اور ایک دوسرے میں لڑاؤ کرتے ہیں۔ مسئلہ :- اگر کوئی شخص کسی کو ناحق تکلیف دینا چاہتا ہو تو اُس کا بتلا دینا اچھا ہے، بلکہ خراب تر ہے۔

## وعدہ پورا نہ کرنے کی سزا

ارشاد فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر جو شخص امانت میں خیانت کرے اُس میں ایمان نہیں اور جس کو وعدہ پورا کرنے کا فکر نہ ہو اُس میں دین نہیں۔

مسئلہ ۱۔ وعدہ کرنے کے بعد اگر کوئی دین یا دنیا کا نقصان ہوتا ہو تو پھر معذوری ہے۔

## مسلمان کا عیب کھولنے کی سزا

ارشاد فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر جو شخص اپنے بھائی مسلمان کا عیب چھپائے گا، اللہ تعالیٰ دنیا میں اور آخرت میں اُس کا عیب چھپائے گا اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی کا عیب کھولے گا اور اُس کو زور سوا کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اُس کا عیب کھولے گا اور اُس کو زور سوا کرے گا اور اپنے بھائی مسلمان کا عیب چھپانے والا جنت میں جائے گا اور عیب کھولنے والا دوزخ میں جائے گا۔ نایدہ۔

اس لئے اچھی بات یہ ہے کہ کس کا عیب تلاش ہی نہ کرے اگر معلوم ہو جاوے تو کس پر ظاہر نہ کرے۔

## ہمسائے کو تکلیف دینے کی سزا

ارشاد فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کا ہمسایہ اُس کے شانے سے بے فکر رہتا ہو یعنی ہمسائے کو یہ فکر لگا رہتا ہو کہ یہ شخص موقع ملنے پر جان و مال اور عزت کو نقصان پہنچائے گا۔ (بخاری شریف)

ایک بیہوش نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! ایک عورت ہے کہ وہ نماز روزے کی پابند ہے اور بہت عبادت کرتی ہے مگر ہمسایوں سے لڑائی فساد کرتی رہتی ہے اور ہمسائے اس سے ناراض ہیں اُس کے بارے میں کیا حکم ہے، آپ نے فرمایا وہ دوزخ میں جائے گی۔ پھر اس بیہوش نے عرض کی، یا رسول اللہ! ایک ایسی عورت ہے کہ وہ پانچوں وقت کی نماز وقت پر پڑھتی ہے مگر زیادہ عبادت نہیں کرتی، مگر کسی ہمسائے سے لڑائی جھگڑتی نہیں ہمسائے اس سے خوش ہیں اُس کے لئے

میں کیا حکم ہے، آپ نے فرمایا وہ جنت میں جائے گی، پھر آپ نے فرمایا کہ جو مرد یا عورت اللہ اور اس کے رسول کو سچا مانا ہے اس کو چاہیے کہ چڑوسی کا حق ادا کرے۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ چڑوسی کا کیا حق ہے آپ نے فرمایا کہ ضرورت کے وقت اس کو قرض دے دینا۔ اس کے بلانے پر اس کے گھر جانا۔ بیماری میں اس کی خبر لینا۔ تکلیف میں اس کی مدد کرنا۔ اس کے اُسے بھی ادب کیچھے بھی اس کے گھر کی اور بال بچوں کی حفاظت کرنا۔ اس کو حکم نہ کرنے دینا۔ اچھے کاموں کی اس کو نصیحت کرنا۔ اس کو ناحق کوئی تکلیف نہ دینا۔

انوس یہ ہے کہ آجکل پڑوسیوں کو تکلیفیں دی جاتی ہیں۔ اللہ بچا دے۔

دنیا بلب بازار ہے کچھ جنس یال کی سلقہ لے  
بیمہ کھلا سوسے چل چول سے پھل بات لے  
کل جنگ میں کر جنگ یہ یال دن کو سے لودن لے  
کاٹا کسی کے سنت لگا گول کل چولا ہے تو  
عت آگ میں ڈال دے کچھ گھاس کا چولا ہے تو  
گھیر لے گھیر لے بخت جو چال سے چال پادیکا  
نکل پادے گا، کل پادے گا، کل پادیکا، کل پادیکا  
آرام میں آرام ہے، آزار میں آزار ہے  
اندول کا بیڑا لے کر تیرا جی بیڑا پار ہے  
کر مشکل آسان اند کی جگہ کو جی آسانی لے  
دنی کھلا دے لے، پانی پلا، پانی پلے  
تہمت میں یاں تہمت کے حرمان میں طمان ہے  
یاں زہر لے تو ہرے، خنجر میں خنجر دیکھ لے  
موت جو لے موت لے، پتھر میں پتھر دیکھ لے  
غفلت کی یہ جاتے نہیں یاں صاحب اداس کہ  
ہر حال میں تو بھی نظیر آب ہر قدم کی خاک رہ

نیک کا بدلہ نیک سے بدی سے بدی کی بات لے  
آرام سے آرام لے، ڈکھ دے اناٹ لے  
کیا خوب سودا نقد ہے اس بات سے اس بات لے  
دھتیرے حق میں تیرے کس بات پر چولا ہے تو  
سُن لکھ یہ لکھتے بنے خبر کس بات پر چولا ہے تو  
جو آج دوپے گایاں دیسا جی وہ کل پادے گا  
جو چلے لے چل اس گھری مسجد جنس یاں تیار ہے  
دنیا نہ جانو سکوت مہربانی یہ مسجد دار ہے  
تو ادب کی تعریف کہ تجھ کو جی ثنا خرا لے  
تو ادب کو مہمان کہ تجھ کو جی مہمان لے  
نقصان میں نقصان ہے، احسان میں احسان ہے  
رحمان کو رحمان ہے، شیطان کو شیطان ہے  
نیکیوں کو نیک کا سزا مرڈی کو شکر دیکھ لے  
گر تھک نہیں آتا قیاس تو تو بھی کر کر دیکھ لے  
دل شاد دیکھ دل خندا دے غناک دیکھ غناک رہ  
یہ وہ کمال ہے جہاں پاک رہ مہربان رہ

کل جنگ نہیں کر جنگ ہے یہ یال دن کو سے اور بات لے  
کیا خوب سودا نقد ہے اس بات سے اس بات لے



## غیر مسلم پڑوسی کے حقوق

جو پڑوسی غیر مسلم ہو، مسلمان کے ذمہ اُس کے چار حق ہیں :-  
 ۱۔ اُس کے ساتھ بھلائی کرنا ہے ۔ ۲۔ اُس کی جان و مال سے کوئی فائدہ نہ رکھو ۔ ۳۔ اپنا کوئی کام اُس پر دینا نہ ڈالو کہ اُس کو تکلیف ہو ۔ ۴۔ ناحق اُس کو کوئی تکلیف نہ دے ۔

## کنجوس کی سزا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-  
 غلیل یعنی کنجوس آدمی اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے چاہے وہ کتنا ہی عبادت کہنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ قسم کے ساتھ فرماتا ہے کہ میں غلیل کو جنت میں داخل نہیں کروں گا اور اللہ تعالیٰ تین قسم کے لوگوں کو دشمن سمجھتا ہے، ایک غلیل، مال نہ رکھنے والا، دوسرا بے عاقلانہ کرنے والا، تیسرا احسان کرنے کے جتنا لالہ، غائبدہ  
 غلیل یعنی کنجوس آدمی دنیا میں بھی لوگوں کی نظروں میں ذلیل ہوتا ہے، ایسے آدمی کو چاہیے کہ مال کی محبت دل سے نکلے اور ہمت کرے اپنے کاموں میں اپنا مال خرچ کیا کرے، غریب و رشتہ داروں کی اور دوسرے غریبوں اور محتاجوں کی عالموں اور طالب علموں کی خدمت کیا کرے کہ دنیا انصاف و عزت میں عزت ملے اور جنت میں جاوے۔  
 دیکھو! حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :-  
 سخی یعنی اچھے کاموں میں مال خرچ کرنے والا اللہ تعالیٰ کا دوست ہے اور وہ دوزخ کی آگ سے نکلے گا اور جنت کے قریب ہے اور جنت میں بڑی بڑی نعمتیں ہونے لگیں گی۔

## حرام مال کھانے کی سزا

عن ابن عمر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :-  
 جس آدمی کا گوشت اور خون حرام مال کے کھانے سے چڑھا ہو گا وہ جنت میں نہیں جائے گا وہ دوزخ کے قابل ہے ۔

نار و حلاوت و باغ و بہار	منہ ذکیر و خاندان و زنگار	نان و حلاوت و باغ و بہار	منہ ذکیر و خاندان و زنگار
سب یہ گردن میں پڑے گی بھون بن	سب یہ گردن میں پڑے گی بھون بن	سب یہ گردن میں پڑے گی بھون بن	سب یہ گردن میں پڑے گی بھون بن
مناجرت و پشیمان کو ہر	اس سے نیا دل کی تہ خورشید ہو	مناجرت و پشیمان کو ہر	اس سے نیا دل کی تہ خورشید ہو

## مکتبۃ الفریدیہ

مزید کتب حاصل کرنے کیلئے مکتبۃ الفریدیہ  
 چینل میں جوائن ہو کر صدقہ جاریہ کی نیت  
 سے لنک کو شیئر کریں مکتبۃ الفریدیہ چینل  
 میں کل کتابیں ایک لاکھ پچاس ہزار سے  
 زیادہ کتابیں ہر موضوع پر کتابیں دستیاب ہے  
 اس لئے چینل میں شامل ہو کر اپنے دوست  
 احباب کو شامل ہونے کی دعوت دیں شکریہ  
 فقط والسلام

منجانب مکتبۃ الفریدیہ